e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 3 Tuesday , September 30 2025 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر (۲۵) شمارہ نمبر (۳) لکھنؤ، بروز منگل ۳۰-ستمبر ۲۰۲۵ء، مطابق ۷-ربیع الآخر -۱۴۴۷ھ صفحات-۸

راہل کا کرور حادثے پر اظہار غم، مہلوکین کو پیش کیا خراج عقیدت

نئی دہلی۔(ایجنسی) تمل ناڈو کے کرور میں ٹی وی سربراہ اور اداکار وجے کی ریلی کے دوران ہوئی بھگدڑ میں مرنے والوں کی تعداد 40 ہوگئی ہے جبکہ 100 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ اس حادثے سے پورے ملک میں غم کا ماحول ہے۔ اس درمیان لوک سبھا میں اپوزیشن رہنما راہل گاندھی نے اداکار تھالاپتی وجے سے فون پر بات کی ہے۔ ساتھ ہی راہل نے تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن سے بھی فون پر بات کر کے حالات کا جائزہ لیا۔ کانگریس ذرائع کے مطابق راہل گندھی نے پہلے اداکار وجے سے فون پر بات کی۔ اپوزیشن رہنما نے اس دردناک حادثے پر اپنے گہرے صدمے کا اظہار کرتے ہوئے وجے کے حامیوں کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اس کے بعد راہل نے وزیر اعلیٰ ایم۔ کے۔ اسٹالن کو فون ملایا اور حادثے کی پوری جانکاری حاصل کی۔ دوسری طرف وزارت داخلہ نے تمل ناڈو حکومت سے حادثے پر رپورٹ طلب کی ہے۔

امریکی صدر ٹرمپ نے پھوڑا نیا 'ٹیرف بم'

واشنگٹن (ایجنسی) امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے 29 ستمبر کو ایک نیا 'ٹیرف بم' پھوڑ کر پوری دنیا کو حیران کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اب امریکہ کے باہر بنی ہر فلم پر 100 فیصد ٹیرف یعنی ٹیکس عائد کیا جائے گا۔ یہ فیصلہ فلم انڈسٹری کے لیے بالکل نیا اور حیران کرنے والا ہے، جو نہ صرف ہالی ووڈ بلکہ پوری دنیا کی فلم انڈسٹری کو ہلا کر رکھ سکتا ہے۔ ٹرمپ نے یہ اعلان اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ٹروتھ سوشل' پر کیا ہے۔ انہوں نے لکھا کہ امریکہ کی فلم انڈسٹری کو دوسرے ممالک نے ہم سے ایسے چھین لیا ہے، جیسے کوئی کسی بچے سے ٹافی چھین لے۔ ان کا یہ بیان امریکی فلم انڈسٹری کے لیے بڑی تشویش کی بات ہے، کیونکہ ہالی ووڈ کی کمائی کا بڑا حصہ غیر ملکی مارکیٹ سے آتا ہے۔ اگر یہ فیصلہ نافذ ہوتا ہے تو اس کا اثر دنیا بھر کے فلم سازوں اور ناظرین پر بھی پڑے گا۔ امریکی صدر کے تازہ 'ٹیرف بم' کے بعد ہالی ووڈ کے بڑے اسٹوڈیوز اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز میں بے چینی پھیل گئی ہے۔

بہار میں اسمبلی انتخابات اکتوبر کے آخری ہفتے میں متوقع

پٹنہ (ایجنسی): بہار میں حتمی انتخابی فہرست منگل کو شائع کی جائے گی۔ اس کے بعد الیکشن کمیشن اگلے ہفتے ریاست کے اسمبلی انتخابات کے شیڈول کا اعلان کر سکتا ہے۔ اطلاعات کے مطابق الیکشن کمیشن کی ٹیم 4 اور 5 اکتوبر کو پٹنہ کا دورہ کرے گی اور انتخابی تیاریوں کا جائزہ لے گی۔ ذرائع کے مطابق، اسمبلی انتخابات کے شیڈول کا اعلان اگلے ہفتے متوقع ہے۔ پہلے مرحلے کے انتخابات چھٹھ تہوار کے بعد یعنی اکتوبر کے آخری ہفتے میں منعقد ہونے کی توقع ہے۔ بہار اور کچھ اسمبلی ضمنی انتخابات کے لیے الیکشن کمیشن 470 نگران تعینات کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ، 3 اکتوبر کو عام، پولیس اور اخراجات کے نگرانوں کی میٹنگ بھی منعقد ہوگی۔ بہار اسمبلی میں 243 ارکان ہیں اور ان کی موجودہ مدت کار 22 نومبر کو ختم ہو رہی ہے۔ پچھلے اسمبلی انتخابات تین مرحلوں میں ہوئے تھے جب کووڈ-19 وبا کا بھی اثر تھا۔ اس بار بہار کی حتمی انتخابی فہرست خصوصی جامع ترمیم (SIR) کے بعد شائع کی جا رہی ہے، جو 22 سال کے وقفے کے بعد کی گئی ہے۔ اس سال یکم اگست کو ابتدائی انتخابی فہرست شائع کی گئی تھی، جس کے بعد یکم ستمبر تک شہریوں اور سیاسی جماعتوں کو اس میں دعوے اور اعتراضات درج کرانے کا موقع دیا گیا تھا۔

کیرالہ اسمبلی میں 'ایس آئی آر' کے خلاف قرارداد پاس

خصوصی گہری نظر ثانی کے لیے شفاف طریقہ اختیار کرنے کی اپیل، وزیر اعلیٰ پینارائی وجین نے الیکشن کمیشن کے ذریعہ جلد بازی میں اٹھائے گئے اقدام پر فکر کا اظہار کیا اور اس قدم کے پیچھے غلط منشا ہونے کا اندیشہ ظاہر کیا

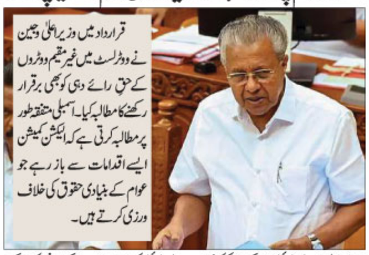

ترواننت پورم (ایجنسی) کیرالہ اسمبلی نے پیر (29 ستمبر) کے روز ریاست میں ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کے خلاف متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی۔ اس قرارداد میں الیکشن کمیشن سے اپیل کی گئی ہے کہ ایس آئی آر شفاف طریقے سے کی جائے۔ قرارداد وزیر اعلیٰ پینارائی وجین نے پیش کی، جس کی کانگریس کی قیادت والے اپوزیشن اتحاد یو ڈی ایف نے بھی حمایت کی۔ اس قرارداد میں وزیر اعلیٰ وجین نے ایس آئی آر کو نافذ کرنے کے لیے الیکشن کمیشن کی جلد بازی پر تشویش ظاہر کی اور اس کے پیچھے غلط منشا ہونے کا خدشہ ظاہر کیا۔ وزیر اعلیٰ نے قرارداد میں کہا کہ الیکشن کمیشن ایس آئی آر کے ذریعے پچھلے دروازے سے این آر سی نافذ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ بہار میں نافذ کردہ ایس آئی آر میں لوگوں کو غیر منطقی طور پر ووٹر لسٹ سے خارج کرنے کا الزام لگاتے ہوئے وزیر اعلیٰ وجین نے کہا کہ قومی سطح پر بھی یہی طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے، جو فکر انگیز ہے۔ قرارداد میں انتخابی ریاستوں کیرالہ، تمل ناڈو اور مغربی بنگال میں ایس آئی آر نافذ کرنے کی کوششوں پر سوال اٹھائے گئے ہیں، کیونکہ بہار میں ایس آئی آر کے عمل کی آئینی حیثیت پہلے ہی سپریم کورٹ میں زیر غور ہے۔ وزیر اعلیٰ نے قرارداد میں کہا کہ ایس آئی آر کو جلد بازی میں نافذ کرنے کی کوشش جمہوریت کو نقصان پہنچائے گی۔ ان کا کہنا ہے کہ "کیرالہ میں بلدیاتی انتخابات جلد ہی ہونے والے ہیں۔ اس کے فوراً بعد اسمبلی انتخابات ہوں گے۔ ایسے حالات میں ایس آئی آر کو جلد بازی میں نافذ کرنا بدنیتی کو ظاہر کرتا ہے۔" پینارائی وجین نے کہا کہ ایس آئی آر میں ایسے اہتمام موجود ہیں جن سے پسماندہ طبقات کے لوگ ووٹر لسٹ سے باہر ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ ووٹر لسٹ سے خارج کیے گئے افراد میں زیادہ تر اقلیتی برادریوں، درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل، خواتین اور معاشی طور پر پسماندہ خاندانوں سے ہوں گے۔ قرارداد میں وزیر اعلیٰ وجین نے ووٹر لسٹ میں غیر مقیم ووٹروں کے حق رائے دہی کو بھی برقرار رکھنے کا مطالبہ کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ جمہوریت کے لیے ایک چیلنج ہے۔ اسمبلی متفقہ طور پر مطالبہ کرتی ہے کہ الیکشن کمیشن ایسے اقدامات سے باز رہے جو عوام کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ مسٹر وجین نے کہا، "ووٹر لسٹ قانون کے مطابق ہر سال اپ ڈیٹ کی جاتی ہے۔ اس وقت ایک اضافی خصوصی نظر ثانی کا کوئی جواز نہیں ہے اور یہ عمل کی ساکھ کو بھی کم کر سکتا ہے۔ اپوزیشن لیڈر وی۔ ڈی۔ ستیشن نے قرارداد کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ ووٹر لسٹ کی درستی پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا لیکن کمیشن کو ایسے اقدامات سے بچنا چاہیے جو غیر ضروری شبہات پیدا کریں یا انتخابات کے ہموار انعقاد میں رکاوٹ ڈالیں۔ اسمبلی اسپیکر اے۔ این۔ شمشیر نے قرارداد کو اتفاق رائے سے منظور کر لیا۔ ایوان نے انتخابی کمیشن سے اپنی ہدایت پر نظر ثانی کرنے اور ووٹر لسٹ کی تیاری کی بنیاد پر معمول کے قانونی ترمیمی عمل کو جاری رکھنے کی اپیل کی۔

آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی الحسینی سیستانی کی زوجہ کا انتقال

رہبر انقلاب اسلامی نے بزرگ مرجع تقلید آیت اللہ العظمیٰ سیستانی کو تعزیت پیش کی، مولانا سید اشرف الغروی نے رنج و غم کا اظہار کیا

نجف اشرف/تہران۔ علویہ جلیلہ، مرحوم سید مجدد شیرازیؒ کی نواسی اور مرجع عالی قدر حضرت آیت اللہ العظمیٰ سیستانی (دام ظلہ) کی اہلیہ انتقال کل انتقال ہو گیا۔ ان کا جنازہ بروز پیر ۶ ربیع الثانی صبح ۹ بجے مسجد شیخ طوسی سے اٹھایا گیا اور تدفین عمل میں آئی۔ آیت اللہ شیخ عبد المہدی کربلائی نے مرجع وقت کی اہلیہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ فاتحہ خوانی کی مجالس پیر اور منگل کی شب نماز مغربین کے بعد مسجد خضراء میں منعقد ہوں گی۔

رہبر انقلاب اسلامی نے بزرگ مرجع تقلید آیت اللہ العظمیٰ سید علی سیستانی کی اہلیہ کے انتقال پر خصوصی تعزیتی پیغام جاری کیا۔

رہبر انقلاب اسلامی کے تعزیتی پیغام کا متن:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت آیت اللہ حاج سید علی سیستانی (دامت برکاتہ) آپ کی زوجہ مکرمہ کے انتقال پر، جناب عالی کو تعزیت اور مرحومہ کے لیے رحمت و مغفرت الٰہی کی دعا کرتا ہوں۔

سید علی خامنہ ای

آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی حسینی سیستانی دام ظلہ کی اہلیہ مرحومہ کے انتقال پر حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید اشرف علی الغروی وکیل آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی سیستانی نے مندرجہ ذیل تعزیتی پیغام جاری کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إنا للہ وإنا إلیہ راجعون

مؤمنین کرام! انتہائی افسوس اور گہرے غم کے ساتھ یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مرجع اعلیٰ، آیت اللہ العظمیٰ سید علی سیستانی (دام ظلہ الوارف) کی زوجہ محترمہ، اور ہمارے محترم اساتذہ آیۃ اللہ سید محمد رضا سیستانی اور آیۃ اللہ سید محمد باقر سیستانی (دامت برکاتہم)، کی والدہ، اس دنیا فانی سے رخصت ہو گئیں۔ مرحومہ ایک صابرہ، باایمان اور پاک دل خاتون تھیں، جنہوں نے اپنی زندگی کو دین کی خدمت اور بندگی کے اعلیٰ مقاصد کے لئے وقف کر دیا۔ ان کا جانا دلوں میں گہرے زخم کی طرح ہے اور ان کا فقدان ہر مومن کے لئے ناقابل برداشت غم ہے۔ اس غم و اندوہ کے موقع پر ہم حضرت امام زمانہ علیہ السلام عجل اللہ فرجہ الشریف، مرجع اعلیٰ، اساتذہ عظام، اور تمام مومنین کرام کے حضور تسلیت و تعزیت پیش کرتے ہیں۔

ہم دعا گو ہیں: کہ اے اللہ! مرحومہ و مغفورہ کو اپنی بے پناہ رحمت میں جگہ دے۔

انہیں حضرت فاطمہ الزہرا علیہا السلام کے جوار میں بلند درجات عطا کر۔

اہل خانہ کو صبر و استقامت عطا فرما۔

انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرما، اور ان کے گھر کو سکون و رحمت سے پر کر دے۔

سید اشرف علی الغروی

ترقی یافتہ اتر پردیش کی تعمیر میں شہری بلدیاتی اداروں کا کلیدی کردار

سی ایم یوگی نے زور دیا کہ ہر بلدیاتی ادارے کو آمدنی بڑھانے کے نئے ذرائع پیدا کرنے ہوں گے

لکھنؤ۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا ہے کہ ترقی یافتہ اتر پردیش کے قیام میں شہری بلدیاتی اداروں کا کردار نہایت اہم ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر بلدیاتی ادارہ اپنی منصوبہ بندی میں جدت پیدا کرے اور شہری سہولتوں کے جدید نظام کو ایز آف لیونگ کے تصور کے ساتھ جوڑے۔ ترقی صرف بنیادی ڈھانچے تک محدود نہ رہے بلکہ ہر شہر سبز ماحول، جدید ٹریفک نظام، اسمارٹ خدمات اور ڈیجیٹل سہولتوں کا نمونہ بنے۔ یوگی نے زور دیا کہ ہر بلدیاتی ادارے کو آمدنی بڑھانے کے نئے ذرائع پیدا کرنے ہوں گے اور عوامی نمائندوں کو اس عمل میں پہل کرتے ہوئے شہریوں کو اس سفر کا فعال شریک بنانا ہوگا۔ یوگی پیر کو ترقی یافتہ یوپی 2047 ڈیبیٹ سلسلے کے تحت ریاست کے 17 میونسپل کارپوریشنوں کے میئروں، 200 نگر پالیکاؤں اور 545 نگر پنچایتوں کے صدور و اراکین سے ورچوئل گفتگو کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش کو 2047 تک ترقی یافتہ ریاست بنانے میں ان اداروں کا سب سے بڑا حصہ ہوگا۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ گزشتہ ساڑھے آٹھ برسوں میں شہری ترقی کے میدان میں تاریخی کامیابیاں حاصل کی گئی ہیں، جن میں 127 سے زائد نئے بلدیاتی اداروں کا قیام، 17 اسمارٹ سٹی منصوبے، ای-گورننس کی توسیع، میٹرو، آر آر ٹی ایس اور روپ وے جیسے جدید ٹرانسپورٹ کے اقدامات شامل ہیں۔ لکھنؤ اور غازی آباد میونسپل کارپوریشن نے اپنے بانڈ جاری کیے اور زیادہ تر اداروں نے ڈھائی سے تین گنا تک آمدنی میں اضافہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اجودھیا، کاشی، متھرا، پریاگ راج، غازی آباد، لکھنؤ، جھانسی اور گورکھپور جیسے شہر آج نئے اتر پردیش کی پہچان بن کر ابھر رہے ہیں۔ آئندہ برسوں میں ریاست کی شہری آبادی کئی گنا بڑھنے والی ہے، لہٰذا بلدیاتی اداروں کو مستقبل کی ضروریات کے مطابق اپنی منصوبہ بندی کرنی ہوگی۔ یوگی نے وزیر اعظم نریندر مودی کے امرت کال کے پانچ عہد کو دہراتے ہوئے کہا کہ ترقی یافتہ یوپی 2047 کا ویژن عوامی شمولیت کے بغیر ممکن نہیں۔ یہ مہم معاشی طاقت، تخلیقی قوت اور زندگی بخش توانائی کے تین ستونوں پر مبنی ہے۔ انہوں نے عوامی نمائندوں سے اپیل کی کہ اس مہم کو ہر سطح پر عام کریں اور ہر گھر سے کم از کم ایک تجویز ضرور حاصل کریں تاکہ آئندہ نسل کے لیے یہ ایک تاریخی دستاویز بن سکے۔

پی ایم مودی نے سودیشی اور خواتین کی صحت کا منتر دیا

دہلی میں ایک بھارت، شریشٹھ بھارت کے جذبے کو مضبوط ہوتے دیکھا: وزیر اعظم

نئی دہلی۔ (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے پیر کو دہلی بی جے پی دفتر کے افتتاح کے موقع پر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کارکنوں کو سودیشی اور خواتین کی صحت کا منتر دیا۔ مسٹر مودی نے کہا کہ ہندوستان کو خود کفیل بنانے کے لئے ہمیں سودیشی کو اپنانا ہوگا۔ انہوں نے بی جے پی کارکنوں سے سودیشی اشیاء فروخت کرنے والی دکان کے باہر ایک چھوٹا سا بورڈ لگانے کی بھی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے دکانداروں کو سودیشی اشیاء رکھنے اور بیچنے پر فخر کرنا چاہئے۔ خواتین کی حفاظت کو فروغ دیتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے کہا کہ "سوستھ ناری، سشکت پریوار" مہم بھی ملک بھر میں جاری ہے۔ یہ ملک کی بہنوں اور بیٹیوں کی صحت کی جانچ کی ایک وسیع مہم ہے۔ اب تک، ایسے لاکھوں کیمپوں میں تین کروڑ سے زیادہ خواتین نے مفت صحت کا معائنہ کروایا ہے۔ اس میں تپ دق، چھاتی کے کینسر، اور رحم کے کینسر جیسی بہت سی بیماریوں کی اسکریننگ اور پتہ لگایا جا رہا ہے۔ خواتین کی صحت کے حوالے سے "سوستھ ناری، سشکت پریوار" مہم سے کافی مدد مل رہی ہے۔ مسٹر مودی نے دہلی بی جے پی کے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ اس مہم کا فائدہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے پیر کو دہلی بی جے پی دفتر کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ دہلی ایک منی انڈیا ہے، جہاں "ایک بھارت، شریشٹھ بھارت" کے جذبے کو مضبوط ہوتے دیکھا۔ مسٹر مودی نے کہا کہ دہلی ملک کا دارالحکومت ہونے کے ساتھ ساتھ ثقافتی تنوع کی بھی راجدھانی ہے، جہاں مختلف ریاستوں کے لاکھوں لوگ یہاں رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا، گزشتہ برسوں میں، ہم نے دہلی میں ایک بھارت، شریشٹھ کے جذبے کو مسلسل مضبوط ہوتے دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہلی نے سکھ گروؤں کا پرکاش پرو جوش و خروش کے ساتھ منانے کے ساتھ ہی آسام کے بہادر جنگجو لاچیت بورفوکن کے 400 ویں یوم پیدائش کی شاندار تقریب کا مشاہدہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ درگا پوجا کے دوران یہاں بنگال کے رنگوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ روشنیوں کا تہوار اور چھٹھ کا عظیم تہوار دہلی بھر میں بڑے جوش و خروش سے منایا جاتا ہے۔ اس موقع پر مسٹر مودی نے دہلی بی جے پی کے کارکنوں سے دہلی کو دنیا کی بہترین راجدھانی بنانے کے لئے دن رات کام کرنے کی بھی اپیل کی۔ وزیر اعظم نے دیوالی اور چھٹھ کے موقع پر سب کو مبارکباد بھی دی۔

لیہ اپیکس باڈی کا مرکز کے ساتھ ملاقات سے انکار

لیہ۔(ایجنسی) لیہ کی نمائندہ تنظیم اپیکس باڈی لیہ نے اعلان کیا ہے کہ وہ مرکزی وزارت داخلہ کے ساتھ 6 اکتوبر کو طے شدہ مذاکرات میں شرکت نہیں کریں گے۔ یہ فیصلہ اس پس منظر میں سامنے آیا ہے جب تنظیم کے رکن اور معروف ماحولیاتی کارکن سونم وانگچک کو قومی سلامتی ایکٹ کے تحت گرفتار کیا گیا۔ اپیکس باڈی کے عہدیداروں نے ایک مشترکہ پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ جب تک گرفتار اراکین پر کارروائی واپس نہیں لی جاتی اور غیر ملکی یا ملک دشمن جیسے الزامات ختم نہیں کیے جاتے، وہ مرکز کے ساتھ کسی بھی طرح کی بات چیت کا حصہ نہیں بنیں گے۔ تنظیم نے یہ بھی واضح کیا کہ وہ 30 ستمبر کو مرکز کے ساتھ ہونے والی غیر رسمی بات چیت میں بھی شامل نہیں ہوگی۔ لیہ میں حالیہ ہفتوں کے دوران ماحول اس وقت کشیدہ ہو گیا جب سونم وانگچک کی قیادت میں جاری بھوک ہڑتال کے دوران نوجوان مشتعل ہو گئے اور مختلف سرکاری دفاتر پر حملے کیے گئے۔

وارانسی میں سابق اولمپین محمد شاہد کے گھر پر بھی چلا یوپی حکومت کا بلڈوزر

انتظامیہ نے بزرگ کی گزارش بھی نہ سنی

وارانسی۔(ایجنسی) اتر پردیش کی وارانسی میں کچہری سے سندھا سڑک چوڑی کاری کے درمیان پولیس لائن سے کچہری تک 13 مکانوں کو بلڈوزر لگا کر توڑ دیا گیا۔ ان مکانوں میں سابق اولمپین اور پدم شری ہاکی کھلاڑی محمد شاہد کا گھر بھی شامل تھا۔ سڑک چوڑی کاری کے نام پر یہ بلڈوزر کارروائی کی گئی۔ شاہد کے اہل خانہ نے پولیس اور انتظامیہ سے کارروائی روکنے کے لیے کافی منتیں اور گزارشیں کیں لیکن ان کی ایک نہیں سنی گئی اور بلڈوزر چلا دیا گیا۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ مکان میں رہنے والے 9 لوگوں میں سے 6 نے معاوضہ لے لیا تھا جبکہ باقی وقت مانگ رہے تھے۔ بلڈوزر کارروائی کے واقعہ کا ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہا ہے، جس میں ایک بزرگ مسلم پولیس والے سے کہہ رہے ہیں، "مشرا جی میں آپ کے پیر پکڑ رہا ہوں، بس آج کی مہلت دے دیجیے، کل ہٹا لیں گے"۔ اکھلیش یادو نے بھی اس ویڈیو کو پوسٹ کیا ہے۔ محمد شاہد کے کنبہ نے انتظامیہ کی اس کارروائی پر سخت احتجاج کیا۔ ان کی بھابھی نازنین نے بتایا کہ انہوں نے کوئی معاوضہ نہیں لیا ہے اور ان کے پاس دوسرا امکان نہیں ہے۔ ایسے میں وہ بے گھر ہو جائیں گے۔ شاہد کے ماما کے لڑکے مشتاق نے الزام لگایا کہ ان کے گھر میں شادی ہونے والی ہے، اور ان کے پاس کہیں اور زمین نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ صرف 'انتظامی غنڈہ گردی' ہے اور دوسری جگہ رہنے کا انتظام نہیں کیا جا رہا ہے۔ 'آج تک' کی خبر کے مطابق مشتاق نے یہ بھی الزام لگایا کہ مسلم اکثریت علاقے میں جان بوجھ کر سڑک کو 21 میٹر کے بجائے 25 میٹر چوڑا کیا جا رہا ہے اور اس کے لیے انہوں نے وزیر رویندر جیسوال کو ذمہ دار ٹھہرایا۔ اس معاملے پر وارانسی کے اے ڈی ایم سٹی آلوک ورما نے اپنا موقف پیش کیا۔ انہوں نے بتایا کہ سڑک چوڑی کاری میں جن لوگوں کو معاوضہ دیا جا چکا ہے، انہیں ہٹانے کی کارروائی کی جا رہی ہے۔

مولانا توقیر رضا کی گرفتاری کے بعد بریلی میں غیر قانونی مارکیٹ سیل، انٹرنیٹ سروسز معطل

بریلی، 29 ستمبر (یو این آئی) بریلی میں حالیہ بدامنی کے سلسلے میں مولانا توقیر رضا کی گرفتاری کے بعد، حکام نے اب ان سے منسلک دو منزلہ تجارتی کمپلیکس کو سیل کر دیا ہے اور اسے منہدم کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ یہ عمارت نو ولیٹی چوراہے پر واقع ہے، جو شہر کا ایک اہم مقام ہے اور اس میں 37 دکانیں ہیں۔ اطلاعات کے مطابق یہ عمارت میونسپل زمین پر غیر قانونی طور پر تعمیر کی گئی ہے۔ ڈاکٹر نفیس، جو مولانا کی سیاسی جماعت اتحاد ملت کونسل (آئی ایم سی) کے قومی جنرل سکریٹری ہیں، کہا جاتا ہے کہ وہ اس مارکیٹ کی سرگرمیوں کی نگرانی کر رہے ہیں۔ حکام کے مطابق اس مارکیٹ کی تعمیر کے لئے قانونی منظوری نہیں لی گئی تھی لہٰذا اب اس پر بلڈوزر کارروائی کی جائے گی۔ دکانداروں کو احاطے خالی کرنے کا حکم دیا گیا، اور خالی کرانے کے بعد پولیس کی حفاظت میں انتظامی ٹیموں نے مارکیٹ کو سیل کر دیا۔ علاقے میں پولیس کی نفری میں اضافہ کر دیا گیا ہے اور احتیاطی اقدام کے طور پر بریلی میں انٹرنیٹ خدمات 30 ستمبر تک معطل رہیں گی۔ حکام کا کہنا ہے کہ انہدام سمیت مزید کارروائی اعلیٰ حکام سے مشاورت کے بعد کی جائے گی۔ مزید برآں، کریک ڈاؤن کی کوششوں کو مولانا کے ساتھیوں سے منسلک جائیدادوں تک بڑھا دیا گیا ہے۔

راہل گاندھی کو جان سے مارنے کی دھمکی دینے کا معاملہ

کانگریس نے بی جے پی لیڈر کے خلاف کارروائی نہ ہونے پر سوال اٹھایا

نظریاتی لڑائی میں شکست کھانے والے راہل گاندھی کو خاموش کرانے کی سازش کر رہے ہیں: کانگریس ترجمان

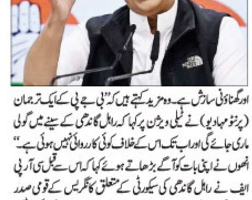

نئی دہلی، (ایجنسی) کانگریس پارٹی نے لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کے خلاف جان سے مارنے کی دھمکی کی سخت مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ حیرت کی بات ہے کہ بی جے پی اپنے ترجمان کے خلاف کارروائی نہیں کر رہی ہے جس نے مسٹر گاندھی کو جان سے مارنے کی دھمکی دی تھی۔ پارٹی نے پیر کو کہا کہ بی جے پی کے ترجمان کی دھمکی مبالغہ آرائی نہیں بلکہ ایک منصوبہ بند حکمت عملی کا حصہ ہے۔ کانگریس کے لیے یہ انصاف کی لڑائی ہے اور اس طرح کی دھمکیاں دے کر بی جے پی نے آئین اور جمہوریت پر براہ راست حملہ کیا ہے جو ہر شہری کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔ مسٹر گاندھی کو پہلے بھی مختلف مواقع پر دھمکیاں دی جاتی رہی ہیں، لیکن بی جے پی کے ترجمان کی طرف سے لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر مسٹر گاندھی کو ایک لائیو ٹیلی ویژن شو میں قتل کرنے کی یہ دھمکی ان کے مقاصد پر سنگین سوالات اٹھاتی ہے۔

کانگریس ترجمان پون کھیڑا نے اس معاملے میں اپنا سخت رد عمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ پرنٹو مہادیو کی راہل گاندھی کو دھمکی ایک خوفناک اور گھناؤنی سازش ہے۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ "بی جے پی کے ایک ترجمان (پرنٹو مہادیو) نے ٹیلی ویژن پر کہا کہ راہل گاندھی کے سینے میں گولی ماری جائے گی اور اب تک اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی ہے۔" انہوں نے اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ اس سے قبل سی آر پی ایف نے راہل گاندھی کی سیکورٹی کے متعلق کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے کو ایک خط لکھا اور اسے لیک کر دیا۔ تو پھر ان کی سیکورٹی کو سیاسی رنگ کیوں دیا جا رہا ہے اور ایسا ماحول کیوں بنایا جا رہا ہے؟ پون کھیڑا کے مطابق اس پورے واقعہ سے سازش کی بو آ رہی ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے سوال اٹھایا کہ آخر یہ سازش کون کر رہا ہے؟

پون کھیڑا کے مطابق یہ وہی لوگ ہیں جو نظریاتی لڑائی ہار رہے ہیں، جن کے پاس جواب دینے کے لیے کوئی نظریہ نہیں ہے۔ اب یہ سازش سب کے سامنے آنی چاہیے۔ پہلے تو آپ نے راہل گاندھی کو گولیوں سے خاموش کرانے کی کوشش کی اور اب آپ انہیں گولیوں سے ڈرانے کی دھمکی دے رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بی جے پی برداشت نہیں کر پا رہی ہے کہ کشمیر سے لے کر کنیا کماری تک لوگ راہل گاندھی کی جانب سے اٹھائے جا رہے مسائل کی جانب راغب ہو رہے ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ آپ کی چوری رنگے ہاتھوں پکڑی گئی ہے، اب آپ کو سمجھ آ گیا ہے کہ آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ پون کھیڑا مزید کہتے ہیں کہ کانگریس ایسے لوگوں کو تشدد کا سہارا نہیں لینے دے گی۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ ملک کے عوام کو معلوم ہے کہ سازش کون رچ رہا ہے اور کیوں؟

کینیڈا نے لارنس بشنوئی گینگ کو دہشت گرد تنظیم قرار دیا

اوٹا(ایجنسی) کینیڈا کی حکومت نے لارنس بشنوئی گینگ کو دہشت گرد تنظیم قرار دیتے ہوئے اس کے خلاف کینیڈا کے کرمنل کوڈ کے تحت کارروائی کا آغاز کر دیا ہے۔ وزیر عوامی تحفظ گیری انندا سنگری نے اس فیصلے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ اس گینگ نے خاص کمیونٹیز کو نشانہ بنا کر دہشت اور خوف کا ماحول پیدا کیا ہے، جو کینیڈا میں کسی صورت بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ لارنس بشنوئی گینگ ایک بین الاقوامی جرائم پیشہ تنظیم ہے جو بھارت میں قتل، بھتہ خوری، منشیات کی اسمگلنگ اور آتش زنی جیسے جرائم میں ملوث ہے۔ کینیڈا میں بھی یہ گینگ خاص طور پر سکھ کمیونٹی کے افراد، کاروباری شخصیات اور ثقافتی رہنماؤں کو نشانہ بنا تا رہا ہے۔ کینیڈا کی حکومت کے مطابق، اس گینگ کی موجودگی خاص طور پر ان علاقوں میں ہے جہاں بھارتی نژاد افراد کی بڑی تعداد آباد ہے۔ اس کے ساتھ ہی کینیڈا نے گروہ کے اثاثے ضبط کرنے اور بینک اکاؤنٹس منجمد کرنے کا اعلان بھی کیا ہے تاکہ ان کی مالی سرگرمیاں روک دی جائیں۔ اس کے علاوہ، کینیڈا کے شہریوں اور مقیم افراد کے لیے اس گینگ کے ساتھ کسی بھی قسم کی مالی یا تجارتی لین دین کرنا قانونی جرم بن جائے گا۔

www.avadhnama.com AVADHNAMA

جہاں نما

اودھ نامہ
لکھنؤ، منگل ۳۰ ستمبر ، ۲۰۲۵

فلسطینی قیدیوں کو پھانسی، اسرائیلی پارلیمنٹ کا شرمناک قدم

اسرائیلی فوجی مشکل میں پڑ گئے، بیویاں طلاق لینے پر غور کرنے لگیں □ ٹونی بلیئر کی تعیناتی قبول نہیں کریں گے: حماس □ اسرائیلی حملوں کے بعد غزہ میں 2 یرغمالیوں سے رابطہ منقطع ہو گیا: حماس، نیتن یاہو کا سوشل میڈیا کو بطور ہتھیار استعمال کرنے کا اشارہ

تل ابیب، 29 ستمبر (یو این آئی) اسرائیل نے فلسطینی قیدیوں کو پھانسی دینے کا بل منظور کر لیا۔ تفصیلات کے مطابق اسرائیلی کنیسے کی قومی سلامتی کمیٹی نے پیر کو ایک بل کی منظوری کے حق میں ووٹ دیا ہے جس سے اسرائیلی جیلوں میں فلسطینی قیدیوں کو پھانسی دیے جانے کی اجازت مل جائے گی۔ یہ بل دراصل دہشت گردوں کے لیے سزائے موت کا قانون ہے، جو اسرائیلی سیاسی اور قانونی حلقوں میں متنازع ہے، کمیٹی نے بل کو مکمل ووٹ کے لیے آگے بھیج دیا ہے۔ دوسری طرف کمیٹی کے قانونی مشیر نے انکشاف کیا کہ یہ ووٹنگ کنیسے کی چھٹی کے دوران ہوئی ہے اس لیے یہ غیر قانونی ہو سکتی ہے، کمیٹی نے مذکورہ بل کو ایک کے مقابلے میں 4 ووٹوں سے منظور کیا۔ قانونی مشیر نے کہا سیکیورٹی سروسز کے نمائندوں کی غیر موجودگی اور قانون کی تفصیلات پر ٹھوس بحث کی کمی کی وجہ سے اس ووٹنگ پر سوالات اٹھتے ہیں۔ قیدیوں کے امور پر اسرائیلی وزیر اعظم کے ترجمان گال ہرش نے بھی خدشہ ظاہر کیا ہے کہ اس بل کی منظوری سے غزہ کی پٹی میں قید افراد کو نقصان پہنچ سکتا ہے اور ان کی رہائی کی کوششیں پیچیدہ ہو سکتی ہیں۔ اس بل کو پہلے حکمراں اتحاد کی مخالفت اور ان خدشات کی وجہ سے مسترد کر دیا گیا تھا کہ اس سے قیدیوں کی رہائی کی کوششوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

غزہ میں ساٹھ ہزار نہتے فلسطینیوں کی جانیں لینے والے اسرائیلی فوجیوں کو جہاں ایک طرف نفسیاتی مسائل نے گھیر رکھا ہے وہاں دوسری طرف 34 فیصد اسرائیلی فوجیوں کی بیویاں طلاق لینے پر غور کرنے لگی ہیں۔ اسرائیلی اخبار یدیعوت احرونوت کی طرف سے شائع ہونے والی ایک سرکاری رپورٹ کے مطابق اسرائیلی ریزرو فوجیوں کی تقریباً نصف تعداد کی بیویوں نے انکشاف کیا کہ غزہ جنگ کے دوران ان کے شوہروں کی ریزرو سروس کی وجہ سے ان کے تعلقات کو نقصان پہنچا ہے۔ اتوار کو شائع ہونے والی رپورٹ کے مطابق تقریباً ایک تہائی یا 34 فی صد بیویوں نے اعتراف کیا کہ اس نقصان نے انہیں علیحدگی یا طلاق لینے پر غور کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ یہ انکشاف اسرائیل کے مرکزی ادارہ شماریات کی طرف سے شائع ہونے والی ایک خصوصی رپورٹ میں سامنے آئی ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ جنگ کے دوران ریزرو سروس کے فوجیوں کے خاندانوں پر گہرا منفی اثر پڑا ہے، بچوں کی نفسیاتی حالت خراب ہوئی ہے اور ان خاندانوں کو امداد کی فراہمی کی ضرورت بڑھ گئی ہے۔ سینٹرل بیورو آف اسٹیٹسٹکس کے نتائج بتاتے ہیں کہ ایک سپاہی جتنے زیادہ دن ریزرو سروس میں خدمات انجام دیتا ہے، ریزرو فوجیوں کی بیویوں کا نقصان اتنا فی صد ہی زیادہ ہوتا ہے۔ ان فوجیوں کی بیویوں نے اعتراف کیا کہ اس صورت حال نے ان کے ازدواجی تعلقات کو نقصان پہنچایا ہے۔ اسرائیلی فوج نے غزہ کی پٹی میں جنگی جارحیت کے بعد سے اب تک دسیوں ہزار ریزرو فوجیوں کو طلب کیا ہے اور انہیں جنگ کی ترغیب دینے کے لیے معاشی اور سماجی فوائد کی لالچ دی گئی ہے۔

فلسطین میں مزاحمتی تنظیم حماس کے سینئر رہنما حسام بدران نے کہا ہے کہ سابق برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر کی تعیناتی قبول نہیں کریں گے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق فلسطینی مزاحمتی گروپ حماس کے سیاسی ونگ کے رہنما حسام بدران نے سابق برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر کی غزہ میں ممکنہ تعیناتی کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ ٹونی بلیئر پہلے عالمی عدالت انصاف میں عراق جنگ کے حوالے سے اپنے جنگی جرائم کی صفائی دیں۔ حسام بدران نے کہا کہ ٹونی بلیئر فلسطینی تناظر میں ایک ناپسندیدہ شخصیت ہیں۔ حماس لیڈر نے ٹونی بلیئر کو شیطان کے بھائی سے تشبیہ دیتے ہوئے کہا کہ ان کے پاس فلسطین کے حق میں کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔

فلسطین کی مزاحمتی تنظیم حماس کا کہنا ہے کہ غزہ شہر میں اسرائیلی حملوں کے بعد 2 یرغمالیوں سے رابطہ منقطع ہو گیا ہے۔ مزاحمتی تنظیم نے مطالبہ کیا ہے کہ شمالی غزہ میں اسرائیلی فضائی حملے 24 گھنٹوں کے لیے روکے جائیں تاکہ یرغمالیوں کو خطرے سے نکالا جا سکے۔ حماس کا کہنا ہے کہ یرغمالیوں سے رابطہ منقطع ہونا اسرائیل کی فوجی کارروائیوں اور شدید بمباری کا نتیجہ ہے۔ غزہ پر اسرائیلی فوج کے حملے جاری ہیں، اسرائیلی فوج نے نصیرت پناہ گزین کیمپ سمیت مختلف رہائشی علاقوں کو نشانہ بنایا، تازہ حملوں میں مزید 41 فلسطینی شہید ہو گئے۔ فلسطینی حکام نے بتایا کہ اسرائیلی افواج غزہ میں رہائشی مکانات اور عمارتوں کو نشانہ بنا رہی ہیں جس کے باعث طبی ٹیموں کے لیے زخمیوں تک پہنچنا اور ملبے تلے دبے افراد کو نکالنا انتہائی مشکل ہو گیا ہے۔ فلسطینی وزارت صحت کے مطابق، اکتوبر 2023 سے اب تک غزہ میں اسرائیلی حملوں کے باعث 66 ہزار افراد شہید اور ایک لاکھ 68 ہزار 162 زخمی ہو چکے ہیں۔

اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے سوشل میڈیا کو بطور ہتھیار استعمال کرنے کا اشارہ دے دیا اور ساتھ ہی سوشل میڈیا فارمز ٹک ٹاک اور ایکس کی خریداری میں دلچسپی بھی ظاہر کر دی۔ نیویارک میں امریکی سوشل میڈیا انفلوئنسرز سے ملاقات میں نیتن یاہو کا کہنا تھا کہ اب ایک نئی قسم کی جنگ اور نئے ہتھیاروں کی ضرورت ہے اور دور حاضر کا سب سے اہم ہتھیار سوشل میڈیا پلیٹ فارمز ہیں۔ غزہ کے مسئلے پر دوستی ختم ہو جائے گی، یونان نے اسرائیل کو خبردار کر دیا انہوں نے کہا کہ ٹک ٹاک اور ایکس سب سے مؤثر ہتھیار ہیں اور ایلون مسک دشمن نہیں بلکہ دوست ہے، ان سے بات کی جا سکتی ہے۔ نیتن یاہو کا کہنا ہے کہ اگر ہم ان دو پلیٹ فارمز کو حاصل کر لیں تو ہمارا معاملہ ٹھیک ہو جائے گا۔

ویتنام میں سمندری طوفان بوالوئی سے 11 افراد ہلاک

ویتنام (ایجنسی) طوفان بوالوئی نے ویتنام کے ساحل پر عمارتوں کی چھتیں اڑا دیں اور بجلی کے کھمبے اکھاڑ دیے، جس سے کم از کم 11 افراد ہلاک ہو گئے، ویتنام کے حکام نے پیر کو یہ جانکاری دی۔ اس سال ویتنام سے ٹکرانے والا یہ 10 واں طوفان تھا جو اتوار کی رات 130 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی ہواؤں کے ساتھ ساحل سے ٹکرایا۔ تین صوبوں کے حکام نے اے ایف پی کو بتایا کہ اس دوران ہزاروں مکانات اور کاروبار تباہ و برباد ہو گئے ہیں۔ رہائشیوں نے طوفان کے دوران ساحلی نگے آن صوبے میں عمارتوں کی دھات والی چھتوں کو اڑتے اور گھروں کا ملبہ سڑکوں پر بکھرا ہوا دیکھا۔ "ہوا نے میری چھت کو آسمان تک اڑا دیا اور پھر اس نے سب کچھ توڑ دیا، مجھے اپنا سر ڈھانپ کر حفاظت کے لیے اپنے پڑوسی کے گھر بھاگنا پڑا۔" وسطی کوانگ تری صوبے سے تعلق رکھنے والے 71 سالہ ترین تھی لے نے سرکاری اخبار توئی ترے کے حوالے سے بتایا۔ مقامی ڈیزاسٹر ایجنسی کے مطابق، پیر کی علی الصبح شمالی صوبہ ننہ بن میں آنے والے طوفان سے متعلق واقعات میں کم از کم نو افراد ہلاک ہو گئے۔ قومی محکمہ آفات کے حکام نے اطلاع دی ہے کہ صوبہ ہیو میں دو لوگوں کی موت ہوئی، جب کہ تقریباً 20 افراد لاپتہ ہیں۔ پولیس نے بتایا کہ لاپتہ ہونے والوں میں وہ 9 افراد شامل ہیں جن کی ماہی گیری کی کشتیاں اتوار کی رات تیز ہواؤں اور لہروں کی وجہ سے سمندر میں گم ہو گئیں۔ وزارت ماحولیات نے اطلاع دی ہے کہ بوالوئی کے ویتنام پہنچنے سے پہلے 53,000 سے زیادہ لوگوں کو اسکولوں اور طبی مراکز میں منتقل کیا گیا تھا، جنہیں عارضی پناہ گاہوں میں تبدیل کر دیا گیا۔ چار گھریلو ہوائی اڈے اور قومی شاہراہ کا ایک حصہ پیر کو بند کر دیا گیا۔ ہوائی اڈے کے حکام نے بتایا کہ 180 سے زائد پروازیں منسوخ یا تاخیر کا شکار ہوئیں۔ نگے آن اور ہا تنہ صوبے کے کچھ حصوں میں بجلی غائب ہو گئی اور متاثرہ علاقوں میں سکول بند کر دیے گئے۔ ویتنام میں لینڈ فال کرنے کے بعد سے، بوالوئی کمزور پڑ گیا ہے اور پڑوسی ملک لاؤس کی طرف بڑھ رہا ہے۔ گزشتہ ہفتے، اس طوفان نے وسطی فلپائن میں چھوٹے جزائر کو نقصان پہنچایا جہاں کم از کم 11 افراد ہلاک اور 400,000 افراد کو نقل مکانی پر مجبور ہوئے۔ جنرل اسٹیٹسٹکس آفس (جی ایس او) نے اطلاع دی ہے کہ ویتنام میں اس سال جنوری سے اگست تک قدرتی آفات کی وجہ سے 175 افراد ہلاک یا لاپتہ ہوئے۔ جی ایس او نے رپورٹ کیا کہ کل نقصان کا تخمینہ تقریباً 371 ملین ڈالر ہے، جو کہ 2024 کی اسی مدت کے مقابلے میں تقریباً تین گنا زیادہ ہے۔ گزشتہ سال ستمبر میں طوفان یاگی نے ویتنام میں سینکڑوں افراد کی جان لے لی تھی اور 3.3 بلین ڈالر کا معاشی نقصان پہنچایا تھا۔

حزب اللہ: مزاحمت جاری ہے/ہتھیار نہیں ڈالیں گے

تہران (ایجنسی) حزب اللہ کی سیاسی کونسل کے ڈپٹی چیئرمین محمود قماطی نے کہا ہے کہ ان کی تنظیم ایک قومی مزاحمتی تحریک ہے اور وہ ہتھیار نہیں ڈالے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم لبنان کے دفاع اور ملک کی قومی سلامتی کا فرنٹ کالم ہیں۔ محمود قماطی کا کہنا تھا کہ لبنان اور فلسطین کی تحریک مزاحمت عرب قومی سلامتی کے دفاع کی فرنٹ لائن اور صیہونی حکومت کی توسیع پسندی کے مقابلے میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہے۔ انہوں نے یہ بات زور دے کر کہی کہ حزب اللہ اپنے ہتھیار نہیں ڈالے گی اور ہم ملک کی سلامتی اور طاقت کا دستہ بنے رہیں گے۔ حزب اللہ کے ڈپٹی چیئرمین نے کہا کہ ہم ملک کی تمام جماعتوں کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہیں کہ آئیے مل کر ملک کی ارضی سالمیت اور صیہونی جارحیت کا مقابلہ کریں۔

فلسطینی نژاد امریکی مسلم خاتون روا رومن جارجیا کے گورنر کی دوڑ میں شامل

اٹلانٹا (ایجنسی): 2024 کے ڈیموکریٹک نیشنل کنونشن میں فلسطینیوں کی وکالت کرنے والی خاتون روا رومن جارجیا کے گورنر کی دوڑ میں شامل ہو گئی ہیں۔ روا رومن نے پیر کو 2026 میں ہونے والے گورنر انتخابات میں اپنی بولی کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ڈیموکریٹس کو ایک واضح وژن اور ووٹرز کو منظم کرنے پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ روا رومن جارجیا کے گورنر کی ریس میں کم از کم آٹھویں ڈیموکریٹ ہیں۔ 32 سالہ رومن 2022 میں اسٹیٹ ہاؤس کے لیے منتخب ہوئیں تھیں۔ روا رومن اٹلانٹا کے مضافاتی علاقے گیونیٹ کاؤنٹی کے ایک ضلع کی نمائندگی کرتی ہیں۔ ان کے اہداف میں جارجیا کی کم از کم اجرت میں اضافہ کرنا، بند اسپتالوں کو دوبارہ کھولنا ہے۔ وہ "ایک نئی قسم کی سیاست" کا وعدہ کر رہی ہیں جو "مستقبل کے لیے وژن" پیش کرتی ہے جو ووٹروں کو راغب کرے گی۔ رومن نے کہا کہ "بہت طویل عرصے سے، لوگ خاص مفادات اور بڑی کارپوریشنز کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کے لیے بہت زیادہ محتاط یا بہت زیادہ تیار رہے ہیں، اور اس نے بہت سارے لوگوں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔" رومن اور دیگر ڈیموکریٹس ریاست کے اعلیٰ عہدے پر ریپبلکنز کی 24 سالہ گرفت کو توڑنے کی امید کر رہے ہیں، گورنمنٹ برائن کیمپ کو مدت کی حد کے مطابق دوبارہ انتخاب کے حصول سے روک دیا گیا تھا۔ ریپبلکن کی طرف سے امیدواروں میں لیفٹیننٹ گورنمنٹ برٹ جونز، اٹارنی جنرل کرس کار اور سیکرٹری آف سٹیٹ بریڈ رافنسپر گر شامل ہیں۔ رومن پچھلے سال ایک غیر منظم تحریک کا حصہ تھیں جس نے ڈیموکریٹک نیشنل کنونشن میں صدر جو بائیڈن کی اسرائیل-حماس جنگ سے نمٹنے کی مخالفت کی وجہ سے نائب صدر کملا ہیرس کی حمایت روک دی۔ اردن میں پیدا ہوئی رومن فلسطینی پناہ گزینوں کی پوتی ہیں۔ رومن کو کنونشن میں مقرر کے طور پر تجویز کیا گیا۔ انہیں کبھی بھی اجلاس سے خطاب کرنے کی اجازت نہیں دی گئی لیکن انہوں نے ایک تقریر کا متن جاری کیا جس میں کملا ہیرس کی توثیق کرتے ہوئے کہا گیا تھا کہ وہ چاہتی ہیں کہ "فریقین" جنگ بندی پر پہنچیں، فلسطینیوں کا قتل عام ختم کریں، تمام اسرائیلی اور فلسطینی یرغمالیوں کو آزاد کریں، اور اجتماعی امن و سلامتی کی راہ کی تعمیر کا مشکل کام شروع کریں۔" روا رومن ایک مبصر مسلمان ہیں جو سر پر اسکارف پہنتی ہیں۔ رومن نے کہا کہ ان کا فلسطینی نژاد ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔ روا رومن نے کہا کہ، میری شناخت ایک مثبت ہے کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ میرے پس منظر کی وجہ سے، میں لڑائی سے پیچھے نہیں ہٹوں گی،" انھوں نے کہا۔ "میں نے ظلم کو خود دیکھا ہے۔" رومن نے کہا کہ اس نے قدامت پسند اٹلانٹا کے مضافاتی علاقے میں ہائی اسکول میں تعلیم حاصل کی ہے اور وہ جانتی ہے کہ جارجیائی باشندوں کو کیسے منانا ہے۔ رومن نے کہا کہ اس کے ورثے اور فعالیت پر حملے صرف "ان حقیقی مسائل سے توجہ ہٹانے کی کوشش کریں گے جو ہمارے ارد گرد ہو رہے ہیں۔" انہوں نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ آمنے سامنے سیاسی تنظیم سازی پر توجہ مرکوز کرنے والی مہم ایک ایسی تحریک پیدا کر سکتی ہے جس سے زیادہ ووٹرز آئیں گے۔

ٹرمپ کی نئی ورک ویزا فیس سے سب سے زیادہ فائدہ خلیجی ممالک اٹھا سکتے ہیں

واشنگٹن، 29 ستمبر (یو این آئی) خلیجی ممالک میں ٹیکنالوجی کے ماہرین کے لیے سنہری موقع پیدا ہو گیا ہے۔ بالخصوص امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی حکومت کی جانب سے مشہور ورک ویزا "ایچ-1 بی" پر نئی اضافی فیس نافذ کرنے کی تجاویز کے بعد، جو ہر درخواست پر ایک لاکھ ڈالر تک پہنچ سکتی ہے۔ العربیہ کی رپورٹ کے مطابق یہ اضافی فیس امریکی کمپنیوں کی صلاحیت کو غیر ملکی ماہرین کو بھرتی کرنے میں محدود کر سکتی ہے اور نتیجتاً ٹیکنالوجی، خاص طور پر مصنوعی ذہانت کے شعبے کی اعلیٰ صلاحیتیں خلیج کی طرف مائل ہو سکتی ہیں۔ یہاں سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات جیسے ممالک ایک پرکشش ماحول بنانے کے لیے بڑی سرمایہ کاری اور قومی حکمت عملیوں کے ساتھ مقابلہ کر رہے ہیں۔ سرمایہ کاروں کا کہنا ہے کہ خطہ اب سعودی عرب کے "ویژن 2030" اور متحدہ عرب امارات کی قومی حکمت عملی برائے مصنوعی ذہانت" جیسے منصوبوں کی بدولت ہنرمندوں کو اپنانے کے لیے زیادہ تیار ہے۔ ساتھ ہی طویل مدتی گولڈن ویزا، ریگولیٹری آسانیاں اور کاروباری حوصلہ افزائی سامنے آ رہی ہے۔ یہ بات سی این بی سی چینل نے اپنی رپورٹ میں بتائی۔ فاسانارا کیپٹل کی چیف ایگزیکٹو آفیسر فرانچیسکو فیلیا کا کہنا ہے کہ خلیجی ممالک، خصوصاً سعودی عرب سلیکون ویلی سے مصنوعی ذہانت کے ماہرین کو بھرتی کرنے کے لیے عالمی معیار کے معاوضے پیش کر رہے ہیں، جہاں تنخواہیں، کم ٹیکس، اور بڑے اور جدید منصوبوں میں کام کے مواقع موجود ہیں۔ دوسری جانب امریکہ میں ورک ویزا کے غیر واضح اصول عالمی مقابلے کو بڑھا رہے ہیں، جس سے متحدہ عرب امارات کو مارکیٹ میں نسبتی فائدہ حاصل ہے۔ یہ بات دالما کیپیٹل کے بانی و چیئرمین زاکاری سیفاراتی کہتے ہیں۔ ان کے مطابق دیگر ممالک میں غیر ملکی کارکنوں پر پابندی بڑھنے سے، متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب کی کشش مزید بڑھتی ہے۔ یورپ کو ٹیکنالوجی کے ماہرین کو متوجہ کرنے میں مشکلات کا سامنا ہے، کیونکہ فنڈنگ کم اور ہجرت کے خلاف رویہ سخت ہو رہا ہے۔ سیمون ہوپکنز، سی ای او ملٹراسٹ انٹرنیشنل کے مطابق غیر سنجیدہ پالیسیوں نے امریکہ اور برطانیہ کی کشش کم کر دی ہے، اور توجہ غیر قانونی ہجرت پر ہونی چاہیے نہ کہ اقتصادی کامیابی میں مدد دینے والے افراد کو نکالنے پر۔ امریکہ اور یورپ کے مقابلے میں خلیج اب محض عارضی اسٹیشن نہیں رہا۔ امینہ طاہر، مارکیٹنگ ڈائریکٹر ویو بینک کے مطابق متحدہ عرب امارات نے گزشتہ 15 سال میں صرف توانائی کے شعبے تک محدود ہنرمند رکھنے کی مشکلات ختم کر دی ہیں اور اب یہ ایک تجارتی اور مالیاتی مرکز کے طور پر لندن اور نیویارک سے مقابلہ کر رہا ہے۔ ٹیکنالوجی اور مالیاتی شعبے کی صلاحیتیں اسے مستقل پیشہ ورانہ منزل کے طور پر دیکھ رہی ہیں۔ مزید برآں سعودی عرب نے اپریل میں قومی مہارت پلیٹ فارم شروع کیا تاکہ عالمی اے آئی اور خودکاری کے تقاضوں کے مطابق ورک فورس تیار کی جا سکے۔ نیوم شہر اور متحدہ عرب امارات کے اے آئی اسمارٹ شہروں جیسے منصوبے جدید ڈیٹا سینٹرز میں کام کے منفرد مواقع، فِن ٹیک اور لاجسٹکس جیسے شعبوں میں ترقی کے دروازے کھول رہے ہیں۔

ٹرمپ کی غزہ کی جنگ بندی کی خواہش کے سامنے کون سی رکاوٹیں ہیں؟

واشنگٹن، 29 ستمبر (یو این آئی) امریکہ اور اسرائیل کے درمیان غزہ کی جنگ کے خاتمے کے لیے ممکنہ معاہدے پر سوالات پیدا ہو گئے ہیں۔ خاص طور پر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو کی متوقع ملاقات سے پہلے جو آج پیر کو وائٹ ہاؤس میں ہونے والی ہے۔ صدر ٹرمپ نے اپنی سوشل میڈیا پوسٹ میں کہا کہ "ہمارے پاس مشرق وسطیٰ میں کچھ عظیم کرنے کا حقیقی موقع ہے... سب کچھ پہلے سے مختلف ہونے کے لیے تیار ہے، یہ ایک تاریخی موقع ہے اور ہم اسے حاصل کریں گے"۔ ذرائع کے مطابق نیتن یاہو کے قریبی حلقوں میں غزہ منصوبے کے حوالے سے بڑے اختلافات موجود ہیں۔ بنیادی سوال یہ ہے کہ معاہدے میں صرف جنگ بندی شامل ہو گی یا اس میں قیدیوں کی رہائی بھی ہو گی اور اس کے بعد غزہ میں کیا انتظامی اور سیاسی اقدامات ہوں گے۔ سابق مصری سفیر عاطف سالم نے "العربیہ ڈاٹ نیٹ" کو بتایا کہ فوری طور پر کوئی معاہدہ آج یا کل متوقع نہیں، کیونکہ دونوں فریقوں کے درمیان 21 نکات کے حوالے سے فکری خلا موجود ہے۔ نیتن یاہو اپنے اتحادیوں کے بغیر کوئی نرمی نہیں کر سکتے کیونکہ اس سے ان کے اتحاد کی بقا خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ سفیر سالم کے مطابق امریکی سفیر کی مصر آمد میں تاخیر کی وجہ سے بھی مذاکرات ابھی مکمل نہیں ہوئے اور امکان ہے کہ نکات میں ترامیم ہوں، جیسے فلسطینی ریاست پر بات چیت کے دروازے کھولنے کی شق، جس کے لیے کنیسٹ کی منظوری ضروری ہے۔ یہ جولائی میں 90 ووٹوں سے مسترد ہو چکی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ معاہدے کے بعد غزہ میں عبوری انتظامیہ قائم کی جائے گی، جس میں پانچ تکنیکی کمیٹیاں تشکیل دی جائیں گی جو بحالی اور انتظامی امور سنبھالیں گی۔ یہ عبوری نظام پانچ سال تک قائم رہے گا تاکہ فلسطینی اتھارٹی میں اصلاحات کے بعد ذمہ داریاں منتقل کی جا سکیں۔ فوجی امور کے مصری ماہر اسامہ محمود کے مطابق صدر ٹرمپ کے بیانات اچھی نیت ظاہر کرتے ہیں، لیکن بعض نکات مشکوک ہیں۔ مثال کے طور پر قیدیوں کی 48 گھنٹوں میں رہائی اور مکمل جنگ بندی کا نفاذ عملی طور پر پیچیدہ ہے، خاص طور پر اسرائیلی فوج کی موجودہ پوزیشنوں اور ہتھیاروں کے معاملے میں۔

نیپال: جنریشن زیڈ تحریک کے دوران تشدد معاملہ

سابق وزیر اعظم اولی کو ملک سے باہر جانے پر پابندی

کھٹمنڈو: (ایجنسی) نیپال کی عبوری حکومت کی کابینہ نے سابق وزیر اعظم کے پی شرما اولی اور دیگر چار افراد پر سفری پابندی عائد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان پر یہ پابندی جنریشن زیڈ تحریک کو دبانے اور مظاہرین پر تشدد کرنے کی تحقیقات کے دوران ملک سے باہر جانے پر پابندی ہو گی۔ سفری پابندی میں بیرون ملک سفر کرنے اور حکام کی پیشگی اجازت کے بغیر کھٹمنڈو وادی چھوڑنے پر پابندی شامل ہے۔ کمیشن کے فیصلے میں کہا گیا ہے،" چونکہ 8 اور 9 ستمبر کے واقعات کی جانچ کے لیے نامزد افراد زیر تفتیش ہیں، اس لیے ان کے بیرون ملک سفر کو روکنے کے لیے ضروری کارروائی کی جانی چاہیے، چونکہ انہیں تحقیقات کے لیے کسی بھی وقت کمیشن کے سامنے پیش ہونا ضروری ہے۔ اس لیے متعلقہ ادارے کو خط لکھا جائے گا تاکہ ملزمین کمیشن کے سربراہ کی اجازت کے بغیر کھٹمنڈو چھوڑنے سے روکیں۔ "سفری پابندیوں کی زد میں آنے والے افراد میں سابق وزیر داخلہ رمیش لیکھک، ہوم سکریٹری گوکرنا منی دوادی، قومی تحقیقاتی محکمے کے اس وقت کے سربراہ ہتراج تھاپا اور کھٹمنڈو کے سابق چیف ڈیولپمنٹ آفیسر چھبی راج رجال شامل ہیں۔ سابق جج گوری بہادر کارکی کی سربراہی میں گذشتہ ہفتے تشکیل دی گئی ایک انکوائری کمیٹی نے سفارش کی تھی کہ کابینہ ان ناموں کی فہرست بنائے اور پابندی عائد کرے۔ آج شام سنگھا دربار میں ہونے والے کابینہ کے اجلاس میں سفارش کردہ افراد پر سفری پابندی عائد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ یہ سفارش آٹھ اور نو ستمبر کے واقعات کی تحقیقات کرنے والے کمیشن کی جانب سے سامنے آئی ہے، جن کی تحقیقات ابھی جاری ہیں۔ حکومت کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ ان کے بیرون ملک سفر پر پابندی عائد کرے اور جب بھی طلب کیا جائے، کمیشن کے سامنے پیش ہونا لازمی قرار دیا جائے۔ ان افراد پر جنریشن زیڈ کے احتجاج کے دوران حد سے زیادہ تشدد اور جبر کا الزام ہے، جس کے نتیجے میں 74 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ سابق چیف ڈسٹرکٹ آفیسر اور دیگر عہدیداروں کا ابھی تک پتہ نہیں ہے، لیکن سابق وزیر اعظم کے پی شرما اولی 27 ستمبر کو بھکتاپور میں ایک پارٹی پروگرام میں عوامی طور پر نظر آئے۔ وہ تقریباً 10 دنوں کے بعد نمودار ہوئے، اولی نے احتجاج کے بارے میں غیر جانبدارانہ نظریہ پیش کیا۔ انہوں نے تشدد کے لیے دراندازوں کو ذمہ دار ٹھہرایا، لیکن مزید تفصیلات فراہم نہیں کیں۔ اولی نے سینیچر کو کہا، میں حکومت کی طرف سے ہر طرح کی گپ شپ سن رہا ہوں۔ میرا پاسپورٹ بلاک کر کے وہ میرے بارے میں کیا سوچتے ہیں؟" 9 ستمبر کو وزیر اعظم کے عہدے سے استعفیٰ دینے کے بعد، کے پی شرما اولی کو فوج نے ایک محفوظ مقام پر پہنچا دیا، جب کہ وزیر داخلہ رمیش لیکھر نے ایک دن پہلے استعفیٰ دے دیا تھا۔ ذرائع کے مطابق، وزارت داخلہ نے سیکورٹی ایجنسیوں، بنیادی طور پر پولیس کو حکم دیا تھا کہ وہ مظاہرین کو پارلیمنٹ کے قریب ممنوعہ علاقوں میں ہر قیمت پر داخل ہونے سے روکیں۔ وزارت کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے چیف ڈسٹرکٹ آفیسر نے گولی چلانے کا حکم بھی جاری کر دیا۔

صمود فلوٹیلا مرسی مطروح پہنچ گیا

قاہرہ، 29 ستمبر (یو این آئی) غزہ کی طرف عازم سفر عالمی صمود امدادی بیڑا مصر کے بحیرہ روم ساحل پر مرسی مطروح کے شمال میں پہنچ گیا ہے۔ صمود فلوٹیلا کی، غزہ محاصرہ توڑنے کے لئے قائم کی گئی بین الاقوامی کمیٹی نے اتوار کو ایکس سے جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ فلوٹیلا چند گھنٹوں میں اسکندریہ کے شمالی پانیوں کی طرف روانہ ہو جائے گا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ "ہم، غزہ کے قریب پہنچ رہے ہیں اور صیہونیوں کی طرف سے کسی بھی وقت ہمارے خلاف جنگی جرم کا ارتکاب متوقع ہے"۔ عالمی صمود کمیٹی نے کہا ہے کہ "ہمارے مرکزی جہاز او ہویلا اور آل ان اس وقت غزہ سے صرف 678 کلو میٹر دور ہیں۔ توقع ہے کہ جہاز 3 سے 4 دن تک غزہ پہنچ جائیں گے۔ حال ہی میں دو نئے جہازوں کی شرکت سے ہمارے امدادی بیڑے کے جہازوں کی تعداد 44 ہو گئی ہے"۔ مزید کہا گیا ہے کہ "صرف دو دن میں، بیڑا خطرناک علاقے میں داخل ہو جائے گا۔ ہمارا عزم مضبوط ہے، لیکن یہ وہ لمحہ ہے جب عالمی سطح پر آپ سب کا چوکس اور باہم متحد ہونا سب سے زیادہ ضروری ہے"۔ اس سے قبل، کمیٹی نے کہا تھا کہ "ہم، صحافیوں اور طبی ماہرین پر مشتمل ایک کشتی کو، اسرائیل کے زیر محاصرہ، غزہ بھیجیں گے۔ یہ کشتی، یکم اکتوبر کو روانہ ہو گی اور 100 سے زائد بین الاقوامی میڈیا کارکنوں اور ڈاکٹروں کو غزہ پہنچائے گی۔ اسرائیل کے سرکاری نشریاتی ادارے کان کی خبر کے مطابق اسرائیل، صمود فلوٹیلا کو روکنے اور اسے قبضے میں لینے کی تیاری کر رہا ہے۔ توقع ہے کہ صمود چار دن میں یعنی یہودیوں کی مذہبی تعطیل "یوم کپور" کے موقع پر غزہ کے ساحل تک پہنچے گا۔ کان نشریاتی ادارے کے مطابق، اسرائیل کی بحری کمانڈو یونٹ شاہیت 13 نے حالیہ دنوں میں "سمندر میں جہازوں پر قبضے" کی مشقیں کی ہیں۔ یہ "مشقیں" جہاز کے عملے کو پہنچنے والے نقصان کو کم سے کم کرنے" کے لیے کی گئی ہیں۔ خبر میں مزید کہا گیا ہے کہ اسرائیل نے حال ہی میں بیڑے کے منتظمین سے رابطہ کیا اور انسانی امداد کو اشکلون پورٹ، یونانی زیر انتظام جنوبی قبرص یا پھر ویٹیکن کے ذریعے غزہ پہنچانے کی پیشکش کی ہے لیکن منتظمین نے انکار کر دیا ہے۔ یہ ایک ایسا قدم ہے جسے تل ابیب اشتعال انگیزی قرار دیتا ہے۔ اگر یہ کارروائی کی گئی تو متوقع اسرائیلی آپریشن ویسا ہی ہو گا جیسا کہ جون اور جولائی میں میڈلین اور ہندالہ امدادی جہازوں کو روکنے کے لئے کیا گیا تھا۔ واضح رہے کہ صمود فلوٹیلا رواں مہینے کے آغاز میں، غزہ پر اسرائیلی محاصرہ توڑنے اور انسانی امداد، خاص طور پر طبی سامان، کی فراہمی کے لیے، روانہ ہوا تھا۔ 2 اسرائیل نے 2 مارچ سے، غزہ کی گزرگاہوں کو مکمل طور پر بند کر رکھا ہے، خوراک اور امدادی قافلوں کو روک دیا اور علاقے میں غذائی قلت کو قحط کی حد تک شدید کر دیا ہے۔ بحیثیت ایک قابض طاقت کے، اسرائیل غزہ کی طرف جانے والے جہازوں کو روکنے، جہازوں کو قبضے میں لینے اور کارکنوں کو ملک بدر کرنے کا ریکارڈ رکھتا ہے۔

امریکہ ایران کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہوتا نہیں دیکھنا چاہتا: پزشکیان

تہران، 29 ستمبر (یو این آئی) ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے امریکہ پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ "اسلامی جمہوریہ ایران کو کبھی اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کے قابل نہیں بننے دے گا"۔ پزشکیان نے اتوار کو نشر ہونے والے فاکس نیوز کے انٹرویو میں اس بات کی تردید کی کہ ایران جوہری ہتھیار حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے، حالانکہ بین الاقوامی پابندیاں دوبارہ عائد کی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا، ہم نے کبھی بھی ایک پُرامن جوہری پروگرام کے علاوہ کچھ اور نہیں چاہا۔ جوہری ہتھیار یا کسی بھی قسم کے تباہ کن ہتھیاروں کے لیے ہمارے پاس کوئی جگہ نہیں ہے۔ ہم نے کبھی جوہری ہتھیار حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی اور نہ ہی کبھی کریں گے۔" جب حالیہ حملوں کے بعد اسرائیلی انٹیلیجنس کی مداخلت کے بارے میں پوچھا گیا تو پزشکیان نے اسرائیل کو مورد الزام ٹھہرایا۔ انہوں نے کہا، "یہ ظاہر کرتا ہے کہ اسرائیل جارح ہے"، اور مزید کہا کہ تل ابیب کے حملے بین الاقوامی قوانین اور معاہدوں کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اتوار کو فرانس، جرمنی، اور برطانیہ نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 2231 کے تحت اسنیپ بیک "میکانزم کا استعمال کیا، جس کے تحت اگر ایران اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں ناکام رہتا ہے تو 30 دن کے اندر پابندیاں بحال ہو جاتی ہیں۔ اس سال کے اوائل میں امریکہ اور اسرائیل کے ایران پر حملوں کے بعد، تہران نے اقوام متحدہ کے جوہری نگران ادارے کے ساتھ تعاون معطل کر دیا، یہ الزام لگاتے ہوئے کہ عالمی ایٹمی توانائی ایجنسی (آئی اے ای اے) اس کے خلاف جانبدار ہے۔ اس سال کے شروع میں امریکی فوجی حملوں نے ایران کی جوہری تنصیبات کو نشانہ بنایا، جبکہ ٹرمپ انتظامیہ کے حکام نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے افزودگی کے مقامات کو مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے، حالانکہ ایران نے نقصان کی حد پر اختلاف کیا۔ اتوار کو ایک دہائی میں پہلی بار پابندیاں دوبارہ عائد کی گئیں جب تین ممالک نے تہران پر اس کی جوہری ذمہ داریوں کی خلاف ورزی کا الزام لگایا۔ یہ اقدامات تہران کے جوہری اور بیلسٹک میزائل پروگراموں سے متعلق معاملات پر پابندی عائد کرتے ہیں اور توقع کی جاتی ہے کہ اس کے ملک کی معیشت پر وسیع اثرات مرتب ہوں گے۔

قبائلی معاشرہ ہماری شاندار رشی روایت کو آگے بڑھاتا ہے

وزیر اعلیٰ نے 17 ویں قبائلی نوجوانوں کے مابین باهمی تبادله پروگرام کے تحت لکھنؤ دورہ پر آئے مدھیہ پردیش، جھارکھنڈ، مہاراشٹر، چھتیس گڑھ اور اڈیشہ ریاستوں کے شرکاء سے بات چیت کی

لکھنؤ: 29 ستمبر۔اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے آج یہاں اپنی سرکاری رہائش گاہ پر مدھیہ پردیش، جھارکھنڈ، مہاراشٹر، چھتیس گڑھ اور اڈیشہ کے شرکاء سے بات چیت کی جو 17 ویں قبائلی یوتھ ایکسچینج پروگرام کے تحت لکھنؤ کے دورے پر آئے تھے۔قبائلی نوجوانوں کے ساتھ بات چیت کے دوران وزیر اعلیٰ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قبائلی یوتھ ایکسچینج پروگرام شرکاء کو مختلف ریاستوں کی ثقافتوں کے بارے میں جاننے کا موقع فراہم کرے گا، جو وزیر اعظم نریندر مودی کے ''ایک ہندوستان، بہترین ہندوستان'' کے عہد کی ایک اچھی مثال ہے۔''ایک ہندوستان، بہترین ہندوستان'' کے لیے قبائلی نوجوانوں اور دیگر تمام کمیونٹیز کی اجتماعی کوششوں کی ضرورت ہے۔ قبائلی برادریوں کو ایک ترقی یافتہ ہندوستان کے وزیر اعظم کے عہد میں شامل ہونا چاہیے اور ملک کو آگے بڑھانا چاہیے۔ہمیں زندگی میں اچھائیوں کو اپنانا چاہیے۔ ایک مثبت نقطہ نظر ہمیں آگے بڑھنے کی ترغیب دیتا ہے، جبکہ منفی نقطہ نظر انحطاط اور تباہی کا باعث بنتا ہے۔ ہمیں ترقی کے لیے مثبت سوچ کو آگے بڑھانا چاہیے۔ ہندوستان کا قدیم علمی ورثہ جنگلوں میں پیدا ہوا۔اس طرح قبائلی معاشرہ ہماری شاندار رشی روایت کو آگے بڑھاتا ہے۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہمارا وژن بڑا ہونا چاہیے۔قبائلی نوجوانوں کی طرف سے ملک کے لیے دی گئی شراکت دوسروں کو متاثر کرے گی۔ ہندوستان کا پہلا شہری قبائلی برادری سے آتا ہے۔ یہ اس لیے ممکن ہوا کیونکہ اس نے اپنی تعلیم جاری رکھی اور کبھی ہمت نہیں ہاری۔ ہمیں محنت کو اپنانا چاہیے۔ ہماری زبانیں مختلف ہو سکتی ہیں لیکن ہماری اقدار ایک ہیں۔ بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے تصنیف کردہ آئین کو نافذ ہوئے 75 سال گزر چکے ہیں۔ملکی قوانین آئین کے تحت چلتے ہیں۔ یہ دھرتی ابا بھگوان برسا منڈا کا 150 واں یوم پیدائش بھی ہے، جنہوں نے معاشرے کے حقوق کے تحفظ کے لیے انگریزوں کے خلاف جنگ لڑی اور قبائلی برادری کو منظم کر کے غیر ملکی راج کو ہندوستانی سرزمین سے بھاگنے پر مجبور کیا۔بھگوان شری رام کی پیدائش ایودھیا، اتر پردیش میں ہوئی تھی۔ اپنی جلاوطنی کے دوران وہ قبائلی برادری کے سب سے بڑے دوست بن گئے۔ جب اس نے ایودھیا سے سری لنکا کا سفر کیا تو اس نے اپنے ساتھ فوج نہیں لی، بلکہ اس کے بجائے قبائلی لوگوں سے دوستی کی اور اس کے بعد کی مہم میں ان کی حمایت حاصل کی۔ آج بھگوان شری رام کی جائے پیدائش ایودھیا میں ایک شاندار مندر تعمیر کیا گیا ہے۔ آٹھ دس سال پہلے ایودھیا کی سڑکیں بہت تنگ تھیں۔ آج ایودھیا نے کافی ترقی کی ہے۔ ہمیں ایودھیا اور لکھنؤ کو ترقی کا ماڈل بنانا چاہیے۔ترقی اور سلامتی ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ سیکورٹی کے بغیر ترقی ناممکن ہے۔ بے روزگاری کے خاتمے کے لیے ترقی ضروری ہے اور ترقی کے لیے تحفظ ضروری ہے۔ قبائلی برادریوں کے باشعور نوجوان اس ترقیاتی ایجنڈے کو عوام کے ایجنڈے سے جوڑ کر آگے بڑھا سکتے ہیں۔ ہمیں ترقی کی نظر نہیں کھونی چاہیے۔ ترقی کو تیز کرنے کے لیے ریاست میں اسمارٹ سٹی جیسے پروگرام نافذ کیے جا رہے ہیں، جس سے بنیادی سہولیات میں اضافہ ہوگا۔ قبائلی علاقوں میں بھی اس کام کو آگے بڑھانا چاہیے۔ آج، اتر پردیش آئی ٹی، الیکٹرانکس، اور مصنوعی ذہانت کا ایک بڑا مرکز بن گیا ہے۔ ہمیں جدید ٹیکنالوجی کو اپنانا چاہیے، جو ایک ترقی یافتہ ہندوستان کا ایک اہم ستون ہے۔ ایک ترقی یافتہ ہندوستان 150 کروڑ ہندوستانیوں کے خوابوں کا ہندوستان ہوگا۔ وزیر اعظم نے ایک ترقی یافتہ ہندوستان کا خواب قوم کے سامنے پیش کیا ہے۔''ایک ضلع، ایک پروڈکٹ'' پروگرام کو ریاست کے تمام اضلاع میں لاگو کیا جا رہا ہے، جس سے روزگار مل رہا ہے اور آمدنی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جب اضلاع ترقی کریں گے تو ریاست اور ملک بھی ترقی کرے گا۔ وزیر اعظم کے پانچ اصولوں کو اپنا کر ترقی یافتہ ہندوستان کا خواب پورا کیا جا سکتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہمیں اپنے ورثے کا احترام کرنا چاہیے اور غلامانہ ذہنیت کا خاتمہ کرنا چاہیے۔ ہمیں مثبت جذبے کے ساتھ آگے بڑھنا چاہیے۔ ہمیں آزادی کے جنگجوؤں اور ملک کی سلامتی کے لیے وقف بہادر سپاہیوں کا احترام کرنا چاہیے۔ ہمیں سماجی اتحاد کو مضبوط کرنے کے لیے کام کرنا چاہیے، جس کا مقصد ''ایک ہندوستان، عظیم ہندوستان'' کا احساس ہے۔ ہمیں اپنے شہری فرائض کو پورا کرنا چاہیے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کچھ سال پہلے ریاست کے تین اضلاع مرزا پور، سون بھدرا اور چندولی نکسل ازم سے متاثر تھے۔ حکومت کی کوششوں کے نتیجے میں آج ریاست میں کوئی بھی نکسل متاثرہ ضلع نہیں ہے۔ اتر پردیش ملک کی پہلی ریاست ہے جہاں تمام قبائلی خاندانوں کو سرکاری اسکیموں میں مکمل طور پر شامل کیا گیا ہے۔ ہر قبائلی خاندان کو زمین، مکان، پینے کا پانی، راشن کارڈ، آیوشمان کارڈ اور روزگار تک رسائی حاصل ہے۔ ہر طرف خوشحالی ہے، اور قبائلی معاشرہ ترقی کے دھارے سے جڑا ہوا ہے۔ کندھمال، اڈیشہ سے جناب وکاس نائک، کالاہانڈی، اڈیشہ سے محترمہ سومت رانی، مغربی سنگھ بھومی، جھارکھنڈ سے محترمہ پریتی کماری، نارائن پور، چھتیس گڑھ سے جناب ارجن کچلام، بیجاپور، چھتیس گڑھ سے محترمہ گیتا سوڈھی، گوڈہ کمار پور، جناب سنہرا پور سے۔ گڈ چرولی، مہاراشٹر سے سوہن دھروے، کانکیر، چھتیس گڑھ سے جناب سودانورام، مدھیہ پردیش کے بالاگھاٹ سے محترمہ پالک واریا، اور بیجاپور، چھتیس گڑھ سے محترمہ رجنی کنجام نے مکالمے کے پروگرام کے دوران اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ سبھی نے اتر پردیش کے ساتھ اپنے تجربات کو مثبت بتایا۔ وزیر اعلیٰ نے 28 ستمبر 2025 کو منعقدہ ثقافتی پروگرام میں حصہ لینے والی 05 جیتنے والی ٹیموں کو اعزاز سے نوازا۔ اس موقع پر کھیل اور نوجوانوں کی بہبود کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) جناب گریش چندر یادو، وزیر اعلیٰ کے پرنسپل سکریٹری، داخلہ اور اطلاعات جناب سنجے پرساد اور نہرو یووا کیندر کے افسران کے ساتھ دیگر متعلقہ افسران موجود تھے۔

شہید سید حسن نصر اللہ کی پہلی برسی

مختلف اداروں کی جانب سے حسینیہ محمد علی شاہ چھوٹا امام باڑہ میں مجلس منعقد

لکھنؤ کے تاریخی چھوٹے امام باڑہ میں شہید سید حسن نصر اللہ کی پہلی برسی کے موقع پر مختلف تنظیموں کی جانب سے ایک یادگاری مجلس منعقد کی گئی۔ اس موقع پر شہر اور بیرونِ شہر سے آئے دانشوروں سمیت مختلف مذاہب کے افراد نے شرکت کر کے شہید کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ بین الاقوامی اہل بیت (ع) نیوز ایجنسی ابنا کے مطابق، لکھنؤ کے تاریخی چھوٹے امام باڑہ میں شہید سید حسن نصر اللہ کی پہلی برسی کے موقع پر مختلف تنظیموں کی جانب سے ایک یادگاری مجلس منعقد کی گئی۔ اس موقع پر شہر اور بیرونِ شہر سے آئے دانشوروں سمیت مختلف مذاہب کے افراد نے شرکت کر کے شہید کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے مولانا سعید الحسن نقوی صاحب نے کہا کہ شہید حسن نصر اللہ نے لگاتار 30 برس تک مظلوموں کی حمایت اور ظالموں کے خلاف اپنی زندگی گزاری۔ مولانا مصطفیٰ مدنی صاحب نے شہادت کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ظالم ہمیشہ شہادت کے سامنے مجبور ہو جاتا ہے اور شہید حسن نصر اللہ نے بے مثال شہادت پیش کی۔ بنگلورو سے تشریف لائے معروف صحافی امرش مشرا نے کہا کہ شہید حسن نصر اللہ پوری دنیا کے لیے ایک مثال ہیں۔ جس طرح انہوں نے ظالم طاقتوں کا مقابلہ کیا، یہی وجہ ہے کہ آج دنیا فلسطین کے ساتھ کھڑی دکھائی دیتی ہے۔ یہ سب ان کے خون کا اثر ہے اور اسرائیل کے مظالم جو آج دنیا کے سامنے بے نقاب ہو رہے ہیں، وہ بھی شہید کے خون کا نتیجہ ہے۔ مجلس کی نظامت مولانا حیدر عباس رضوی صاحب نے کی۔ انہوں نے عرض کیا کہ شہید نے اپنی زندگی امام حسینؑ کے راستے پر چلتے ہوئے گزاری اور یہی ان کی شہادت کا اصل پیغام ہے۔" آخر میں مجلس سے مولانا مشاہد عالم صاحب نے خطاب فرمایا اور کہا: "دنیا مجھے لوہے کا آدمی کہتی ہے لیکن میرے نزدیک آیت اللہ علی خامنہ ای ہی حقیقی لوہے کے انسان ہیں۔" بعد ازاں حضرت عباس علیہ السلام کے مصائب بیان کیے گئے۔ اس مجلس میں مولانا محمد علی زیدی، مولانا تنویر عباس، مولانا تسنیم مہدی، مولانا عادل فراز، مولانا رضا امام، مولانا سلیم، مولانا محمد عباس، مولانا منظر صادق، مولانا محمد حسن، مولانا ثقلین باقری، مولانا عباس اصغر سبریز، مولانا احمد حسن، مولانا عدیل حسن اور مولانا عقیل صاحب سمیت متعدد علمائے کرام نے شرکت کی۔

نوئیڈا: سابق آئی اے ایس افسر کے گھر چوروں کا دھاوا

نوئیڈا: 29 ستمبر (یو این آئی) اتر پردیش کے نوئیڈا شہر کے سیکٹر 39 میں ایک سابق آئی اے ایس افسر کے گھر چوروں نے کارروائی کر کے لاکھوں روپے کے سامان کی چوری کی۔ پولیس کے مطابق، یہ واقعہ نوئیڈا سیکٹر 39 تھانہ کے نزدیک پیش آیا۔ رات دیر گئے چار چوروں نے سابق آئی اے ایس افسر دیودت شرما کے سیکٹر 39، جی-2 میں واقع گھر کے دروازے توڑ کر اندر داخل ہوئے۔ چوروں نے بیڈ اور الماری کھول کر لاکھوں روپے مالیت کا سامان چرایا اور فرار ہو گئے۔ چوری کا معاملہ گھر کے سی سی ٹی وی کیمروں میں ریکارڈ ہو گیا۔ ابتدائی تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ چوری میں افسر کے نوکر نے تین ساتھیوں کے ساتھ مل کر حصہ لیا۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس کے اعلیٰ افسران، ڈی سی پی، اے ڈی سی پی، اے سی پی، پولیس اہلکار اور فارنسک ٹیم موقع پر پہنچ گئی۔ پولیس نے چوروں کی تلاش کے لیے ٹیم تشکیل دے دی ہے اور نوکر سمیت تمام ملزمان کی تلاش میں تفتیش شروع کر دی گئی ہے۔ سیکٹر کی سوسائٹی اور شہر کے سی سی ٹی وی کیمروں کی جانچ کی جا رہی ہے جبکہ متعلقہ افراد سے بھی رابطہ کیا جا رہا ہے۔ پولیس نے یقین دلایا ہے کہ جلد ہی چوروں کو گرفتار کر کے اس واقعے کا پردہ فاش کیا جائے گا۔

ممتاز کالج میں فاونڈرس ڈے تقریب کا انعقاد

لکھنؤ، 29 ستمبر 2025 ممتاز پی۔جی۔ کالج اور ممتاز انٹر کالج لکھنؤ کے مشترکہ اہتمام میں یومِ تاسیس (ممتاز ڈے) نہایت عقیدت اور شایانِ شان طریقے سے منعقد ہوا۔ یہ تقریب کالج کی قدیم اور شاندار روایات، ثقافتی اقدار اور بانیانِ ادارہ کے نصب العین کو یاد کرنے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کے عزم کو تازہ کرنے کی ایک حسین علامت ثابت ہوئی۔ صبح نو بجے تمام مرحوم شخصیات کے حق میں قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا، جس میں ممتاز ڈگری و انٹر کالج کے تمام اراکین نے بانیانِ ادارہ کے لیے دعائے مغفرت کی اور ان کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر انجمنِ اصلاح المسلمین (کالج کی انتظامی کمیٹی) کے معزز عہدیداران کی پُروقار موجودگی نے تقریب کو اور بھی تاریخی و متاثر کن بنا دیا۔ بالخصوص جناب سید کفیل احمد، سید بلال نورانی، جناب حمید اقبال، جناب غفران نسیم، جناب عدیل صدیقی، جناب خالد حلیم، سابق پرنسپل پروفیسر عتیق احمد فاروقی، ڈاکٹر عبد الرحیم، ممتاز انٹر کالج کے پرنسپل جناب نوشاد احمد پٹھانیہ، لوآکٹا کے صدر پروفیسر منوج پانڈے اور نائب صدر پروفیسر سدھارتھ سمیت کمیٹی کے نمائندگان نے ادارے کی ترقی میں حصہ لینے والے اکابرین کو یاد کیا اور موجودہ نسل کو ان کے مشن پر چلنے کی تلقین کی۔ تقریب کا آغاز قرآن کی تلاوت اور نعتِ پاک سے ہوا۔ اس کے بعد انٹر کالج اور کالج کے طلبہ و طالبات نے متنوع ثقافتی پروگرام پیش کیے۔ کالج کے مینیجر نے اپنے ولولہ انگیز خطاب میں کہا: "یومِ تاسیس نہ صرف ہماری جڑوں کی طرف مراجعت کا ذریعہ ہے بلکہ یہ دن ہمیں ہماری ذمہ داریوں کا بھی احساس دلاتا ہے کہ ہم تعلیم، تہذیب اور اخلاقی اقدار کے ساتھ سماج کی تعمیر میں فعال کردار ادا کریں۔" انجمنِ اصلاح المسلمین کے صدر جناب محمد سلیمان نے ادارے کی بنیاد اور اس کی ترقی پر روشنی ڈالی اور تمام اہلِ ثروت افراد سے اپیل کی کہ وہ کمزور طبقات کے کسی نہ کسی طالب علم کی تعلیم میں بلا تفریق مذہب و ملت مدد کریں اور ملک کو مضبوط بنانے میں تعاون کریں۔ انجمنِ اصلاح المسلمین کے نمائندوں نے اپنے خطابات میں کالج کی کامیابیوں پر مسرت کا اظہار کیا اور اساتذہ و طلبہ کو مبارکباد پیش کی۔ ایک سینئر رکن نے کہا: "ممتاز کالج کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ صرف تعلیم ہی نہیں بلکہ ثقافت، فنون اور سماجی شعور میں بھی نمایاں مقام رکھتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس ورثے کو آگے بڑھائیں۔" تقریب کے آخری مرحلے میں کامیاب طلبہ کو انعامات اور اسناد دی گئیں۔ اسی کے ساتھ انجمنِ اصلاح المسلمین نے ممتاز ڈگری کالج کے پرنسپل پروفیسر نسیم احمد خان، ممتاز انٹر کالج کے پرنسپل جناب نوشاد احمد پٹھانیہ، سائنس فیکلٹی کی انچارج ڈاکٹر اُما پانڈے اور انٹر کالج کے لیکچرر خالد شمش کو ان کی خدمات کے اعتراف میں اعزاز سے نوازا گیا۔ مختصراً، ممتاز ڈے 2025 حسبِ سابق ایک ایسا شاندار موقع ثابت ہوا جس میں تعلیم، ادب، فنون اور ثقافت کا حسین امتزاج دیکھنے کو ملا۔ یہ دن ادارے کی تاریخ میں ایک اور سنہری باب کے طور پر درج ہو گیا۔ یہ تقریب آئندہ برسوں کے لیے تحریک و عزم کا ذریعہ بنی رہے گی۔ تقریب کے اختتام پر پرنسپل پروفیسر نسیم احمد خان نے تمام مہمانوں اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر ممتاز ڈگری و انٹر کالج کے تمام تعلیمی و غیر تعلیمی عملہ اور طلبہ و طالبات موجود تھے۔ پروگرام کا اختتام قومی ترانہ سے ہوا۔ اختتام پر آئے ہوئے تمام مہمانوں، طلبہ اور اسٹاف کو شعبۂ سماجیات کی اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر صبا تبسم کی نگرانی میں ناشتہ پیش کیا گیا۔

جانِ رحمت کا فیض پانے کو □ لے کے چلئے جہاں مدینہ ہے

دبستانِ لکھنؤ کی ادبی تنظیم "بزم صفی (قدیم)" کا نعتیہ طرحی مشاعرہ منعقد

لکھنؤ۔ دبستان لکھنؤ کی ادبی تنظیم بزمِ صفی قدیم کا نعتیہ طرحی مشاعرہ بر مصرع بہزاد لکھنوی "دل مدینہ ہے جاں مدینہ ہے" زیرِ صدارت جناب خالد صدیقی صبر حدی، بزمِ صفی کے صدر ڈاکٹر شمس الحسن شمس سندیلوی کی قیامگاہ سرودئے نگر میں منعقد ہوا☒ ڈاکٹر منصور حسن خاں بحیثیت مہمان خصوصی شریکِ مشاعرہ ہوئے☒ نظامت کے فرائض عقیل غازیپوری نے انجام دئے☒ مشاعرے کا آغاز ثابت لکھنوی کی قراۃ کلام پاک سے ہوا☒ شریک شعراء نے جذبات سے بھرپور اپنا نعتیہ کلام بارگاہِ رسالتمآب میں پیش کر کے سامعین سے داد و تحسین حاصل کی☒ پسندیدہ اشعار نذر قارئین ہیں:-

تابِ جلوہ محال ہے جس جا
اس قدر ضو فشاں مدینہ ہے
خالد صدیقی صبرحدی

حسنِ کون و مکاں مدینہ ہے
محورِ دو جہاں مدینہ ہے
ڈاکٹر شمس سندیلوی

جانِ رحمت کا فیض پانے کو
لے کے چلئے جہاں مدینہ ہے
ڈاکٹر منصور حسن خاں

حسن کا اک جہاں مدینہ ہے
عاشقوں کی زباں مدینہ ہے
محسن قدوائی

اہلِ ایماں کہیں گے یہ اک دن
صرف جائے اماں مدینہ ہے
شکیل گیاوی

پیکرِ نور رحمتِ عالم
پے جہاں پر وہاں مدینہ ہے
عقیل غازیپوری

کیوں اندھیروں کا خوف ہے تجھ کو
سامنے ضوفشاں مدینہ ہے
کاوش شوکتی

سارے اصحاب ہیں اس کے شیدائی
سب کا روحِ رواں مدینہ ہے
ثابت لکھنوی

کر کے ہجرت جو پہنچے ہیں آقا
جو تھا یثرب وہاں مدینہ ہے
ہارون بارہ بنکوی

پھول خوشبو کے جس میں کھلتے ہیں
بس وہ رشکِ جناں مدینہ ہے
سمیع سدھارتھ نگری

میری دھڑکن ہیں کربلا و نجف
اور خوں میں رواں مدینہ ہے
ضیا تقوی

مشاعرے کے اختتام پر صدر بزمِ صفی، ڈاکٹر شمس سندیلوی نے تمام شعراء کرام اور سامعین کا شکریہ ادا کیا اور اعلان کیا کہ بزمِ صفی کا اگلا طرحی مشاعرہ ماہ نومبر میں منعقد ہوگا۔

مسجد سعد بن وقاص میں شاندار دینی اجتماع

اندرا نگری میں علماء کرام کی علمی تقریریں اور نعت خوانی

لکھنؤ، 29 ستمبر (پریس ریلیز): مسجد سعد بن وقاص، اندرا نگری، سیکٹر سی، علی گنج، لکھنؤ میں گزشتہ شب بعد نماز عشاء ایک پر اثر دینی پروگرام منعقد ہوا، جس میں علمی و روحانی فضاء کو مزید فروغ ملا۔ اس پروگرام کی صدارت عبدالمنان نے کی، نظامت حافظ عرفان نے انجام دی، اور نگرانی دانش اشرف نے کی۔ جلسے کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا، جسے ابرار نے بہت پر اثر انداز میں پیش کیا۔ تلاوت کے بعد نعتیہ کلام سید ابوالحسن بن معراج الحسن نے پیش کیا، جس پر حاضرین نے بھرپور داد دی۔ اس کے بعد سید حمید الحسن بن معراج الحسن اور محمد ہادی نے "روزمرہ زندگی" کے موضوع پر دلچسپ مکالمہ پیش کیا، جسے حاضرین نے خوب سراہا۔ سات سالہ احمد حمید بن عامر بیگ ندوی نے بھی اپنے معصوم اور متاثر کن انداز میں تقریر پیش کی، جس نے سب کے دل جیت لیے۔ ندوۃ العلماء، لکھنؤ کے معزز اساتذہ نے علمی اور فکری خطابات کے ذریعے حاضرین کو فیض پہنچایا۔ عبدالرحیم ندوی، عبدالرشید ندوی اور محمد عامر بیگ ندوی نے حدیث، فقہ اور تفسیر کے موضوعات پر جامع اور دلکش انداز میں گفتگو کی، جس سے سامعین مستفید ہوئے۔ پروگرام کے مہمان خصوصی اور شعلہ بیان مقرر، نجیب الحسن صدیقی ندوی نے سامعین کو اپنے زبردست اور پرجوش انداز سے متاثر کیا۔ جلسے کی رونق میں اسٹیج کے اہم افراد معین اشرف، معراج الحسن ندوی، عثمان علی خاں، نور الحسن، علیم میاں، اختر حسین، مطیب اشرف اور سید ضیاء الحسن کی موجودگی نے چار چاند لگا دیے۔ علاوہ ازیں، پروگرام کے کامیاب انعقاد میں داعیان کی خدمات بھی نمایاں رہیں، جن میں بلال، عمران، فرقان، عمران (دوم)، خبیب، ریحان، لقمان اور عبدالحنان شامل تھے۔ تقریباً چالیس بچوں نے ثقافتی و دینی پروگرام پیش کیے، جنہیں مطیب اشرف اور دانش اشرف کی جانب سے شاندار انعامات سے نوازا گیا، جس سے بچوں اور والدین دونوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ یہ دینی اجتماع اندرا نگری کی علمی و روحانی فضا میں ایک یادگار اضافہ ثابت ہوا، جس میں اہل علاقہ نے بڑی تعداد میں شرکت کی اور علماء کرام کے خطابات، مکالمے اور نعت خوانی سے بھرپور استفادہ کیا۔

سید المدارس امروهه میں تعزیتی جلسه منعقد

دار العلوم سید المدارس امروہہ میں جلسہ تعزیت و فاتحہ خوانی کا اہتمام کیا گیا جس میں آیت اللہ العظمیٰ سید علی سیستانی دام ظلہ العالی کی اہلیہ کے سانحہ ارتحال اور مولانا سید رضا کاظم صاحب پرنسپل سید المدارس کے چھوٹے بھائی عباس کاظم تقوی ابنِ محمد عاقل کے اچانک انتقال پر اظہار افسوس اور رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اُن کے ورثاء کی خدمت میں تعزیت پیش کی گئی۔ جلسے میں مرحومین کے اوصاف حمیدہ بیان کیے گئے اور آخر میں فاتحہ خوانی کے ذریعہ ایصالِ ثواب کیا گیا اور تمام اسٹاف نے دعائے مغفرت کی۔

پوروانچل ڈیولپمنٹ فنڈ کے تحت مؤ کے لیے 1.55 کروڑ روپے منظور

لکھنؤ: 29 ستمبر۔ ریاستی حکومت نے مالی سال 2025-26 میں پوروانچل ڈیولپمنٹ فنڈ (ریاستیجز) کے تحت مؤ ضلع میں چار ترقیاتی پروجیکٹوں کے نفاذ کے لیے 1. کروڑ 55 لاکھ 48 ہزار روپے کی منظوری دی ہے۔ محکمہ منصوبہ بندی نے اس سلسلے میں سرکاری حکم نامہ جاری کیا ہے، اور اس کی ایک کاپی ضلع مجسٹریٹ، مؤ کو بھیج دی گئی ہے۔ سرکاری حکم نامہ کے مطابق مؤ کے مدھوبن اسمبلی حلقہ کے بڈراؤں ترقیاتی بلاک کے اسری خورد گاؤں میں امیلا-رونا پار سڑک سے برج بھان گورکھ رامنے رنجیت کے گھر سے جوگی بستی تک سی سی سڑک کی تعمیر کے لیے 47.82 لاکھ روپے منظور کیے گئے ہیں۔

غوث پاک کی سیرت لوگوں کے لئے نمونه عمل هے: مولانا عفان فرنگی محلی

جامعہ بحر العلوم فرنگی محل میں جشن غوث الوریٰ کا انعقاد

لکھنؤ 29 ستمبر/ آل انڈیا محمدی مشن کے زیرِ اہتمام زیر سرپرستی مفتی ابو العرفان میاں فرنگی محلی قاضی شہر لکھنؤ جامعہ بحر العلوم فرنگی میں پانچ روزہ جشن غوث الوریٰ کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ مولانا عفان عتیق فرنگی محلی مہتمم جامعہ بحر العلوم فرنگی محل فیض اللہ گنج نے اپنے خطاب میں فرمایا کی حضرت غوث پاک کے والدین کریم احکام خداوندی کے پابند تھے۔ کتابوں میں آتا ہے کہ آپ کے والدہ محترمہ فاطمہ ام الخیر رضی اللہ عنہ بہت اعلیٰ درجہ کی عابدہ زاہدہ تھیں۔ حضرت غوث پاک کی والدہ فرماتی ہیں کہ ولادت کے بعد سے ہی احکام شریعت کا اس قدر احترام تھا کی حضرت غوث پاک رمضان بھر دن میں دودھ نہیں پیتے تھے۔ ایک مرتبہ ابر کی وجہ سے ۲۹/ شعبان المعظم کا چاند نہیں دیکھا جا سکا لوگ شک میں تھی کی چاند ہوا یا نہیں لیکن غوث پاک نے صبح دودھ پیا یا نہیں یہ پتا کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ آج رمضان المبارک ہے اسی لئے حضرت نے دودھ نہیں پیا۔ مولانا عفان عتیق فرنگی محلی نے کہا کہ حضور پورے ایام رضاعت میں سال کے ہر مہینے میں آپ کا یہ معمول سال کے ہر مہینے میں دودھ پیتے رہتے ہیں لیکن جیسے ہی رمضان شروع ہوتا اس دن سے دودھ کی رغبت نہیں فرماتے ہیں آپ کو یہ معمول تھا کی سورج نکلنے سے لیکر سورج ڈوبنے تک آپ دودھ نہیں پیتے خواہ کتنی ہی پلانے کی کوشش کی جاتی۔ اسکا مطلب یہ ہوا کی حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہا پورے مہینے روزہ رہتے اور جب سورج غروب ہو جاتا اس وقت افطار فرمایا کرتے۔ انہوں نے کہا کہ شروع ہی سے خدا وند کریم کی نوازشات سے سیدنا غوث اعظم کی جانب متوجہ تھیں۔ آخر میں مفتی صاحب نے سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے شعر واہ کیا مرتبہ ہے غوث بالا تیرا، اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا، سر بھلا کوئی کیا جانے کہ ہے کیسا تیرا، اولیا ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوہ تیرا پڑھ کر اپنی تقریر کا اختتام کیا۔ تلاوت کلام پاک سے محفل کا آغاز ہوا نعت و منقبت کا نظرانہ پیش کیا گیا۔

تاریخی چھوٹا امام باڑہ کے تین دروازوں کے تعمیراتی کام کو فوری طور پر شروع کرنے کے سلسلے میں میٹنگ

لکھنؤ۔ ہیومن ویلفیئر سوسائٹی (رجڈ) لکھنؤ کے عہدیداروں اور ہندو سیوکوں کی ایک میٹنگ تاریخی چھوٹا امام باڑہ کے تین دروازوں کے تعمیراتی کام کو فوری طور پر شروع کرنے کے سلسلے میں منعقد ہوئی۔ آج، میں عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ ایم علی مدھوش☒ ایڈوکیٹ، صدر ہیومن ویلفیئر سوسائٹی (Regd.) لکھنؤ کی صدارت میں عہدیداروں اور ہندو رضاکاروں کی ایک میٹنگ 28 ستمبر 2025: 13 بجے ٹھاکر گنج چوک، ٹھاکر گنج لکھنؤ میں تنظیم کے برانچ آفس میں منعقد ہوئی۔ عزت مآب یوگی آدتیہ ناتھ کو ایک میمورنڈم پیش کیا گیا، جس میں اسمارٹ سٹی پروجیکٹ کے تحت لکھنؤ ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے منظور کردہ 6 کروڑ روپے کے بجٹ کا استعمال کرتے ہوئے حسین آباد کے چھوٹا امام باڑہ کے تین دروازوں کی تعمیر فوری طور پر شروع کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ اگر ایک ماہ کے اندر تعمیراتی کام شروع نہ کیا گیا تو تنظیم بھوک ہڑتال/روزہ شروع کرے گی۔ ایم علی مدھوش ایڈووکیٹ نے بتایا کہ چھ نکاتی میمورنڈم پہلے حکومت کو پیش کیا گیا تھا، جس میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ چھوٹا امام باڑہ کمپلیکس کو تجاوزات سے آزاد کیا جائے اور نوبت خانہ کے پیچھے والے راستے سے رسائی کی جائے۔ ستکھنڈہ گیٹ پولیس چوکی اور نوبت خانہ سے ریستوران کو ہٹانے اور خستہ حال گیٹ کو دوبارہ تعمیر کرنے کے ہائی کورٹ کے حکم پر عمل کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ ڈویژنل کمشنر نے 6 کروڑ روپے کے بجٹ کی منظوری دے دی ہے تاہم ابھی تک تعمیر شروع نہیں ہو سکی۔ راجیش سکسینہ نے کہا کہ تنظیم تاریخی عمارتوں کو بچانے کے لیے تمام پرامن کوششیں کرتی رہے گی۔

فلسطینی ریاست کی تسلیم، صرف فریب

حالیہ عرصے میں اقوام متحدہ کے 80ویں اجلاس کے موقع پر لاتعداد مغربی ممالک نے فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ کیا یہ اقدام واقعی میں مسئلہ فلسطین کو حل کرنے کی کوشش کا کوئی نیا طریقہ ہے یا صرف اپنے ضمیر اور عوام کی آواز کو مطمئن کرنے کا حربہ

اسد مرزا

حالیہ عرصے میں فلسطینی ریاست کے بارے میں بحث ایک بار پھر زور پکڑ گئی ہے۔ بہت سے مغربی ممالک خاص طور پر یورپی یا سفید فام، نے فلسطین کو بطور ریاست تسلیم کرلیا ہے۔ برطانیہ نے تازہ ترین لہر کی قیادت کی ہے۔وزیراعظم کیئر سٹارمر کا کہنا ہے کہ ''مشرقِ وسطیٰ میں بڑھتی ہوئی ہولنا کی کے پیش نظر، ہم امن اور دو ریاستی حل کے امکان کو زندہ رکھنے کے لیے کام کر رہے ہیں۔'' برطانیہ کے بعد کینیڈا، آسٹریلیا اور پرتگال کا نمبر آتا ہے۔22 ستمبر کو فرانس کے صدر ایمانوئل میکرون نے بھی اس کی پیروی کی، مالٹا، موناکو، لکسمبرگ اور سان مارینو نے بھی اسی طرح کے فیصلوں کا اعلان کیا۔ یہ اقدام مسئلہ فلسطین کے پرامن حل اور دو ریاستی حل کے نفاذ کے لیے اعلیٰ سطحی بین الاقوامی کانفرنس میں سامنے آیا، جس کی مشترکہ صدارت سعودی عرب اور فرانس نے امریکہ میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے موقع پر کی۔ مجموعی طور پر، اقوام متحدہ کے 193 رکن ممالک میں سے 153 - تقریباً 80% - اب فلسطین کو سرکاری طور پر تسلیم کرتے ہیں۔ دیگر ریاستوں نے جنھوں نے حال ہی میں اس طرح کی شناخت کا اعلان کیا ہے ان میں جنوبی افریقہ، برازیل، ارجنٹائن، چلی اور سویڈن کے ساتھ ساتھ بارباڈوس، جمیکا، ٹرینیڈاڈ اور ٹوباگو، آئرلینڈ، ناروے، اسپین، سلووینیا، آرمینیا اور میکسیکو کے نام بھی شامل ہیں۔

ہندوستانی موقف

اگر ہندوستان کے موقف کی بات کی جائے تو اس نے دہائیوں پہلے یعنی 1988 میں فلسطین کی ریاست کو تسلیم کرلیا تھا، اور وہ ایسا کرنے والے پہلے ممالک میں سے ایک بن گیا تھا۔ یہ وہی سال تھا جب فلسطین لبریشن آرگنائزیشن (PLO) کے چیئرمین یاسر عرفات نے الجزائر میں فلسطین کی آزادی کا اعلان کیا تھا۔ تاہم، ہندوستان کی موجودہ دائیں بازو کی حکومت کے تحت، ہندوستان کا ردِعمل حالیہ عرصے میں یا یوں کہیں کہ اسرائیل پر حماس کے حملے کے بعد سے زیادہ تر خاموش یا ذو معنی رہا ہے۔اس کی ایک وجہ شاید یہ ہوسکتی ہے کہ موجودہ حکومت کے اسرائیل کے ساتھ تعلقات ہتھیاروں اور نگرانی کے آلات اور ٹیکنالوجی حاصل کرنے کے لیے بہت بڑھے ہیں۔ 1988 میں درجنوں عرب، ایشیائی اور افریقی ریاستوں نے فوری طور پر فلسطینی ریاست کو تسلیم کرلیا تھا۔ جس کے بعد کئی سالوں میں ترقی پذیر دنیا کی طرف سے یعنی کہ گلوبل ساؤتھ کی طرف سے PLO کی پالیسیوں کی اور فلسطینیوں کی خودمختاری کی مانگ کی پیروی کی۔ اتفاق سے، 1974 میں، ہندوستان پہلی غیر عرب ریاست تھی جس نے PLO کو فلسطینی عوام کا واحد اور جائز نمائندہ تسلیم کیا تھا۔ تو اب، عرفات کی طرف سے فلسطینی ریاست کے اعلان کے تین دہائیوں سے زیادہ عرصے بعد، مغربی دنیا نے اچانک فلسطین کو تسلیم کرنے کا فیصلہ کیوں کیا ہے؟ اور کیوں مغربی ممالک میں اس کو تسلیم کرنے کی ہوڑ سی لگ گئی ہے؟

اس کی ایک مذموم وضاحت ہوسکتی ہے: اپنے ضمیر کو تسکین دینا۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یورپی سامیت دشمنی، ہولوکاسٹ پر منتج ہوئی تھی، جس نے مشرقِ وسطیٰ میں موجودہ تنازعہ کے بیج بوئے تھے۔ 1948 کے اقوام متحدہ کے فیصلے میں برطانوی حکومت کے تحت فلسطین کو دو آزاد ریاستوں میں تقسیم کرنے کی تجویز پیش کی گئی تھی، ایک یہودی اور ایک عرب۔ اس کو عربوں نے چیلنج کیا تھا۔ آج، بہت سے فلسطینی اس بات پر متفق ہوں گے کہ یہ ایک تباہ کن غلطی تھی۔ بعد میں تین بڑی عرب-اسرائیل جنگیں، اسرائیل اور پی ایل او کے درمیان مذاکرات کے کئی دور، اور بعد میں اسلام پسند گروپس- جن میں سب سے اہم حماس ہے- اور لامتناہی مذاکرات، متعدد امن کانفرنسیں، دو فلسطینی بغاوتوں اور نقل مکانی یعنی کے نکبہ، اور اس کے درمیان راہ استوار کرنے والے اوسلو معاہدے نے فلسطینیوں کو اپنی ریاست کے قیام کے قریب کہیں بھی نہیں آنے دیا۔ اس وقت بعض عرب ممالک اور خارجی امور کے ماہرین کا یہ ماننا تھا کہ اگر آپ فلسطین کو بطور ریاست تسلیم کرتے ہیں یا دو ریاستی حل کی بات کرتے ہیں تو دونوں صورتوں میں آپ اسرائیل کو تسلیم کررہے ہیں، بطور ایک آزاد ملک کے۔ اگر ہم تاریخ کا جائزہ لیں تو یہ واضح ہوجائے گا کہ یہ برطانیہ ہی تھا جس نے اسرائیل کی ریاست کے قیام میں فیصلہ کن کردار ادا کیا تھا۔ اس کے علاوہ فرانس نے اسرائیل کے ابتدائی سالوں میں اسے مسلح کیا اور اسے جوہری ہتھیار بنانے میں مدد کی۔ جب 14 مئی 1948 کو فلسطین میں اسرائیل کی ریاست کا اعلان کیا گیا تو امریکہ نے اسے صرف 11 منٹ میں تسلیم کرلیا تھا۔ اگر ہم تاریخ میں تھوڑا اور پیچھے جائیں تو یہ واضح ہوجائے گا کہ 1917 میں اس وقت کے برطانوی وزیر خارجہ آرتھر بالفور نے بالفور ڈیکلیریشن جاری کیا تھا اور ایک خفیہ خط میں برطانوی سرمایہ دار لارڈ راتس چائلڈ جو کہ حقیقت میں ایک یہودی ہیں اور جنھوں نے اسرائیل کے قیام میں نمایاں کردار ادا کیا تھا سیاسی اور مالی دونوں طور پر ان کو بالفور نے یقین دلایا تھا کہ برطانیہ یہودی عوام کے لیے ایک نئے ملک کو قائم کرنے کے لیے اپنا حتی الامکان کردار ادا کرے گا۔ یہ ایک ایسے وقت میں ہورہا تھا جب پہلی جنگ عظیم کے بعد برطانیہ نے وسطی ایشیا میں ترک حکومت کے علاقوں کو اپنے زیر انتظام لے لیا تھا۔ لیکن اس دوران میں بھی جو پاسپورٹ یا روپے جاری کیے جاتے تھے اس پر لفظ 'حکومتِ فلسطین' لکھا جاتا تھا۔ یعنی کہ سیاسی طور پر کسی ملک کو نہیں بلکہ ایک علاقے کو فلسطینی ملک تسلیم کیا جاتا تھا۔ جس میں فلسطینی، یہودی اور عیسائی تینوں آباد تھے۔ گوکہ جس میں مسلمان اکثریت میں تھے۔

تو اگر منطقی طور پر دیکھا جائے تو برطانیہ نے فلسطینی علاقے کو کسی ملک کا درجہ دینے کے بجائے اسے اپنی ملکیت سمجھ کر وہاں پر اسرائیل کے قیام کے لیے پوری کوششیں کیں۔ اب کچھ سیاسی اور سفارتی مبصرین کی دلیل ہے کہ آپ نے فلسطینی علاقے میں زبردستی ایک نیا ملک قائم کرکے اسے تسلیم کرنا شروع کردیا۔ اور جو آبادی وہاں موجود تھی اسے بطور نئے ملک تسلیم نہیں کیا گیا یعنی اب جو فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کا نیا سلسلہ شروع ہوا ہے تو وہ اپنے ضمیر کی آواز کو تسکین دینے اور تاریخی غلطی کو ٹھیک کرنے کا عمل بھی ہوسکتا ہے۔

اس موجودہ عمل کو بہت سے لوگوں نے اس طرح بھی سمجھا ہے کہ ان ممالک نے بڑی مسلم کمیونٹیز کے وجود کی وجہ سے فلسطین کو اس طرح کی نئی پہچان دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس میں بھی تھوڑی بہت سچائی ہے۔ اس کے باوجود، فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے والے تمام ممالک ان کے مسلم ووٹروں سے مشروط نہیں ہیں۔مثال کے طور پر ناروے۔ جہاں بہت سے لوگوں نے غزہ پر اسرائیلی جنگ اور مغربی کنارے میں آبادکاری کی توسیع کو روکنے کے لیے اسرائیل کے خلاف دیگر تعزیری اقدامات کے ساتھ اپنی پہچان کو جوڑا ہے۔ اس کے ساتھ ہی برطانیہ نے اسرائیل کی دفاعی برآمدات کو روک دیا ہے اور انتہائی دائیں بازو کے اسرائیلی وزراء Itamar Ben Gvir - اور Bezalel Smotrich کے برطانیہ آنے پر پابندی لگا دی ہے۔ جرمنی اور اسپین نے اسرائیل پر ہتھیاروں کی مکمل پابندی کا اعلان کیا ہے، جب کہ ناروے کا خودمختار دولت فنڈ۔ جو کہ دنیا کا سب سے بڑا فنڈ ہے اس نے غزہ جنگ کے معاملے پر متعدد اسرائیلی کمپنیوں سے اپنی سرمایہ کاری منقطع کرلی ہے۔ اسرائیل کے یورپ کے ساتھ قریبی تعلقات کے باعث، یہ دباؤ کے حربے اسرائیلی حکومت کے لیے مذاکرات پر دوبارہ غور کرنے کا سبب بن سکتے ہیں۔ اسرائیل کے قریبی اتحادی متحدہ عرب امارات نے حال ہی میں اسرائیلی حکومت اور دفاعی کمپنیوں پر نومبر میں ہونے والے دبئی ایئر شو میں اسرائیل کی شمولیت پر پابندی عائد کردی ہے۔ اس سے پہلے سال کے شروع میں پیرس ایئر شو میں بھی یہی عمل دیکھنے میں آیا تھا۔

مجموعی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ ہم ایک نئے دور سے گزر رہے ہیں، جس میں کہ زیادہ تر فلسطینی اور عرب دو ریاستی حل پر یقین رکھتے ہیں، جس کا واضح مطلب ہے اسرائیل کی ریاست کو تسلیم کرنا، اور 80 سال سے جاری تنازعہ، افراتفری اور نفرت کا خاتمہ۔ یہ ایک اہم ہدف ہے اور اسے آسانی سے حاصل نہیں کیا جاسکے گا۔

☆☆☆

(رابطہ کے لیے: www.asadmirza.in)

انڈین آئی ٹی پر امریکی ایچ-1 بی ویزا پالیسی کا شکنجہ

امریکہ میں ایچ-1بی ویزا فیس میں بھاری اضافہ اور پالیسی میں تبدیلی انڈین آئی ٹی شعبے کے لیے خطرہ بن گئی ہے۔ لاکھوں پروفیشنل متاثر ہوسکتے ہیں اور مستقبل مزید غیر یقینی نظر آرہا ہے

جگدیش رتنانی

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے 19 ستمبر کو ایک چونکانے والا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ 21 ستمبر سے ایچ-1بی ویزا کی فیس ایک لاکھ امریکی ڈالر فی درخواست ہوگی۔ اس اعلان نے ہندوستان کے سب سے بڑے روزگار دینے والے شعبوں میں سے ایک، آئی ٹی سیکٹر کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ دونوں ملکوں کی معیشت پر اس کے وسیع تر اثرات کے امکان نے دہلی سے واشنگٹن تک خطرے کی گھنٹیاں بجادی ہیں۔ امریکی شہریت وامیگریشن سروس کے تازہ ترین اعداد وشمار کے مطابق، 30 ستمبر 2019 کو امریکہ میں 5 لاکھ 83 ہزار 420 افراد ایسے تھے جن کے پاس ایچ-1بی ویزا تھا اور وہ کام کرنے کے مجاز تھے۔ اگر ان کے اہل خانہ اور زیرِ کفالت افراد کو بھی شامل کرلیا جائے تو یہ آبادی دس لاکھ سے تجاوز کر جاتی ہے، جن میں سے تین چوتھائی کا تعلق ہندوستان سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ٹرمپ کی اس سختی نے ہندوستانی آئی ٹی پروفیشنلز کو سب سے زیادہ پریشان کیا ہے۔

ہندوستان کی وزارتِ خارجہ نے اپنے بیان میں کہا، ''اس اقدام سے خاندانوں میں انتشار اور مشکلات پیدا ہونے کا اندیشہ ہے، جو انسانی پہلو سے سنگین اثرات ڈال سکتا ہے۔ حکومت کو امید ہے کہ امریکی حکام اس مسئلے کا مناسب حل نکالیں گے۔'' بعد میں وضاحت دی گئی کہ یہ فیس صرف نئے ویزا پر لاگو ہوگی، موجودہ ایچ-1بی ویزا پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ امریکہ میں ہر سال تقریباً 85 ہزار نئے ویزے جاری ہوتے ہیں۔ اس وضاحت نے وقتی طور پر کچھ لوگوں کو سکون ضرور دیا لیکن چونکہ اعلان مبہم تھا، اس لیے غیر یقینی صورت حال بدستور قائم رہی۔ موجودہ ملازمین اگرچہ فی الحال محفوظ ہیں لیکن ان کا مستقبل داؤ پر لگا ہے کیونکہ تین سال کی مدت کے بعد جب ویزا کی تجدید کا وقت آئے گا، تو صورتحال مزید پیچیدہ ہوسکتی ہے۔

ٹرمپ انتظامیہ نے یہ بھی اشارہ دیا کہ ایچ-1بی ویزا لاٹری کے پورے نظام میں تبدیلی کی جائے گی تاکہ زیادہ تنخواہ لینے والے امیدواروں کو ترجیح دی جا سکے۔ اس کا سیدھا مطلب یہ ہے کہ نئے یا نسبتاً کم تنخواہ والے ملازمین کے لیے امریکہ جانا مشکل ہوجائے گا۔ اچانک کیے جانے والے ایسے اعلانات اعتماد کو ٹھیس پہنچاتے ہیں اور وقت کے ساتھ کمپنیاں ملازمین کو نکالنے پر مجبور ہوسکتی ہیں، جس کے سنگین نتائج برآمد ہوں گے۔

سنہ 2023 میں صدر جو بائیڈن کے دور میں ریپبلکن اور ڈیموکریٹک سینیٹروں نے بھی ایک بل پیش کیا تھا جس کا مقصد ایچ-1 بی نظام میں اصلاحات لانا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ پروگرام امریکی کارکنوں کی جگہ سستے غیر ملکی مزدوروں کو لاکر مقامی روزگار پر ضرب لگا رہا ہے، حالانکہ اس نظام کا اصل مقصد عالمی سطح کی صلاحیتوں کو اپنی طرف متوجہ کرنا تھا۔ ایچ-1 بی کے غلط استعمال کے خلاف امریکی عوام میں بڑھتا غصہ ٹرمپ کے تازہ ترین اقدام میں جھلکتا ہے۔ ان کا کہنا ہے، ''کمپنیوں نے اس پروگرام کی آڑ میں مزدوری کے اخراجات کو مصنوعی طور پر کم رکھا، آئی ٹی شعبے کے اپنے پرانے ملازمین کو نکال دیا اور کم تنخواہ پر غیر ملکی ورکرز کو بھرتی کرلیا۔ اس کے نتیجے میں امریکی گریجویٹس کے لیے نوکریاں حاصل کرنا مزید مشکل ہوگیا ہے۔''

بڑی امریکی کمپنیاں بھی اخراجات کم کرنے کے لیے ویزا پروگرام کا غلط استعمال کرتی رہی ہیں۔ اگرچہ حالیہ برسوں میں ہندوستانی کمپنیوں نے ایچ-1 بی پر اپنی انحصار کم کرکے مقامی امریکی ملازمین کو بھرتی کرنا شروع کیا ہے لیکن نئے فیصلے کا مجموعی منفی اثر پورے آئی ٹی سیکٹر پر ضرور پڑے گا۔ 2010 سے 2025 کے درمیان انڈین آئی ٹی کمپنیاں- ٹی سی ایس، انفوسس، وپرو اور کوگیزنٹ ایچ-1 بی ویزا حاصل کرنے میں سب سے آگے رہی ہیں۔ مگر 2025 کی پہلی ششماہی کے اعداد وشمار بتاتے ہیں کہ اب صرف ٹی سی ایس ہی ٹاپ 10 میں ہے، جبکہ باقی سب امریکی کمپنیاں ہیں، جیسے کہ ایمیزون، مائیکروسافٹ، گوگل، میٹا، ایپل، جے پی مورگن چیس، والمارٹ اور ڈیلوئٹ۔

اس کا مطلب ہے کہ انڈین کمپنیوں نے بدلتے حالات کو پہلے ہی بھانپ کر اپنی حکمت عملی میں تبدیلی کرلی تھی۔ اس کے باوجود اگر نئی فیس پالیسی برقرار رہی تو انڈین کمپنیوں کو اقتصادی نقصان جھیلنا پڑے گا۔

درحقیقت، امریکہ میں بڑھتی ہوئی تارکینِ وطن مخالف سوچ، 'میک امریکہ گریٹ اگین' سیاست، شدید سیاسی تقسیم اور امریکیوں کے لیے زیادہ روزگار پیدا کرنے کا دباؤ، ان سب نے مل کر ایچ-1بی کو آسان نشانہ بنادیا ہے۔ ہندوستانی آئی ٹی کمپنیوں پر ہمیشہ یہ الزام لگتا رہا ہے کہ انہوں نے سستی مزدوری پر کامیابی حاصل کی ہے، جبکہ وہ یہ دعویٰ کرتی رہی ہیں کہ ان کی اصل کامیابی معیار اور خدمات میں ہے، قیمت میں نہیں۔ دونوں باتوں میں کسی نہ کسی حد تک سچائی ہے۔ ہندوستان کا آئی ٹی سیکٹر تقریباً پانچ دہائی پرانا ہے۔ ٹی سی ایس 1968 میں قائم ہوئی تھی اور 'ملینیم بگ' (وائی ٹو کے) کے بحران نے اس صنعت کو عالمی سطح پر نمایاں موقع دیا۔ تین دہائیوں تک یہ صنعت پھلتی پھولتی رہی لیکن اس عرصے میں جدت پسندی یا اختراع کی رفتار سست رہی۔ انڈین کمپنیاں زیادہ تر اکاؤنٹ مینجمنٹ اور سروسز پر اٹکی رہیں، بڑے پیمانے پر نئی ایجاد یا تحقیق میں سرمایہ نہیں لگایا۔ ہندوستان میں نوجوان ٹیلنٹ نے اپنے قیمتی سال اس امید پر اس شعبے میں کھپا دیے کہ ایک دن وہ بھی امریکہ پہنچیں گے۔ اس بیچ آئی ٹی سیکٹر کو ہفتے میں 70 گھنٹے کام جیسے بیانات کے سبب کڑی تنقید کا سامنا رہا، جنھیں توہین آمیز سمجھا گیا۔ دنیا میں مصنوعی ذہانت (اے آئی) انقلاب برپا کررہی ہے، ہندوستان اور اس کا آئی ٹی سیکٹر مستقبل کے ان نئے مواقع میں پیچھے دکھائی دے رہا ہے۔ ہم نے دوسروں کی اچھی خدمت کی ہے مگر اب لگتا ہے کہ وہ ہمیں نہیں چاہتے اور ہمیں خود بھی معلوم نہیں کہ آگے کا راستہ کیا ہونا چاہیے۔

بہار کی سیاست: ایک پیچیدہ اور منفرد سیاسی منظرنامہ

شمس آغاز

بہار کی سیاست ہندوستانی جمہوریت کا ایک منفرد اور دلچسپ نمونہ ہے، جہاں مختلف سماجی، مذہبی اور علاقائی عناصر ایک دوسرے سے جڑ کر انتخابی نتائج پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ ریاست کی سیاسی فضا کو ذات پات پر مبنی ووٹنگ پیٹرن، قیادت کی شخصیت، ترقیاتی وعدے اور قومی سطح پر بننے والے بیانیے متعین کرتے ہیں۔ ذات پات کا عنصر، خاص طور پر یادو، کوئری، دلت اور برہمن برادریوں کی سیاسی وابستگی، آج بھی انتخابی نتائج میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ مذہبی شناخت، بالخصوص مسلم ووٹ بینک، مختلف جماعتوں کی حکمت عملی میں مرکزی اہمیت رکھتی ہے۔ حالیہ برسوں میں "سیکولر بمقابلہ کمیونل" کا بیانیہ بہار کی سیاست میں غالب رہا ہے۔ آر جے ڈی، کانگریس اور بائیں بازو کی جماعتیں خود کو سیکولر قوتوں کے طور پر پیش کرتی ہیں، جبکہ بی جے پی اور اس کے اتحادیوں کو ہندوتوا نظریے سے جوڑا جاتا ہے۔ اس بیانیے نے ووٹر کے ذہن پر گہرا اثر ڈالا ہے، خاص طور پر نوجوان اور شہری طبقے پر۔ تاہم، اس کے ساتھ ساتھ نئی سیاسی صف بندیاں، علاقائی جماعتوں کا ابھار، اور عوامی سطح پر روزگار، تعلیم، مہنگائی اور بنیادی سہولیات جیسے مسائل بھی انتخابی نتائج پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ بہار کی سیاست اب صرف روایتی بنیادوں پر نہیں، بلکہ ایک پیچیدہ اور بدلتے ہوئے سماجی تانے بانے کے تحت تشکیل پارہی ہے۔

اب جب کہ ریاست میں اگلے اسمبلی انتخابات کی تیاریاں زور پکڑ رہی ہیں، دو نئی سیاسی طاقتیں انڈیا گٹھ بندھن، بالخصوص آر جے ڈی اور کانگریس کے لیے ایک سنجیدہ چیلنج بن کر ابھر رہی ہیں۔ یہ پرشانت کشور کی جماعت "جن سوراج" اور اسدالدین اویسی کی آل انڈیا مجلس اتحادالمسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) ہے۔ اگرچہ دونوں جماعتوں کی بنیاد مختلف ہے، لیکن ان کے اثرات ایک مشترکہ پہلو رکھتے ہیں، یعنی سیکولر ووٹ کا بٹوارا۔ اس تقسیم کا براہِ راست فائدہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور این ڈی اے کو پہنچ سکتا ہے۔

بہار کے گزشتہ دو اسمبلی انتخابات، یعنی 2015 اور 2020، اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ معمولی ووٹ شیئر میں تبدیلی بھی اقتدار کے توازن کو بدل سکتی ہے۔ 2015 میں آر جے ڈی، جے ڈی یو اور کانگریس پر مشتمل مہاگٹھ بندھن نے واضح اکثریت حاصل کی تھی۔ آر جے ڈی کو 80 نشستیں اور 18.4 فیصد ووٹ ملے، جے ڈی یو کو 71 نشستیں اور 16.8 فیصد ووٹ، جبکہ کانگریس نے 27 نشستوں پر کامیابی حاصل کی اور 6.7 فیصد ووٹ حاصل کیے۔ بی جے پی کو اس وقت 53 نشستیں اور 24.4 فیصد ووٹ ملے تھے، جبکہ اس کی اتحادی جماعتوں ایل جے پی اور آر ایل ایس پی کو بالترتیب 2.8 اور 2.6 فیصد ووٹ ملے۔ مجموعی طور پر مہاگٹھ بندھن نے 41.9 فیصد ووٹ شیئر کے ساتھ واضح برتری حاصل کی۔

تاہم 2020 کا انتخابی منظرنامہ یکسر مختلف تھا۔ جے ڈی یو اس بار بی جے پی کے ساتھ این ڈی اے کا حصہ بن چکی تھی، جس کے باعث انتخابی توازن بدل گیا۔ بی جے پی کو 74 نشستیں اور 19.5 فیصد ووٹ ملے، جے ڈی یو کو 43 نشستیں اور 15.4 فیصد ووٹ حاصل ہوئے۔ ایل جے پی اگرچہ صرف ایک نشست جیت پائی، لیکن اس نے 5.6 فیصد ووٹ حاصل کر کے کئی حلقوں میں مہاگٹھ بندھن کو نقصان پہنچایا۔ دوسری طرف آر جے ڈی نے سب سے بڑی پارٹی کے طور پر 75 نشستیں جیتیں اور 23.1 فیصد ووٹ حاصل کیے، جبکہ کانگریس کو 19 نشستیں اور 9.5 فیصد ووٹ ملے۔ بائیں بازو کی جماعتوں نے 16 نشستیں جیت کر مہاگٹھ بندھن کو مزید مضبوط کیا، لیکن مجموعی طور پر مہاگٹھ بندھن کا ووٹ شیئر 37 فیصد رہا، جبکہ این ڈی اے کو 37.3 فیصد ووٹ ملے۔ یعنی صرف 0.3 فیصد کا معمولی فرق این ڈی اے کو حکومت سازی کی دہلیز تک لے گیا۔

ان اعداد وشمار سے یہ بات بخوبی سمجھی جاسکتی ہے کہ بہار کی سیاست میں صرف ایک یا دو فیصد ووٹ کا ادل بدل حکومت سازی کی پوری تصویر کو بدل کر رکھ دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پرشانت کشور اور اویسی کی جماعتوں کی سرگرمیاں مہاگٹھ بندھن کے لیے ایک سنجیدہ چیلنج ہیں۔ پرشانت کشور نے اپنی سیاسی مہم کو "جن سوراج" کے نعرے کے ساتھ شروع کیا ہے، جس کا دعویٰ ہے کہ امیدواروں کا انتخاب گاؤں گاؤں جا کر عوامی مشورے سے کیا جائے گا۔ وہ خود کو ذات پات اور مذہبی سیاست سے الگ، ایک نئی قسم کی عوامی سیاست کے علمبردار کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔ لیکن بہار جیسے معاشرے میں، جہاں ووٹ دینے کا فیصلہ اکثر ذات، برادری اور مذہب کی بنیاد پر ہوتا ہے، وہاں ایسی جماعتوں کو ابتدا میں وہی ووٹ ملتے ہیں جو بی جے پی کے مخالف یعنی سیکولر ووٹرز کے مانے جاتے ہیں۔ اگر جن سوراج کو 5 سے 7 فیصد ووٹ بھی حاصل ہوجاتے ہیں تو یہ زیادہ تر وہ ووٹ ہوں گے جو مہاگٹھ بندھن کو ملنے تھے، اور یوں بی جے پی کو راست فائدہ پہنچے گا۔

دوسری طرف اے آئی ایم آئی ایم کا کردار بھی غیر معمولی ہے۔ 2020 میں اویسی کی پارٹی نے سیمانچل کے خطے میں پانچ نشستیں جیت کر سب کو حیران کر دیا تھا۔ سیمانچل میں مسلم آبادی کا تناسب زیادہ ہے اور یہاں کے مسائل دیگر علاقوں سے مختلف ہیں۔ اویسی نے ان مسائل کو اجاگر کیا اور مسلم ووٹرز میں اپنے لیے ایک جگہ بنائی۔ اگرچہ بعد میں ان کے کچھ کامیاب امیدوار آر جے ڈی میں شامل ہو گئے، لیکن اس کامیابی نے یہ ثابت کر دیا کہ اے آئی ایم آئی ایم بہار کی سیاست میں مسلم ووٹ پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اگر آئندہ انتخابات میں اے آئی ایم آئی ایم دوبارہ سیمانچل اور دیگر مسلم اکثریتی علاقوں میں سرگرم ہو گئی، تو آر جے ڈی اور کانگریس کو مسلم ووٹوں کے حوالے سے سخت نقصان ہوسکتا ہے، کیونکہ یہی ووٹ مہاگٹھ بندھن کا بنیادی سہارا رہے ہیں۔

تیجسوی یادو نے ماضی میں بھی واضح طور پر اے آئی ایم آئی ایم کو مہاگٹھ بندھن میں شامل کرنے سے انکار کیا تھا۔ ان کے مطابق اویسی کی جماعت سیکولر ووٹ کو تقسیم کرتی ہے، اور بالآخر اس کا فائدہ بی جے پی کو ہوتا ہے۔ یہ بات 2020 کے انتخابی نتائج سے بھی ثابت ہوئی، جہاں سیمانچل کی بعض نشستوں پر اے آئی ایم آئی ایم کے امیدواروں نے اتنے ووٹ حاصل کیے کہ اگر وہ ووٹ آر جے ڈی یا کانگریس کو ملتے، تو گٹھ بندھن وہاں جیت سکتا تھا۔ تیجسوی یادو کی حکمتِ عملی کا واضح مقصد مسلم ووٹ کو متحد رکھنا ہے اور کسی بھی دوسری سیکولر یا مذہبی جماعت کو اس حلقے میں داخل ہونے سے روکنا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ بہار کے آئندہ انتخابات میں یہ تمام عوامل کس طرح اثر انداز ہوں گے۔ اگر پرشانت کشور کی جن سوراج 5 سے 10 فیصد ووٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے، اور اے آئی ایم آئی ایم سیمانچل میں اپنی سابقہ کارکردگی دہرانے میں کامیاب رہتی ہے، تو مہاگٹھ بندھن کے لیے راہیں مشکل ہوجائیں گی۔ فی الحال مہاگٹھ بندھن کی سب سے بڑی امید یہ ہے کہ اس کے ووٹرز میں بی جے پی مخالف جذبات بدستور مضبوط ہیں، اور اگر یہ جذبات برقرار رہے تو ووٹ تقسیم ہونے کے بجائے ایک ہی خیمے میں جانے کا امکان ہے۔ لیکن اگر مہاگٹھ بندھن اندرونی اختلافات، قیادت کی کمزوری یا ٹکٹوں کی غلط تقسیم جیسی خامیوں کا شکار ہوتا ہے، تو نئی جماعتوں کے لیے راستہ کھل سکتا ہے۔ ایسے میں سب سے زیادہ فائدے کی پوزیشن میں بی جے پی نظر آتی ہے، جس کا ووٹ بینک پچھلے کئی انتخابات سے خاصا مستحکم ہے۔ 2015 میں شکست کے باوجود بی جے پی کو سب سے زیادہ 24.4 فیصد ووٹ ملے تھے، اور 2020 میں 19.5 فیصد ووٹ لے کر اس نے سب سے بڑی کامیابی حاصل کی۔ اس لیے اگر سیکولر ووٹ بینک تقسیم ہوتا ہے، تو یہ بی جے پی کے لیے ایک سازگار موقع بن سکتا ہے، نہ کہ نقصان دہ۔

ان تمام پہلوؤں کو دیکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ بہار کا آئندہ انتخاب ممکنہ طور پر ایک مثلثی مقابلے کی شکل اختیار کرسکتا ہے، جہاں ایک طرف بی جے پی اور اس کے اتحادیوں پر مشتمل این ڈی اے، دوسری طرف مہاگٹھ بندھن، اور تیسری جانب نئی جماعتیں جیسے جن سوراج اور اے آئی ایم آئی ایم ہوں گی۔ تاہم، ان دونوں نئی جماعتوں کا اثر بنیادی طور پر سیکولر ووٹروں پر پڑے گا، جس سے براہِ راست نقصان مہاگٹھ بندھن کو پہنچ سکتا ہے۔ اگر تیجسوی یادو اے آئی ایم آئی ایم کو ساتھ شامل نہ کرنے کی پالیسی پر قائم رہتے ہیں اور پرشانت کشور اپنی عوامی مہم کے ذریعے قابلِ ذکر ووٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں، تو یہ انتخاب بہار کی سیاست میں ایک نئے سیاسی توازن کی بنیاد رکھ سکتا ہے۔

☆☆☆

9716518126
shamsaghazrs@gmail.com

اودھ نامہ

تمہی نے درد دیا ہے

ابھی پردھان منتری نے قوم کے نام اپنے خطاب مین جی ایس ٹی کے نرخ میں کمی کا اعلان کیا۔ اس کے بعد سے تاجروں کا ایک خاص طبقہ جشن منا رہا ہے اور عوام کو الو بنانے کی کوشش کررہا ہے۔ قارئین کو یاد ہوگا کہ مرکزی حکومت نے 8 برسوں تک جی ایس ٹی کے ذریعہ چھوٹے متوسط اور بڑے دکانداروں وتاجرین کے ساتھ ساتھ عوام سے بھی جی ایس ٹی کے نام پر کافی رقم بٹورلی۔ آپ کسی ریسٹورنٹ میں جاتے وہاں آپ جتنے کا کھانا کھاتے اس بل کے ساتھ جی اسی ٹی بھی جوڑ کردو کاندار کی طرف سے بل آپ کو تھمادیا جاتا۔ یعنی جی اسی ٹی تاجر نہیں عوام دے رہے تھے۔ سیل ٹیکس بھی عوام ہی دے رہے تھے۔ اور 8 سال گزرنے کے بعد مرکزی حکومت یعنی پردھان منتری کو اچانک خیال آیا کہ یہ جی ایس ٹی جنتا پر ظلم ہے۔ اس کے نحیف کاندھوں پر بھاری بوجھ ہے۔ اس لئے اس بوجھ کو کم کیا جائے۔ سو کچھ تخفیف کا اعلان کردیا گیا اور بھولی بھالی جنتا جناردن خوش ہوگئی۔ پردھان منری کے اس خوش باش اعلان کے بعد عوام اور اپوزیشن دونوں اب یہ پوچھنے لگے ہیں کہ بھائی جی 8 برسوں سے جی ایس ٹی کے نام پر جمع کی گئی لاکھوں کروڑ کی کثیر رقم کہاں گئی؟

تھوڑا سا ماضی کی طرف چلتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ 10 دسمبر 2024 کو راہل گاندھی دہلی کے ایک علاقہ میں ایک کرانہ دکان پر جاتے ہیں۔ یہ جاننے کیلئے کہ جی ایس ٹی کے نفاذ کا دکانداروں پر کیا اثر پڑا ہے۔ اس کے دس ماہ بعد 22 ستمبر 2025 کو مرکزی وزیر فینانس نرملا سیتارامن دہلی کے لکشمی نگر کے دکانوں پر جاتی ہیں، یہ دیکھنے کیلئے کہ جی ایس ٹی کی نئی شرحوں کا فائدہ عام لوگوں کو مل رہا ہے یا نہیں۔ راہل گاندھی کے بارے میں بتادیں کہ وہ جس دن پہنچے تھے، اس دن انھوں نے دکان کے کاؤنٹر پر بیٹھ کر دیکھا کہ چیزیں کیسے فروخت کی جاتی ہیں۔ دکانداروں سے سمجھتے ہیں کہ جی ایس ٹی کے باعث ان کی کیا حالت ہوئی ہے۔ دکاندار بتاتا ہے کہ VAT کی بہ نسبت جی ایس ٹی کی شکل میں چار گنا ٹیکس دینا پڑ رہا ہے اور آدھا وقت جی ایس ٹی کا بل بھرنے میں چلا جاتا ہے۔ چھوٹے تاجرین کیلئے جی ایس ٹی نے قیمتیں بڑھادی ہیں۔ اب پتہ نہیں کہ فنانس منسٹر نرملا سیتارامن نے راہل گاندھی کی تقلید کی ہے یا نہیں لیکن اگر وہ بھی اسی طرح دکانوں پر جاتی رہتیں کانداروں کی باتیں سنتیں تو راحت کیلئے 8 برسوں تک انتظار کرنا نہیں پڑتا، تب ہی پتہ چل جاتا کہ بچے جی ایس ٹی کی وجہ سے پنسل اور ربر نہیں خرید پارہے ہیں اور بڑے صابن تیل جیسی ضروری چیزیں خریدنے سے قاصر ہیں۔ لیکن جب راہل کے اس ویڈیو کے دس ماہ بعد وزیر فینانس نرملا سیتارامن دو دو مملکتی وزراء کے ساتھ لکشمی نگر کی دکانوں پر گئیں ہیں۔ اسٹیشنری کی دکانوں پر انہیں بتایا جاتا ہے کہ اس شرح کے کم ہونے سے 10 فیصد فائدہ صارفین کو ملے گا، ویسے بھی وزیر فینانس کو صارفین اور دکانداروں کے گھر بھی جانا چاہئے تاکہ پتہ چلے کہ انہیں کتنا فائدہ ہوا ہے۔ دکانداروں کا جی ایس ٹی کے بارے میں کہنا تھا کہ (راہول گاندھی کو دکانداروں نے بتایا) VAT کی بہ نسبت جی ایس ٹی ان کیلئے نقصاندہ ثابت ہوا اور چار گناہ ٹیکس زیادہ دینا پڑ رہا ہے۔ آدھا وقت تو ریٹرنس بھرنے میں ضائع ہوجاتا ہے۔ آپ کو بتادیں کہ ایس ٹی می تخفیف کے تناظر میں 22 ستمبر 2025 سے بچت آتسو شروع ہوا ہے۔ بچت آتسو، دام کم ہونے سے پہلے ہی حکومت چاہتی ہے کہ آپ بچت آتسو منائیں لیکن ہم چاہتے ہیں کہ آپ اسرتی آتسو بھی منائیں۔ اسرتی آتسو میں رقص کرنا نہیں پڑتا بس پرانے وعدوں کو یاد کرنا ہوتا ہے۔ ذرا یاد کریں کہ جب 30 جون 2017 کو آدھی رات میں جی ایس ٹی منظور ہوا اور یکم جولائی کی صبح سے نافذ ہوا تب کیا کیا کہا گیا تھا اور جب 22 ستمبر سے جی ایس ٹی کی نئی شرحیں نافذ ہوئی تب کیا کیا کہا جارہا ہے۔ بہرحال حکومت نے اب تک یہ نہیں بتایا ہے کہ 8 سال کے بعد جی ایس ٹی کی شرحیں کیوں کم کی گئیں ہیں، اس نے یہ بھی قبول کرنے سے انکار کردیا کہ جی ایس ٹی کے نتیجہ میں ہندوستانی شہریوں کو لاکھوں کروڑ روپیوں کا نقصان ہوچکا ہے اور ان کی کمر ٹوٹ کررہ گئی ہے۔ یہ بوجھ کانگریس نے نہیں ڈالا تھا۔ ان کا خود کا ڈالا ہوا ہے۔ تمہی نے درد دیا ہے تمہی دوا دینا۔

سنا ہے بہار میں رقم تقسیم کی جارہی ہے۔ بہار میں ماہ نومبر 2025 میں اسمبلی انتخابات ہونے والے ہیں تو کیا اس لئے بہار میں رقم تقسیم کی جارہی ہے تاکہ ووٹ خریدے جاسکیں، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بہار میں ووٹ چوری کے مسئلہ کو ٹھنڈا کرنے کیلئے رائے دہندوں کے کھاتوں یا اکاؤنٹس میں رقم جمع کروائی جارہی ہے۔ کسی کو ایک ہزار کسی کو دس ہزار تو کسی کو 15 ہزار روپئے دیئے جارہے ہیں۔ کسی کو پنشن، کسی کو عطیہ، کسی کو ٹیبلیٹ، کسی کو اسمارٹ فون دیا جارہا ہے۔ بہار حکومت نے پیسے تقسیم کرنے کے لئے ایسی ایسی اسکیمیں شروع کی ہیں کہ عقل حیران رہ جائے۔ اطلاعات کے مطابق 7 ستمبر کو بہار کی حکومت نے 16 لاکھ مزدوروں کے اکاؤنٹس میں 800 کروڑ روپیہ ڈال دیئے گیا۔ ہ کپڑے خریدنے کے نام پر 16 لاکھ مزدوروں کو پانچ ہزار روپئے بانٹ دیئے گئے۔ نئے وکیلوں کو پانچ ہزار روپئے ہر ماہ اسٹائفنڈ دیا جائے گا۔ یکم جنوری 2024 سے نئے وکیلوں کو تین سال تک ہر ماہ 5 ہزار روپئے ملے گا۔ یہ رقم کس کی ہے جو ریوڑی کی طرح بانٹی جارہی ہے۔

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

ڈاکٹر فضل امام کی مرثیہ تنقید

لئیق رضوی

پروفیسر (ڈاکٹر) فضل امام رضوی ہمارے عہد کے ان معدودے چند ادیب، مفکر اور دانشور تھے جنہوں نے زبان و ادب کے بیشتر علاقوں میں اپنی جدگانہ فکر و نظریے کی چھاپ چھوڑی ہے۔ایک دیانتدار محقق، ایک معتبر نقاد، ایک بارعب مگر انتہائی شفیق استاد اور ان سب سے اوپر ایک بڑے انسان ۔ڈاکٹر فضل امام نے اپنی علمی کاوشوں اور تحقیقی اور تنقیدی بصیرت سے اردو ادب کو مالامال کیا۔ایک نئی سمت عطا کی۔ان کے قلم نے اردو زبان و ادب کے بہت سے گوشوں کو منور کیا اور اپنے علمی سرمایے کے ذریعے ایک دیرپا نقوش چھوڑے ہیں۔ان کی خدمات اور ان کی شخصیت اردو ادب کی تاریخ کا ایک روشن باب ہے، جسے آنے والی نسلیں بھی قدر و احترام سے یاد کرتی رہیں گی۔ان کی ادبی روشنائی میں ایک خاص قسم کی تہذیبی لطافت اور فکری گہرائی نظر آتی ہے۔

ڈاکٹر سید فضل امام رضوی نے یکم اگست 1940 کو اعظم گڑھ (اتر پردیش) کے ایک تعلیمی گھرانے میں آنکھیں کھولیں۔ابتدائی تعلیم وطن میں ہوئی۔ڈاکٹر فضل امام بچپن سے ہی شعر و ادب میں خصوصی دلچسپی رکھتے تھے۔گورکھپور یونیورسٹی سے ایم اے اور پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد انہوں نے درس و تدریس کی دنیا میں قدم رکھا اور تقریباً 56 برس تک مختلف جامعات میں طلبا کو اردو زبان و ادب کی تعلیم دی۔آپ کی تدریسی زندگی کا آغاز بلرام پور (یوپی) کے ڈگری کالج سے ہوا اور پھر 1972 میں وہ یونیورسٹی آف راجستھان (جے پور) چلے گئے جہاں آپ 1986 تک رہے۔1986 میں ڈاکٹر فضل امام الہ آباد یونیورسٹی میں آ گئے اور 2006 میں صدر شعبہ کے طور پر ریٹائر ہوئے۔یہاں آپ نے چیف پراکٹر، وارڈن اور لائبریرین کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دیں۔31 اگست 2020 کو مختصر علالت کے بعد لکھنؤ میں وفات پائی۔ہائے استاد گرامی! پانچ برس گزر گئے آپ سے بچھڑے۔

ایک مدرس کے طور پر ڈاکٹر فضل امام کا کریئر بھی بہی تابناک ہے۔ان کا شمار اُن اساتذہ میں ہوتا ہے جنہوں نے نئی نسل کو مطالعہ اور تحقیق اور تنقید کی طرف متوجہ کیا۔وہ نہایت شفیق، محنتی اور اپنے علم کو دوسروں تک پہنچانے کے لیے مخلص تھے۔وہ رسمی استاد نہیں بلکہ اپنے شاگردوں کے لیے وہ ایک رہنما اور مربی کی حیثیت رکھتے تھے۔آپ کی نگرانی میں چالیس سے زائد اسکالرز نے پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ان کے بیشتر شاگرد آج مختلف جامعات میں تدریس و تحقیق کا فریضہ انجام دے رہے ہیں، جو ان کے علمی فیض و برکات کا تسلسل ہے۔ڈاکٹر فضل امام کی شخصیت میں ایک خاص سنجیدگی، متانت اور علمی وقار تھا۔ ان کے ہاں علمی سخت گیری کے ساتھ ساتھ تہذیبی نرمی بھی ملتی تھی۔ان کی محفلیں علمی گفتگو اور تنقیدی بصیرت سے جگمگاتی رہتیں۔

ڈاکٹر فضل امام کی تحقیقی اور تنقیدی کائنات بھی بہت گراں مایہ ہے۔ساٹھ برس کے اپنے اس سفر میں انہوں نے اردو اور ہندی میں 75 سے زائد کتب تصنیف اور ترتیب دیں ہیں۔اس کے ساتھ ہی زبان و ادب کے مختلف موضوعات پر 800 سے زائد گراں قدر مقالے بھی لکھے۔ان کی تحریریں ادبی تاریخ، ادبی تحقیق اور ادبی تنقید اور تدریسی تجزیوں پر مبنی ہیں۔ڈاکٹر فضل امام کی خدمات کا دائرہ نہ صرف اردو زبان و ادب بلکہ ہندوستانی معاشرتی اور تحقیقی منظرنامے میں بھی نمایاں ہے۔ان کا شمار اردو ادب کے سنجیدہ محققین اور ماہرین میں کیا جاتا ہے۔ڈاکٹر فضل امام کی ادبی تحریروں میں قاری کو ایک ایسی تابناک روشنی ملتی ہے جو تحقیق کی باریک بینی اور تنقید کی گہرائی سے جنم لیتی ہے۔ان کے مضامین محض تعلیمی سطح پر نہیں بلکہ ادبی ذوق رکھنے والے عام قاری کے لیے بھی یکساں اہمیت رکھتے ہیں۔بطور محقق ان کی خصوصیت یہ رہی کہ وہ حوالوں کے ساتھ استدلالی انداز میں اپنی بات رکھتے ہیں۔ان کی تحریروں سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ اردو ادب کی کلاسیکی روایت سے بخوبی واقف تھے، اور جدید رجحانات پر بھی گہری نظر رکھتے تھے۔

ڈاکٹر فضل امام کے موضوعات کا دائرہ بہت وسیع اور رنگارنگ ہے۔ان کے موضوعات میں کلاسیکی شعر و ادب، لسانیات، علاقائی ادب اور جدید ادبی رجحانات شامل ہیں۔ان کی شخصیت کا سب سے نمایاں پہلو سنجیدگی، سلیقہ اور دیانت ہے، جس کا عکس ان کے ہر مضمون اور ہر جملے میں جھلکتا ہے۔آپ کی تحریریں نہ صرف اردو زبان و ادب کے مختلف گوشوں کو اجاگر کرتی ہیں بلکہ ان میں تحقیقی معیار اور تنقیدی بصیرت کی ایک دنیا بھی آباد ہے۔اپنی بات کے ثبوت میں انہوں نے ہمیشہ مستند تحقیقی حوالوں کے ساتھ مضبوط استدلال بھی پیش کیا ہے۔ادبی دیانت داری ان کے ادبی مطالعوں کا خاصہ ہے۔وہ تحریر میں جانبداری کے قائل نہیں تھے۔ان کے مضامین میں خلوص، شفافیت اور تحقیقی دیانت جھلکتی ہے۔ناقد کے طور پر بھی ان کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ان کا تنقیدی زاویہ محض خامیوں اور خوبیوں کی نشاندہی تک محدود نہیں رہتا، بلکہ وہ کسی فن پارے کے سماجی، تہذیبی اور فکری پس منظر کو بھی پیش نظر رکھتے ہیں۔ڈاکٹر فضل امام عہد حاضر کے نظریہ ساز ناقدین میں شمار ہیں۔انہوں نے شعر و ادب کی تنقید ہی نہیں کی، بلکہ وہ تنقید کے آداب و اصول پر بھر گراں قدر عبارتیں بھی یادگار چھوڑی ہیں۔مغربی بالخصوص مارکسی تنقید کے دور دورے کے دوران انہوں نے مشرقی اصول تنقید پر زور دیا ہے۔مشرقی شعور تنقید اور معیار اور کسوٹیوں کی اہمیت و افادیت سے آگاہ کیا ہے۔ڈاکٹر فضل امام تنقید میں تخلیقی عمل اور دیانت داری کے قائل ہیں اور وکیل بھی۔خود لکھتے ہیں:

'کوئی بھی تنقید اس وقت تک معتبر نہیں ہو سکتی جب تک نقاد تخلیقی عمل سے واقف نہ ہو۔تخلیقیت ہی انتقادی شعور عطا کرتی ہے۔دراصل ایک اچھا تخلیق کار ایک اچھی تنقید کی نشاندہی کرتا ہے۔' (افکار و نظریات)

ڈاکٹر فضل امام کو اردو شعر و ادب کے علاوہ وہ ہندی کے شعر و ادب سے بھی گہری دلچسپی تھی۔وہ نہ صرف انہیں پڑھتے تھے بلکہ اس سے حاصل نتائج کو اردو قارئین کے ساتھ بانٹتے بھی تھے۔آپ کی تصنیف 'جدید ہندی شاعری: سمت و رفتار' (1975) اس سلسلے کا روشن نقش ہے جو اردو برادری کو وہ اس دور کے ہندی شعر و ادب کے فکر و فن اور شعری رویوں سے روشناس کراتا ہے۔ڈاکٹر فضل امام کا ایک اہم مضمون 'سنسکرت ڈراموں' کا احاطہ بھی کرتا ہے۔آپ نے علاقائی زبان و ادب پر بھی سیر حاصل گفتگو کی ہے۔ان میں بھوجپوری اور جراجستھانی زبان و ادب کے بعض پہلوؤں پر ان کی کتابوں ('بھوجپوری ادب کا تعارف' اور 'راجستھانی زبان و ادب: ایک تعارف' کو انتہائی اہمیت حاصل ہے۔اردو کے ساتھ ساتھ انہوں نے ہندی میں بھی خامہ فرسائی کی اور کئی یادگار کتابیں منظر عام پر آئیں۔'اردو ساہتیہ ایک جھلک میں' اور 'پاکستان کا پرترودھی ساہتیہ (احتجاجی ادب) اس کی روشن دلیل ہیں۔

ڈاکٹر فضل امام نے زبان و ادب کے مختلف پہلوؤں پر انتہائی اہم تحقیقی اور تنقیدی کام کیا ہے لیکن اس مضمون میں آپ کی مرثیہ تنقید پر گفتگو مقصود ہے۔ڈاکٹر فضل امام ہمارے عہد کے معتبر اور مستند ناقد ہیں جنہوں نے رثائی شعر و ادب بالخصوص اردو مرثیہ کو ادبی تنقید کا موضوع بنایا۔مرثیہ شناسی کے باب میں ڈاکٹر فضل امام کا مرتبہ ایک بلند پایہ علمی، تحقیقی اور ادبی رہنما کا ہے جنہوں نے اردو مرثیہ کی تاریخ، اس کے طرز، معروضات، فکری اور فنی نیرنگیاں اور مختلف صاحب طرز مرثیہ گو شاعروں کے فن کو گہرائی سے جانچا اور پیش کیا ہے۔ڈاکٹر فضل امام نے فنِ مرثیہ کے ادبی و سماجی پہلوؤں کو بھی نمایاں کیا۔

ڈاکٹر فضل امام نے اردو مرثیہ کے ارتقاء کو عربی و فارسی مرثیہ نگاری کے پس منظر میں بھی دیکھا اور سمجھا ہے۔جس نے اردو مرثیہ کی فکری اور فنی صورتوں کو اجاگر کرنے اور ادبی قدر و قیمت متعین کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ان کی عبارتیں مرثیہ کے عام قاری ہی نہیں نقادوں اور محققین کی نئی نسل کے لیے بھی ایک معتبر حوالہ ہیں جو اس صنف کی گہرائیوں کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔ڈاکٹر فضل امام نے مرثیہ کو محض ایک جذباتی یا مذہبی اظہار کے طور پر نہیں دیکھا بلکہ اس کی ادبی و فنکارانہ جہتوں کو اجاگر کیا جس سے اردو مرثیہ نگاری کی تاریخ اور ترقی کا ایک روشن باب سامنے آتا ہے۔ڈاکٹر فضل امام کے مطابق مرثیہ دراصل انسان کی ابدی جدوجہد کا استعارہ ہے۔

ڈاکٹر فضل امام نے اس پہلو پر بھی روشنی ڈالی کہ مرثیہ محض کربلا کی جنگی روداد نہیں بلکہ ہندوستانی تہذیب کی ایک ادبی دستاویز ہے۔ اس میں ہندوستانی سماج کی زبان، محاورے، تہذیبی اقدار اور جذبات کی جھلکیاں ملتی ہیں۔اس تناظر میں مرثیہ ایک طرح کا تاریخی و تہذیبی مرقع ہے۔ڈاکٹر فضل امام اردو مرثیہ کی عصری معنویت کے بھی قایل اور وکیل تھے۔ ان کے مطابق مرثیہ صرف مذہبی جذبے تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ ظلم کے خلاف احتجاج اور انسانی اقدار کے دفاع کی علامت ہے۔ان کے نزدیک مرثیہ کی عصری معنویت یہی ہے کہ یہ ہمیں ظلم کے مقابلے میں صبر، قربانی اور حق گوئی کی تعلیم دیتا ہے۔ڈاکٹر فضل امام کے نزدیک مرثیہ محض ماتمی شاعری یا غمگساری کا اظہار نہیں بلکہ ایک جامع ادبی صنف ہے۔ وہ اسے اردو شاعری کا سب سے طاقتور رنگ و روپ قرار دیتے ہیں جس میں جذبات، تاریخ، ثقافت اور سماجی شعور یکجا ہو کر سامنے آتے ہیں۔خود لکھتے ہیں:

'اردو مرثیہ دراصل ایک ایسی نظم ہے جس میں ہر لحظہ زندگی اور زندگی کی قوت درکار ہے۔مرثیے نے مبر دست لسانی خدمت بھی انجام دی ہے اور یہ صنف سخن اس وقت عالم وجود میں آتی ہے جب غزل اپنے انتہائے عروج پر پہنچ کر مائل بہ انحطاط ہونے لگتی ہے۔مثنوی نگاری کا سحر کام کر چکتا ہے، قصیدہ اپنے تمام تر شوکت و حشم کے ساتھ قعر مذلت میں گر جاتا ہے۔اظہار خیال اور وضاحت جذبات و احساسات کے لئے اس وقت کی مروجہ اصناف سخن کی قبائیں تنگ ہو جاتی ہیں تو اردو مرثیہ ایک پھول کے مضمون کو سو ڈھنگ سے باندھنے کی صلاحیت لے کر مطلع ادب پر نمودار ہوتا ہے۔مرثیہ کی بدولت ہی مذہب، اخلاق، فلسفہ، نفسیات اور طب کی ہزاروں اصطلاحات اردو شاعری کو نصیب ہوئیں۔مرثیے نے رزم و بزم کی مختلف کیفیات کو اردو میں نظم کرنے کی صلاحیت اور شعور بخشا ہے۔تشبیہات و استعارات، تلمیحات اور اردو نظم کی وسعت کا انکشاف مرثیوں سے ہی ہوتا ہے۔مواد اور زبان کا صحیح اور سچا اتصال ہمیں اردو مرثیوں میں ہی ملتا ہے مختصر یہ کہ اردو مرثیے نے ہر شعبۂ حیات و ادب کے رخسار پر گل گونۂ تقدس مل دیا ہے۔(انیس شخصیت اور فن، اتر پردیش اردو اکادمی، لکھنؤ، 2007، ص179)

ان کی مرثیہ تنقید کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ وہ نہ تو حد سے زیادہ تقدیس کے اسیر ہیں اور نہ ہی محض ادبی لذت کے خواہاں۔ان کے یہاں مرثیے کی تنقید میں متوازن رویہ پایا جاتا ہے۔وہ فنی خوبیوں کے ساتھ ساتھ فکری اثرات پر بھی گفتگو کرتے ہیں۔انہوں نے مرثیے کو محض مذہبی یا جذباتی صنف نہیں بلکہ اردو ادب کی جامع اور ہمہ گیر صنف کے طور پر دیکھا ہے۔انیس و دبیر کے مرثیے ان کے نزدیک محض شاعری نہیں بلکہ زبان و بیان کی اعلیٰ مثالیں اور انسانی شعور کی جاوداں روایات ہیں۔ڈاکٹر فضل امام نے بعض ناقدین کی جانب سے اردو مرثیہ پر اٹھائے جانے والے سوالوں کے جواب بھی دیے ہیں اور اس معاملے میں کی جاتی رہی بددیانتیوں کی طرف بھی بے دریغ انگلی اٹھائی ہے۔کلیم الدین احمد ہی نہیں ان کے نشانے پر شبلی نعمانی بھی رہے ہیں۔ڈاکٹر فضل امام نے 'موازنہ' کے تعلق سے شبلی کے ادبی رویوں پر تیکھے سوال اٹھائے ہیں لیکن وہ کھلے دل سے یہ بھی اعتراف کرتے ہیں کہ انیس و دبیر کی سنجیدہ ادبی تنقید کا سلسلہ بھی کہیں نہ کہیں 'موازنہ' کا ہی مرہون منت ہے۔وہ لکھتے ہیں:

'..... شبلی کو اردو مرثیہ نگاروں کی تاریخ اور دکن میں اردو مرثیہ نگاروں کے آغاز و ارتقا کی تاریخ کا بھی قطعی علم نہیں تھا۔ورنہ وہ نہ عاجز نظر آتے اور بساط قیاس وظن پر خامہ فرسائی بھی نہیں کرتے۔پھر بھی یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ شبلی نے سب سے پہلے ''موازنہ'' کے ذریعہ انیس و دبیر کے فن کی شاعرانہ خصوصیات کا مطالعہ کرنے کی راہیں کھول دی ہیں اور شاعری کے باب میں فصاحت و بلاغت کی تعریف، لفظوں کا محل استعمال، بندش و چستی، موزونیت اور افادیت سے علمی بحث کی ہے۔' (موازنہ انیس و دبیر، مرتب فضل امام، ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ، 1988، ص16,17)

ڈاکٹر فضل امام کے مطالعہ مرثیہ کا دائرہ بہت وسیع ہے اور قیمتی بھی۔انہوں نے کلاسیکی مرثیہ سے لیکر جدید مرثیہ تک، اردو مرثیہ کی طویل روایت کا اور سمت و رفتار سنجیدہ مطالعہ اور تجزیہ کیا ہے۔ان کی نظر دکنی مراثی پر بھی تھی اور دہلوی مرثیوں پر بھی۔اردو مرثیہ کا دور عروج تو ان کا خاص موضوع تھا۔خدائے سخن میر انیس پر ان کا تحقیقی و تنقیدی مقالہ 'انیس شخصیت اور فن' تو انیس فہمی اور انیس شناسی کے لئے آج بھی معتبر حوالہ ہے۔انہوں نے میر انیس کی مرثیہ نگاری کا انتہائی باریک بینی سے مطالعہ کیا ہے۔انیس کے ہاں زبان کی شائستگی، ندرت، منظر نگاری اور ڈرامائی قوت پر زور دیا ہے۔اس مقالہ پر گورکھپور یونیورسٹی نے آپ کو ڈی لٹ کی ڈگری سے سرفراز کیا تھا۔ان کی یہ کتاب اردو مرثیہ نگاری پر ایک مستند تحقیقی کام ہے جس میں انہوں نے اردو مرثیہ کے تاریخی، ادبی اور فنی پہلوؤں کا جامع جائزہ لیا ہے۔ڈاکٹر فضل امام کی مرتب کردہ 'انیس شناسی' بھی ایک اہم کتاب ہے۔اس میں 'انیس کی شخصیت' پر ان کا ایک اہم مقالہ بھی شامل ہے۔

ڈاکٹر فضل امام مرزا دبیر کی شعری کائنات کا بھی خاطر خواہ جائزہ لیتے ہوئے ان ادبی قدر و قیمت کے تعین میں گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔'دبیریت کیا ہے' ان کا ایک اہم مضمون ہے جس میں وہ دبیر کے فکر و فن اور شعری نظریات پر کھل کر باتیں کرتے ہیں۔ڈاکٹر فضل امام نے اپنے بعض مقالوں سے مرثیہ تحقیق و تنقید میں نئی راہیں بھی استوار کیں، جو بعد کے قلمکاروں کو روشنی بخش رہی ہیں۔'اردو مرثیوں میں نعت' اور 'اور سوز خوانی: روایت اور آداب' آپ کے ایسے مقالوں میں سرفہرست ہیں۔'دکنی مراثی کی تدریس کے مسائل' بھی ڈاکٹر فضل امام کے نمائندہ مقالوں میں شامل ہے جس میں آپ نے اپنے تدریسی تجربات کی بنیاد پر بعض اہم نکات پر روشنی ڈالی ہے۔

کلاسیکی مراثی کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر فضل امام جدید مرثیوں کی سمت و رفتار پر بھی گہری نظر رکھتے تھے۔اپنی کتاب 'جوش ملیح آبادی: شاعر آخر الزماں' میں ڈاکٹر فضل امام نے جوش کے شعری فکر و فن اور ادبی رجحانات سے گفتگو کرتے ہوئے ان کے مرثیوں کا بھی جائزہ لیا ہے۔ڈاکٹر فضل امام نے اس بات کو نمایاں کیا کہ جوش ملیح آبادی نے مرثیے کی کلاسیکی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے اس میں جدید فکر اور انقلابی لہجہ پیدا کیا۔ان کے مرثیوں میں واقعہ کربلا محض مذہبی عقیدت کا اظہار نہیں بلکہ ظلم کے خلاف احتجاج اور آزادی فکر کی علامت بن کر سامنے آتا ہے۔ان کے مطابق جوش کے مرثیوں کی ایک بڑی خوبی ان کا خطیبانہ اور خطابی انداز ہے۔ ڈاکٹر فضل امام کے مطابق، یہ اسلوب مرثیے کو محض بیانیہ نہیں رہنے دیتا بلکہ اسے ایک زندہ اور پرجوش تقریر کی طرح اثر انگیز بنا دیتا ہے۔ڈاکٹر فضل امام نے جوش کے مرثیوں میں موجود سیاسی اور سماجی شعور پر بھی روشنی ڈالی۔ ان کے نزدیک جوش کے مرثیے فقط کربلا کی تاریخ نہیں سناتے بلکہ برطانوی استعمار، سماجی جبر، اور طبقاتی ناانصافی کے خلاف آواز بھی بلند کرتے ہیں۔

ڈاکٹر فضل امام کے مطابق جوش کی زبان میں شعلہ بیانی، خطابت اور آہنگ غالب ہے۔ان کے مرثیوں میں عام مرثیہ نگاروں کی طرح تفصیلی منظر نگاری کم اور زور بیان زیادہ ہے، جس نے مرثیہ کو ایک نئی جہت عطا کی۔ڈاکٹر فضل امام کی تحقیق سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جوش ملیح آبادی کے مرثیے روایت اور جدت کے سنگم ہیں۔ان میں کربلا کا پیغام ایک انقلابی، عالمی اور آفاقی صدائے احتجاج کی صورت اختیار کرتا ہے۔ان مرثیوں کو سمجھنے کے لیے محض کلاسیکی پیمانہ کافی نہیں بلکہ جدید سیاسی و سماجی تناظر میں دیکھنا ضروری ہے۔لکھتے ہیں:

'یوں تو جوش کی شاعری کے سبھی اصناف میں ان کا بیدار سماجی سیاسی اور انقلابی شعور اور قومی احساس ملتا ہے لیکن مراثی میں واقعہ کربلا کے پس منظر میں وہ اس موضوع کو بھرپور بالیدگی عطا کرتے ہیں۔وہ برطانوی دور حکومت میں بھی ''حسین و انقلاب'' جیسا مرثیہ لکھ حکمراں طبقے کے جبر و تشدد، سفاکیت اور بہمیت کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں اور بعد میں بھی ظلم و جور و بربریت، قصر سلطنت و حکومت، تاج و سطوت کے خلاف کبھی نہ ختم ہونے والی جنگ کے لئے اذہان کو بیدار کرتے ہیں اور ''عظمت انسانی'' کا عرفان کراتے ہیں... انھوں نے اپنے مرثیوں میں روح عصر کو جذب کر لیا ہے۔مظلومیت کا تحفظ اور ظلم کا سے جنگ جوش کی مرثیہ نگاری کا اہم موضوع ہے جسے وہ تاریخی اور مذہبی تشبیہات و استعارات و منطقی استدلال سے نظم کرتے ہیں۔آج کے دور میں ہوش ربا گرانی، بدامنی اور بے سکونی کی کیفیت بھی ان کے مرثیوں میں ملتی ہے۔سرمایہ داری، جنگ زرگری، امارت پرستی اور مادی شخصیتوں کے بت جوش کے مراثی میں توڑے جاتے ہیں۔دراصل جوش کا قلم حق و صداقت کی ایک ایسی شمشیر آبدار ہے جو عدل و انصاف کی نیام میں رہتی ہے جس سے وہ معاشرے کے گھناؤنے پردوں کو چاک چاک کر دیتے ہیں۔'

(جوش ملیح آبادی: شاعر آخر الزماں، ماڈرن پبلشنگ ہاؤس، نئی دہلی، 1982، ص150, 151)

مجموعی طور پر دیکھیں تو اردو تحقیق اور تنقید کی عصری روایت میں ڈاکٹر فضل امام ایک معتبر اور روشن نام ہیں۔وہ نہ صرف نقاد اور محقق تھے بلکہ ایک ہمہ جہت عالم بھی تھے جنہوں نے اردو کے ساتھ ساتھ ہندی، فارسی، پنجابی، بھوجپوری اور راجستھانی ادب میں بھی کارہائے نمایاں انجام دیے۔ان کی علمی و ادبی خدمات نصف صدی پر محیط ہیں اور ان کا شمار ان معدودے چند اساتذہ و محققین میں کیا جاتا ہے جنہوں نے اردو ادب کو نئی نسل کو فکری رہنمائی فراہم کی۔ان کی تصانیف آج بھی محققین کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہیں۔ان کا قلم قاری کو صرف ادب کی لذت نہیں دیتا بلکہ فکری بصیرت اور تنقیدی معیار بھی عطا کرتا ہے۔

اپنی تحریروں کی معرفت ڈاکٹر فضل امام نے اردو تحقیق اور تنقید کو نئی جہت عطا کی اور علاقائی زبانوں کے ادب کو بھی علمی سطح پر متعارف کرایا۔وہ ایک ایسے چراغ تھے جنہوں نے کئی نسلوں کو روشنی بخشی اور اپنی علمی میراث کو آنے والے زمانوں کے لیے محفوظ کر دیا۔ان کی ادبی تحریروں میں قاری کو ایک ایسی روشنی ملتی ہے جو تحقیق کی باریک بینی اور تنقید کی گہرائی سے جنم لیتی ہے۔ڈاکٹر فضل امام بلاشبہ ہمارے اُن اساتذہ، ناقدین اور محققین میں ہوتا ہے، جنہوں نے نئی نسل کو مطالعہ، تحقیق اور تنقید کی طرف متوجہ کیا۔ڈاکٹر فضل امام ایک ایسے چراغ تھے جنہوں نے اردو ادب کے افق کو روشن کیا اور اپنے علمی سرمایے کے ذریعے ایک دیرپا نقوش چھوڑے ہیں۔ان کی شخصیت اور علمی خدمات اردو ادب کی تاریخ کا ایک روشن باب ہے، جسے آنے والی نسلیں بھی قدر و احترام سے یاد کرتی رہیں گی۔

laeeqrizwi@yahoo.co.in

جب یو این او اجلاس میں نتن یاہو کے خطاب کا بائیکاٹ ہوا

محمد عباس دھالیوال

گزشتہ کچھ برسوں میں عالمی سطح پر غزہ میں جاری اسرائیلی فوجی آپریشنز اور اُس کی وجہ سے پائی جانے والی انسانی مصیبتوں کی تنقید بڑھ رہی ہے۔

بین الاقوامی سطح پر کچھ ممالک نے قائم کردہ پالیسیوں میں تبدیلی کی، مثلاً برطانیہ، فرانس، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ نے فلسطین کو ریاست کا درجہ دینے کا اعلان کیا، جو ایک جاندار سیاسی اقدام تھا۔

اس کے نتیجے میں اسرائیل کو ان رویوں پر شدید تنقید کا سامنا کرنا پڑا، نیز اقوام متحدہ اور بین الاقوامی عدالتوں میں یہ معاملہ اکثر موضوع گفتگو رہا۔

نتن یاہو کے لیے مختلف ممالک کے سربراہان میں کس قدر غم و غصہ پایا جا رہا ہے اس نظارہ گزشتہ دنوں اقوام متحدہ کے اجلاس میں اس وقت دیکھنے کو ملا جب نتن یاہو اس اجلاس میں؛ 26 ستمبر کو اپنی تقریر کرنے کے لیے ڈائس پہ آئے تو فوراً وہاں موجود

مختلف ممالک کے نمائندگان اس کا بائیکاٹ کرتے ہوئے اسمبلی ہال سے باہر چلے گئے۔

رپورٹس کے مطابق 100 سے زائد سفارت کار اور 50 سے زائد ممالک کے نمائندے واک آؤٹ کر گئے۔

اس دوران ہال تقریباً خالی ہوا، اور نتن یاہو نے اس منظر کے بیچ تقریر کرنی پڑی۔

اگر آپ کا مطلب یہ ہے کہ "یو این او میں نتن یاہو کی تقریر کا بائیکاٹ" واقع ہوا ہے یا ہو رہا ہے، تو ہاں ایسی اطلاعات ہیں کہ کچھ ممالک اور وفود نے اُس تقریر کا بائیکاٹ کیا یا واک آؤٹ کیا ہے۔

مثالیں اور پسِ منظر درج ذیل ہیں:

بائیکاٹ / واک آؤٹ کی اطلاعات

جب بینیامین نتن یاہو نے 26 ستمبر 2025 کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں خطاب کیا، بہت سی وفود نے واک آؤٹ کیا یا وہاں سے چلے گئے، احتجاجاً۔

بتایا گیا ہے کہ مسلمان اور عرب ممالک نے اس تقریر کا بائیکاٹ کرنے کا اعلان کیا، یعنی خطاب کے دوران وہ لوکیشن خالی چھوڑ دیں گے یا باہر نکل جائیں گے۔

علاوہ ازیں، رپورٹ ہے کہ "50 سے زائد ممالک" کے درجنوں سفارت کاروں نے واک آؤٹ کیا۔

حماس نے کہا کہ یہ بائیکاٹ "اسرائیل کی تنہائی" کی علامت ہے۔

اگر چاہیں، میں آپ کو ایک مفصل رپورٹ دے سکتا ہوں کہ کن ممالک نے بائیکاٹ کیا، کس پسِ منظر میں ہوا، اور اس کے سیاسی اثرات کیا ہو سکتے ہیں۔کیا آپ چاہیں گے کہ میں وہ رپورٹ فراہم کروں؟

واک آؤٹ کرنے والے ممالک میں عرب اور مسلم ممالک کا نمایاں حصہ تھا، نیز تشویش رکھنے والے بعض یورپی ملک بھی اس عمل میں شامل ہوئے۔جبکہ اس کے بعد بہت سے ممالک، انسانی حقوق تنظیمیں، اور تجزیہ نگاروں نے نتن یاہو کے خطاب کو تنقید کا نشانہ بنایا کہ وہ جارحیت کو جائز ٹھہرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

صحرائی مظاہرے

نیویارک میں اسرائیلی نمائندگی کے مقابل احتجاجی مظاہرے ہوئے، لوگ فلسطینی پر ظلم کے خلاف سڑکوں پر آئے۔

سفارتی تنہائی کا اشارہ

واک آؤٹ نے یہ پیغام دیا کہ اسرائیل عالمی سطح پر بڑھتی تنہائی کا شکار ہے۔ بہت سے ممالک اس تقریر میں شرکت سے گریز کر کے اپنی ناپسندی کا اظہار کر رہے ہیں۔

اس کے علاوہ "ہیگ گروپ" (Hague Group) نامی ممالک نے اسرائیل کے خلاف مختلف اقدامات کی بات کی، جیسے اس پر پابندیاں لگانا، ہتھیاروں کی ترسیل روکنا، وغیرہ۔

فلسطینی مندوب نے بھی بین الاقوامی عدالتوں اور تنظیموں کو اقدامات اٹھانے کی اپیل کی۔

اس سے قبل

غیر ملکی میڈیا کے مطابق عرب اور مسلم ممالک نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ نیتن یاہو کی تقریر کا بائیکاٹ کریں گے۔اسرائیلی وزیر اعظم کے خطاب کے دوران مسلم ممالک کے مندوبین اسمبلی ہال سے اٹھ کر باہر چلے جائیں گے۔

واضح رہے کہ نیتن یاہو نے حال ہی میں ''گریٹر اسرائیل'' منصوبے کا ذکر کیا تھا جسے مسلم ممالک کے رہنماؤں نے عرب دنیا کی سلامتی اور خطے کے استحکام کے لیے سنگین خطرہ قرار دیا تھا۔

☆☆☆☆☆

غیر اردو داں لوگوں تک اردو پہنچانا ہمارا مقصد ہے

سہیل کاکوروی

لکھنو ۲۶ ستمبر اردو زبان شیریں کے زیر اہتمام ایک نشست برائے فروغ اردو زبان علم اور تصوف کے مرکز خانقاہ کاظمیہ کے صاحب سجادہ شاہ عین الحید رقلندر ضیا میاں کی سرپرستی میں یہ انعقاد ان کے دل کے آپریشن سے صحتیاب ہونے کے موقع پر جشن کی صورت میں ہوا منعقد ہوی دبی میں جشن اردو کے بانی اور روح رواں فرحان واسطی کے اعزاز میں منعقد نشست کی نظامت شاعر حسن کاظمی نے کی جو خانقاہ سے روحانی طور پر وابستہ ہیں سارہ فاطمہ نے بتایا کہ اردو زبان شیریں کے تحت وہ اردو زبان سے ان لوگوں کو آشنا کرنے کی کوشش کر رہی ہیں جو اردو سے نابلد ہیں ان کی اس تحریک میں یہ بھی شامل ہے کہ درسگاہوں میں اردو شامل نصاب ہو اور اسے لازمی بنایا جائے فرحان واسطی نے بتایا کہ دبی میں اردو کے مشاعرے منعقد کر کے وہ اس کا پرچم بلند کر رہے ہیں اسکے ساتھ ہندی کا کوی سمیلن بھی شامل ہے انہوں نے اپنے بچوں کو بھی اردو پڑھوای کیونکہ ذاتی اور اجتماعی طور پر یہ عمل لازمی ہے علیگڑھ مسلم یونیورسٹی اولڈ بوایز ایسوی ایشن لکھنؤ کے صدر سید شعیب نے کہا کہ امید ہے روحانی فیضان کے ہوتے فروغ زبان اردو کی سعی میں اشراق کامرانی واضح ہے میزبان پروفیسر ذوالنورین حیدر نے مہمانوں کا استقبال کیا عینین حیدر نے کلام پاک کی ایک سورہ کی تلاوت کی شعرخوانی کے دور میں حسن کاظمی نے شعرا کا پر اثر تعارف کرایا انہوں نے اپنی اور سہیل کاکوروی کی غالب کی مشہور زمانہ زمین

بازیچہ اطفال ہے دنیا مرے آگے

پر پر سوز ترنم میں غزلیں پڑھیں

سہیل کاکوروی نے کہا کہ اردو زبان شیریں کا قیام خلوص نیت سے ہوا ہے اور اسمیں نمایاں کامیابی ملے گی ۔مخمور کاکوروی سہیل کاکوروی حسن کاظمی ذیشان نیازی سید اسد اختر مینا عرفان اختر کانپوری ناظم بریلوی سلیم چوہان نے کلام پڑھا۔مظہر حبیب علوی ثمین خان معراج حیدر سارہ فاطمہ انور حبیب علوی طاہرہ حسن فرحین اقبال عمرانہ عظمت نشاط آمنہ وغیرہ نے بھی اظہار خیال کیا۔شاہ عین الحید رقلندر نے فرمایا کہ ہمارے اجداد میں حضرت شاہ محمد کاظم قلندر اور شاہ تراب علی قلندر برج بھاشا میں کرشن بھکتی کے مستند شاعر ہوے شاہ تراب علی قلندر فارسی اور اردو کے صاحب دیوان شاعر تھے ان کا شمار اپنے دور کے اساتذہ میں ہوتا تھا اردو خیر سگالی کی زبان ہے اور خانقاہ کے بزرگوں نے اردو میں تصوف پر مایہ ناز کتابیں لکھیں منتسبین میں بھی معتبر اردو کے ادیب اور شاعر گزرے اور موجود ہیں۔

ریاستی درجہ بحال کرنا عوام پر احسان نہیں: عمر عبداللہ

سری نگر (یو این آئی) جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ نے واضح کیا ہے کہ ریاستی درجہ بحال کرنا عوام پر احسان نہیں بلکہ سپریم کورٹ کے سامنے دیا گیا وعدہ ہے، جسے اب عملی طور پر پورا کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ وسطی ضلع گاندربل میں نامہ نگاروں سے بات چیت کے دوران وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاستی درجہ ہمارے اوپر کوئی احسان نہیں بلکہ سپریم کورٹ کے سامنے وعدہ کیا گیا کہ جموں و کشمیر کو ریاستی واپس ملے گا، اور اب اس وعدے کو عملی جامہ پہنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ عمر عبداللہ نے لداخ کے عوام کے حوالے سے بھی بات کی اور کہا کہ ہمیشہ انہیں ہوش وحواس کے ساتھ فیصلے کرنے کی نصیحت کی گئی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ حقیقت یہی ہے کہ لداخ نے یوٹی (یونین ٹیریٹری) کا مطالبہ کیا اور مرکز نے اسے منظور کیا، تاہم اس عمل کے دوران انہیں کچھ نقصان بھی اٹھانا پڑا۔ وزیر اعلیٰ نے اس موقع پر یہ بھی کہا کہ جموں و کشمیر میں سیاسی، سماجی اور اقتصادی صورتحال کے حساس پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام فریقین کو تحمل اور سمجھداری کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔

’ہم حفاظت کرتے ہیں‘ یہ صرف ایک نعرہ نہیں بلکہ عہد

ہندوستانی کوسٹ گارڈ کو مستقبل کے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے روڈ میپ تیار کرنا چاہیے: راجناتھ

نئی دہلی، (یو این آئی) جنگ کی بدلتی ہوئی نوعیت اور نئی ٹیکنالوجی کے استعمال کا حوالہ دیتے ہوئے راج ناتھ سنگھ نے ہندوستانی کوسٹ گارڈ (آئی سی جی) سے کہا ہے کہ وہ مستقبل کے حوالے سے ایک روڈ میپ تیار کرے جو نئے چیلنجوں کی توقع رکھتا ہو، جدید ٹیکنالوجی کو مربوط کرتا ہو اور حکمت عملیوں کو اپناتا ہو پیر کو یہاں ہندوستانی کوسٹ گارڈ کے اعلیٰ کمانڈروں کی ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر سنگھ نے کہا کہ جنگوں کو اب مہینوں میں نہیں بلکہ گھنٹوں اور سیکنڈوں میں ماپا جاتا ہے، کیونکہ سیٹلائٹ، ڈرون اور سینسرز تنازعات کی نوعیت کو نئے سرے سے متعین کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تیاری، موافقت اور تیز ردعمل فورس کے نقطہ نظر کی بنیاد ہونا چاہیے۔ وزیر دفاع نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان کا 2047 تک ترقی یافتہ ملک بننے کا راستہ خوشحالی اور سلامتی کے دوستونوں پر منحصر ہے۔ انہوں نے آئی سی جی کے نعرے، ”ویام رکشم“ کا حوالہ دیا، جس کا مطلب ہے ’ہم حفاظت کرتے ہیں‘، صرف ایک نعرہ نہیں بلکہ ایک عہد ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”یہ عہد، جو ہر آئی سی جی کے اہلکاروں میں شامل ہے، اس بات کو یقینی بنائے گا کہ ہم ایک مضبوط، محفوظ اور خود انحصار ہندوستان کو آنے والی نسلوں کے حوالے کریں گے۔ وزیر دفاع نے اس بات پر زور دیا کہ سمندری خطرات تیزی سے ٹیکنالوجی پر مبنی اور کثیر جہتی ہوتے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسمگلنگ یا بحری قزاقی کے طریقے جو پہلے سمجھنا آسان تھے اب جی پی ای سپوفنگ، ریموٹ کنٹرول بوٹس، انکرپٹڈ کمیونیکیشنز، ڈرونز، سیٹلائٹ فونز اور یہاں تک کہ ڈارک ویب پر کام کرنے والے نیٹ ورکس کا استعمال کرتے ہوئے جدید ترین سرگرمیوں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔“ انہوں نے یہ بھی خبردار کیا کہ دہشت گرد تنظیمیں اپنی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کے لیے ڈیجیٹل میپنگ اور ریئل ٹائم انٹیلی جنس جیسے جدید آلات کا استعمال کرتی ہیں۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ ”روایتی طریقے اب کافی نہیں ہیں؛ ہمیں مصنوعی ذہانت، مشین لرننگ پر مبنی نگرانی، ڈرون، سائبر ڈیفنس سسٹم، اور خودکار ردعمل کے طریقہ کار کو اپنے سمندری سیکورٹی فریم ورک میں شامل کر کے مجرموں اور مخالفوں سے آگے رہنا چاہیے۔ وزیر دفاع نے خبردار کیا کہ سائبر اور الیکٹرانک جنگ اب فرضی خطرات نہیں بلکہ موجودہ حقائق ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کوئی ملک ہمارے نظام کو میزائلوں کے ذریعے نہیں بلکہ ہیکنگ، سائبر حملوں اور الیکٹرانک جیمنگ کے ذریعے خراب کرنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ آئی سی جی کو اپنی تربیت اور آلات کو مسلسل اپ گریڈ کرتے ہوئے ایسے خطرات کے خلاف دفاع کے لیے ڈھالنا چاہیے۔ خودکار نگرانی کے نیٹ ورکس اور مصنوعی ذہانت سے چلنے والے نظام ضروری ہیں تاکہ رسپونس کے اوقات کو سیکنڈوں تک کم کرنے اور پڑھنے کی رفتار کو 2/4 سیکنڈ تک کم کیا جا سکے۔

افسران دیانت داری سے خدمت کر کے قوم کو خوشحال بنا سکتے ہیں: مرمو

نئی دہلی، (یو این آئی) صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے افسران سے کہا کہ وہ محنت اور دیانت داری کے ساتھ کام کر کے ایک خوشحال، مضبوط اور جامع قوم کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ محترمہ مرمو نے کہا کہ افسران اپنی مخلصانہ کوششوں کے ذریعے یہ یقینی بنا سکتے ہیں کہ ہندوستان دنیا کے سامنے طاقت اور ترقی کا ایک نمونہ بنے۔ غور طلب ہے کہ ہندوستانی شماریاتی سروس، انڈین اسکل ڈیولپمنٹ سروس اور مرکزی انجینئرنگ سروس کے تربیتی افسران نے پیر کے روز یہاں راشٹرپتی بھون میں صدر جمہوریہ سے ملاقات کی۔ صدر نے ہندوستانی شماریاتی سروس کے افسران کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موثر پالیسی سازی اور اس پر عمل درآمد درست شماریاتی تجزیے پر منحصر ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اعداد و شمار پر مبنی دنیا میں شماریات کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے۔ صدر نے سرکاری اعداد و شمار کے جمع و تجزیہ میں شماریاتی افسران کے کلیدی کردار پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ ان کے کام میں مہارت نہایت اہمیت رکھتی ہے، جس کے ذریعے ملک کی بڑھتی ہوئی اعداد و شمار اور معلوماتی ضروریات کو پورا کیا جا سکتا ہے۔ صدر نے انڈین اسکل ڈیولپمنٹ سروس (آئی ایس ڈی ایس) کے افسران سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہنر اور علم کسی بھی ملک کی معاشی ترقی اور سماجی پیش رفت کے اصل محرک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ ممالک جن کے پاس اعلیٰ ہنرمند افرادی قوت ہے، وہ عالمی چیلنجز کا بہتر مقابلہ کر سکتے ہیں اور ترقی کے مختلف شعبوں میں ابھرتے مواقع سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جیسے جیسے ہندوستان ٹیکنالوجی پر مبنی ترقی کی راہ پر آگے بڑھ رہا ہے، یہ ضروری ہے کہ ہمارے نوجوان جدید ٹیکنیکل مہارتوں کو اپنائیں۔ صدر نے اعتماد ظاہر کیا کہ نوجوان آئی ایس ڈی ایس افسران ماہر منتظمین کے طور پر ایک مضبوط اور مستقبل کے لیے تیار افرادی قوت تیار کرنے میں اہم کردار ادا کریں گے۔ مرکزی انجینئرنگ سروس کے افسران سے خطاب کرتے ہوئے صدر نے کہا کہ انجینئر کسی بھی ملک کی تکنیکی ترقی اور معاشی فروغ میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے سی پی ڈبلیو ڈی جیسے اداروں پر زور دیا کہ وہ ان اقدامات کے لیے تکنیکی بنیاد فراہم کرنے میں پیش پیش رہیں۔ صدر نے کہا کہ یہ بھی ضروری ہے کہ ترقی پائیدار ہو۔ صدر نے افسران سے کہا کہ وہ نہ صرف پالیسی پر عمل درآمد میں بلکہ موثر فیڈ بیک کے ذریعے پالیسی سازی میں بھی اہم کردار ادا کریں۔ عوامی خدمت اور سب کی ترقی، خاص طور پر کمزور اور پسماندہ طبقات کے تئیں ان کی وابستگی ملک کی ترقی کی رفتار طے کرے گی۔ صدر نے کہا کہ محنت اور نیک نیتی کے ساتھ خدمت کر کے افسران ایک خوشحال، مضبوط اور جامع ملک کی تعمیر میں مددگار ہو سکتے ہیں۔

احمد نگر توہین رسالت پر مسلمانوں کے احتجاج پر پولیس کارروائی غلط: ابوعاصم اعظمی

ممبئی۔ مہاراشٹر سماجوادی پارٹی لیڈر و رکن اسمبلی ابوعاصم اعظمی نے احمد نگر اہلیہ نگر میں توہین رسالت پر مسلمانوں کے احتجاجی مظاہرہ پر پولیس کارروائی کو غلط قرار دیا ہے انہوں نے کہا کہ اہلیہ نگر میں جس طرح سے توہین رسالت کا ارتکاب کر کے آئی لو محمد زمین پر تحریر کر کے رنگولی بنائی گئی اور اس پر درگاڑوز کا انعقاد کیا گیا تھا ایسے میں مسلمانوں کا مشتعل ہونا فطری ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملہ میں پولیس نے میاں بیوی پر کیس درج کر لیا ہے لیکن احتجاجی مظاہرہ کرنے والے مسلمانوں پر ہی توڑ پھوڑ اور تشدد برپا کرنے کا کیس درج کر لیا گیا ہے ابوعاصم اعظمی نے کہا کہ آئی لو محمد کے نام پر ملک اور مہاراشٹر میں تشدد کی سازش کون کر رہا ہے اس کے پس پشت کیا محرکات کارفرما ہیں، اس کی بھی تفتیش ہونی چاہئے انہوں نے کہا کہ مسلمان آقائے نامدار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے اور ان کے نام کی بے حرمتی وہ قطعی برداشت نہیں کر سکتا۔ روز توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارتکاب ہوتا ہے اور مسلمان اگر اس پر احتجاج کرتا ہے تو اس پر ہی کارروائی ہوتی ہے اس پر ڈنڈے چلائے جاتے ہیں۔ ابوعاصم اعظمی نے کہا کہ آئی لو محمد کے نام پر فرقہ پرست عناصر ماحول خراب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور ہندوؤں اور مسلمانوں میں نفرت پیدا کر کے تشدد برپا کرنے کی سازش کر رہے ہیں کچھ فرقہ پرستوں نے تو اب آئی لو محمد بنام آئی لو مہادیو بھی شروع کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ احمد نگر اہلیہ نگر میں جس طرح سے حالات خراب ہوئے ہیں اس سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ شرپسند عناصر نے آئی لو محمد کے نام پر ریاست میں امن وامان خراب کرنے کی سازش رچی ہے۔

ہندوستان-بھوٹان کے درمیان تقریباً 4000 کروڑ روپے کے 2 ریل منصوبوں کو ملی منظوری

نئی دہلی۔ ہندوستان اور بھوٹان کے درمیان ریل رابطے کو مضبوطی فراہم کرنے کے لیے حکومت نے 2 بڑے منصوبے منظور کیے ہیں۔ ان پر کل 4033 کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ پہلا منصوبہ کوکراجھار (آسام) سے گیلیفو (بھوٹان) تک نئی ریل لائن بنانے کا ہے۔ اس کی لمبائی 69 کلومیٹر ہوگی اور اس پر 3456 کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ دوسرا منصوبہ بنرہاٹ (ہندوستان) سے سمتسے (بھوٹان) تک 20 کلومیٹر لمبی نئی ریل لائن بنانے کا ہے اس پر 577 کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ ان دونوں ریل لائنوں کی تعمیر سے ہندوستان-بھوٹان کے درمیان رابطہ مزید مضبوط ہوگا۔ ہندوستان-بھوٹان کے درمیان تجارت اور سیاحت کو نئی رفتار ملے گی اور سرحدی علاقوں کے لوگوں کو بھی بہت زیادہ فائدہ ہوگا۔ وزیر ریل اشونی ویشنو نے کہا کہ ہندوستان اور بھوٹان کے رشتے مسلسل مضبوط ہو رہے ہیں۔ ہندوستان، بھوٹان کا سب سے بڑا تجارتی شراکت دار ہے اور اس کی بین الاقوامی تجارت میں ہندوستانی بندرگاہ اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ بھوٹان کے سمتسے اور گیلیفو بڑے ایکسپورٹ-امپورٹ (ای ایکس آئی ایم) ہب ہیں، جو ہندوستان-بھوٹان کی تقریباً 700 کلومیٹر طویل سرحد کو جوڑتا ہے۔ ہندوستان نے بھروسہ دلایا ہے کہ بھوٹان کے ان اقتصادی مراکز کو بہتر رابطہ فراہم کرنے کے لیے ہر ممکن اقدامات کیے جائیں گے۔ اس سے دونوں ممالک کے درمیان تجارت اور لوگوں کی حمل ونقل کو مزید آسان بنایا جائے گا۔ وزیر ریل نے کہا کہ ہندوستان اور بھوٹان کو جوڑنے والی کوکراجھار (آسام) اور گیلیفو (بھوٹان) تک نئی ریل لائن بنانے کا کام شروع ہو رہا ہے۔ اس منصوبے پر تقریباً 3456 کروڑ روپے خرچ ہوں گے اور اسے مکمل ہونے میں 4 سال لگیں گے۔ روٹ کی لمبائی 69 کلومیٹر ہوگی، جو بھوٹان کے سرپانگ ضلع اور ہندوستان کے آسام کے کوکراجھار اور چرانگ ضلع تک ہوگی۔ کل 6 اسٹیشن ہوں گے اور اس کے درمیان 29 بڑے پل، 65 چھوٹے پل، 2 اہم برج، 2 وائڈکٹ (لمبا اونچا پل)، 39 روبس (ریلوے انڈر برج)، 1 روبس (ریلوے اوور برج) اور 2 گڈس شیڈ (سامان کی لوڈنگ پوائنٹس) ہوں گے۔

کرور بھگدڑ: پولیس نے اموات کے لیے ’ٹی وی کے‘ سربراہ کو ٹھہرایا ذمہ دار

چنئی (ایجنسی) تمل ناڈو کے کرور میں 27 ستمبر کی رات اداکار سے لیڈر بنے وجے کی ریلی میں ہوئی بھگدڑ کے معاملہ میں ایف آئی آر درج کر لی گئی ہے۔ اس بھگدڑ میں 41 لوگوں کی موت ہو گئی جبکہ تقریباً 80 لوگ زخمی ہو گئے۔ ایف آئی آر میں ’ٹی وی کے‘ سربراہ وجے اور ان کی پارٹی کے دیگر 3 لیڈران کو اس حادثے کے لیے ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے۔ پولیس نے ’ٹی وی کے‘ کے ضلع سکریٹری متھیاجھگن، ریاستی جنرل سکریٹری بوشی آنند اور ریاستی جوائنٹ سکریٹری سی ٹی آر نرل کمار کے خلاف بی این ایس کی دفعات 105، 110، 125 (بی)، 223 اور تمل ناڈو پبلک پراپرٹی ایکٹ کی دفعہ 3 کے تحت معاملہ درج کیا ہے۔ ہندی نیوز پورٹل ’آج تک‘ نے اپنی ایک رپورٹ میں دعویٰ کیا ہے کہ وجے کی ریلی کے لیے 11 شرطیں طے کی گئی تھیں اور سیکورٹی و ٹریفک نظام کے لیے 500 پولیس اہلکاروں کو تعینات کیا گیا تھا۔ ایف آئی آر میں کہا گیا ہے کہ میڈیا میں وجے کے دوپہر 12 بجے ریلی میں آنے کے اعلان کے بعد جلسہ گاہ پر صبح تقریباً 10 بجے بھیڑ اکٹھی ہونی شروع ہو گئی تھی۔ متھیاجھگن نے 10 ہزار لوگوں کی بھیڑ کے لیے اجازت طلب کی تھی لیکن چھوٹی سی جگہ میں 25 ہزار سے زائد لوگ جمع ہو گئے تھے۔ ایف آئی آر کے مطابق وجے شام 4:45 بجے کرور ضلع کی سرحد پر پہنچ گئے تھے، لیکن ریلی کے مقام پر آنے میں جان بوجھ کر تاخیر کی اور بغیر اجازت روڈ شو کیا۔ انتظامیہ کی جانب سے ریلی کے لیے طے کی گئی شرطوں پر عمل نہیں کیا گیا، جس کی وجہ سے عوام اور پولیس کو ٹریفک مینجمنٹ میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ شام 7 بجے وجے کی بس ویلوچامی پورم پہنچ گئی تھی، لیکن پھر بھی ریلی میں آنے میں قصداً تاخیر سے لوگوں کی بھاری بھیڑ جمع ہو گئی۔ ایف آئی آر میں کہا گیا ہے کہ پولیس افسران نے متھیاجھگن، بوشی آنند اور سی ٹی آر نرل کو وارننگ دی تھی کہ بھیڑ کی وجہ سے حالات بے قابو ہو رہے ہیں جس سے دم گھٹنے اور جسمانی نقصان کا خطرہ ہے۔

منی پور میں سیکورٹی فورسز نے مختلف کارروائیوں میں چار افراد کو گرفتار کیا

امپھال،، (یو این آئی) منی پور پولیس اور سیکورٹی فورسز نے مشرقی امپھال اور مغربی امپھال اضلاع کے مختلف علاقوں میں چار افراد کو گرفتار کیا اور ان کے پاس سے ہتھیار، گولہ بارود اور دیگر اشیاء برآمد کیں۔ ایک افسر نے یہ اطلاع دیتے ہوئے بتایا کہ اتوار کو امپھال مشرقی ضلع کے سگولمنگ تھانہ علاقے میں ایک شخص کو اس کے گھر سے گرفتار کیا گیا اور اس کے پاس سے ایک موبائل فون، ایک سلنگ بیگ اور ایک والٹ ضبط کیا جس میں ایک آدھار کارڈ اور 70 روپے تھے۔ ایک اور شخص کو ہینگانگ پولیس اسٹیشن کے تحت خیسوئی کونگبامپن سے گرفتار کیا گیا، جب کہ ایک تیسرے شخص کو لام لائی پولیس اسٹیشن کے علاقے کے تحت نیپیٹ پلی ممنگ لیکائی سے گرفتار کیا گیا۔ امپھال مغربی ضلع میں، لاماسانگ تھانہ علاقے کے تحت فائینگ چینگ کھنو سے ایک شخص کو گرفتار کیا گیا۔ جس کے پاس سے ایک ڈبل بیرل رائفل برآمد ہوئی نیز سم کارڈ اور آدھار کارڈ کے ساتھ ایک موبائل فون بھی ضبط کر لیا گیا۔ دریں اثنا، امپھال ویسٹ کے پٹسوئی تھانے کے علاقے میں سنگائیتھل لونگا کوئرنگ کراسنگ پر ایک اور کارروائی میں، سیکورٹی فورسز نے چار سنگل بیرل بندوقیں، ایک موڈیفائیڈ اسنائپر رائفل، ایک 9 ایم ایم پستول، پانچ مختلف میگزین، اور گولہ بارود کا ایک ذخیرہ برآمد کیا۔ ضبط کی گئی اشیاء میں تین دستی بم اور تین ڈیٹونیٹرز شامل ہیں۔

جے رام رمیش نے بہار انتخابات کو لیکر این ڈی اے پر سخت حملہ کیا

پٹنہ، (یو این آئی) کانگریس جنرل سکریٹری اور پارٹی کے سینئر لیڈر جے رام رمیش نے پیر کو بہار اسمبلی انتخابات کو لے کر قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) پر سخت حملہ کیا۔ اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ”ایکس“ پر ایک پیغام شیئر کرتے ہوئے انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ پر جمہوریت کو کمزور کرنے کا الزام لگایا۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری رمیش نے لکھا کہ ’تعلیم میں وی سی کا مطلب ہے وائس چانسلر، اسٹارٹ اپ کی دنیا میں اس کا مطلب وینچر کیپٹل، فوج میں وی سی کا مطلب ویر چکر ہے۔ لیکن اب، ہماری سیاست میں ایک نیا وی سی آ گیا ہے۔ ووٹ چوری۔ اور اس کے ماسٹر مائنڈ نے بہار میں پہلے ہی اپنے مقصد کا انکشاف کر دیا ہے۔‘ انہوں نے مزید کہا کہ مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ کا یہ دعویٰ کہ این ڈی اے بہار میں 243 میں سے 160 سے زیادہ سیٹیں جیت لے گی، یہ ”ووٹ چوری“ اسکیم کا اشارہ ہے۔ مسٹر رمیش نے الزام لگایا ہے کہ این ڈی اے ’وی سی (ووٹ چوری)‘ اور ’وی آر (ووٹ ریوڑی)‘ کے امتزاج کے ذریعہ انتخابات جیتنے کی کوشش کر رہی ہے۔ کانگریس لیڈر مسٹر رمیش نے یقین ظاہر کیا کہ بہار کے سیاسی طور پر باشعور عوام ان ہتھکنڈوں کو ناکام بنا دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں عظیم اتحاد کی جیت یقینی ہے، اور اس کا پہلا جھٹکا دہلی میں لگے گا۔ قابل ذکر ہے کہ اپوزیشن امت شاہ کی 160 سے زیادہ سیٹوں کی حالیہ پیشین گوئی کو ”سرکاری مشینری کے غلط استعمال کی علامت“ قرار دے رہی ہے۔

ملک سے نفرت، اشتعال انگیزی اور سماج کو تقسیم کرنے کے ماحول کو ختم کئے بغیر ہندوستان ترقی یافتہ ملک نہیں بن سکتا: طارق انور

نئی دہلی۔ آل انڈیا قومی تنظیم کے صدر اور کٹیہار سے لوک سبھا کے رکن طارق انور نے ملک میں موجود تقسیم اور نفرت کے ماحول پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ملک سے نفرت، اشتعال انگیزی اور سماج کو تقسیم کرنے کے ماحول کو ختم کئے بغیر ہندوستان ترقی یافتہ ملک نہیں بن سکتا یہ بات انہوں نے آل انڈیا قومی تنظیم کے سنٹرل آفس کا افتتاح کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہندوستان کو وشوگرو بنانا ہے تو متحد ہو کر کوشش کرنی ہوگی اور ملک سے نفرت کے ماحول کو ختم کرنا ہوگا ورنہ ہمارا ملک بہت پیچھے چلا جائے گا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ نفرت کو بڑھاوا دینے میں حکومت کا بھی حصہ ہے اور حکومت ملک سے نفرت ختم کرنے کے بجائے بڑھاوا دینے کی کوشش کرتی نظر آ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری کوشش ہونی چاہئے کہ ایسی ذہنیت کو بدلنے کی کوشش کریں۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ملک کے موجودہ ماحول میں کام کرنا بہت مشکل ہو گیا ہے، ہر طرف نفرت کو ہوا دی جا رہی ہے، ذات پات، مذہب اور علاقے کے نام پر سماج کو بانٹنے کا کام کیا جا رہا ہے لیکن قومی تنظیم اور اس کے عہدیداران اس ماحول میں بھی کام کریں گے۔ مسٹر طارق انور نے کہا کہ قومی تنظیم اپنی حیثیت کے مطابق کام کرے گی اور لوگوں سے ملاقات کر کے نفرت کے ماحول کو ختم کرنے کی کوشش کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ قومی تنظیم کی شاخ ہر ریاست میں ہے اور ریاستوں میں موجود شاخوں کی ذمہ داری ہے کہ عوام کے درمیان جائیں اور قومی یکجہتی کے فروغ کے لئے کام کریں کیوں کہ قومی تنظیم کے مقاصد میں سے اہم مقصد قومی یکجہتی کا فروغ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک دن بہ دن فرقہ پرستی کی دلدل میں پھنستا چلا جا رہا ہے اور اس سے بچنے کے لئے سب کو ساتھ آنا ہوگا ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ فرقہ پرستی خواہ اقلیت کی ہو یا اکثریت کی دونوں ہی خطرناک اور ملک کے لئے نقصان دہ ہے۔ قبل ازیں آل انڈیا قومی تنظیم کے نائب صدر پدم شری پروفیسر اختر الواسع نے قومی تنظیم کا تعارف اور خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ قومی تنظیم ہر موقع پر رہنمائی کا کام کرتی رہی ہے اور نوجوانوں کے لئے ایک پلیٹ فارم مہیا کیا ہے۔ آل انڈیا قومی تنظیم کے جنرل سکریٹری، کانگریس کے فعال نوجوان لیڈر، دہلی پردیش کانگریس کمیٹی کے سوشل میڈیا کے سابق چیرمین اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی (او بی سی شعبہ) کے سوشل میڈیا کوآرڈی نیٹر محمد ہدایت اللہ نے کہا کہ قومی تنظیم ملک کے نوجوانوں کے لئے بہترین رہنمائی کا کام کرے گی۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کے مسائل کو اٹھانے میں ہمیشہ پیش پیش رہے گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ملک کے موجودہ حالات میں درپیش مسائل کا ہمیں متحد ہو کر سامنا کرنا ہوگا۔

ہندی والوں نے منٹو کو طوائف اور جنس کا افسانہ نگار بنا کر پیش کیا: پروفیسر خالد اشرف

اردو اکادمی، دھلی کا مقبول ترین پروگرام ’نئے پرانے چراغ‘ کا چوتھا دن

نئی دہلی۔ اردو اکادمی دہلی کا مقبول ترین پروگرام ’نئے پرانے چراغ‘ کے جلسوں میں روزانہ تنقیدی و تخلیقی تحریروں سے وقت حاضر کا اردو ادب اپنی رفتار کو امتیاز اور ادبی دنیا میں ایک منفرد شناخت قائم کر رہا ہے۔ نئے لکھنے والے اور پرانے تخلیق کار اس ادبی اجتماع میں شریک ہو کر ادبی سرگرمیوں کو جلا بخش کر رہے ہیں۔ اس ادبی اجتماع کے چوتھے روز صبح تحقیقی و تنقیدی اجلاس پروفیسر خالد اشرف، ڈاکٹر ریاض عمر اور ڈاکٹر شاہ عالم کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی نظامت ڈاکٹر امیر حمزہ نے کی۔

اس اجلاس میں کل دس مقالات پیش کیے گئے۔ غلام علی نے ”وجاہت علی سندیلوی کی غالب شناسی، جمیل سرور نے ”شرحیات ایک تاریخی جائزہ“ تحمیدہ اختر نے ”سریندر پرکاش کا افسانہ ’باز گوئی‘ کے چند معروضات“، شاہنواز انصاری نے ”علامہ اقبال اور ن م راشد: تسلسل کی نفی سے تخلیقی تجدید تک“، انارہ بیگم نے ’صادقہ نواب سحر کے افسانوں میں عصری حسیت“، محمودہ نے ”جدید خواتین افسانہ نگاروں کے یہاں تانیثی فکر کا جائزہ“، محمد اجمل حسین نے ”شانتی رنجن بھٹا چاریہ کی علمی و ادبی خدمات“، حفیظ الرحمن نے ’افسانے کی جمالیات“ اور ناصر حسین نے ”کلیم عاجز کی شاعری میں بحور کا تجزیاتی مطالعہ“ کے عنوانات سے مقالات پیش کیے۔ مقالات کے درمیان ناظم اجلاس نے اعلان کیا کے جو حضرات مقالوں پر سوالات کریں گے انھیں اپنی جانب سے کچھ عطا کریں گے تو سوالات کا سیشن بھی قائم ہوا جس پر سوال کرنے والے اور جواب دینے والے دونوں کے لیے اعلان کیا گیا کہ وہ اکادمی کا کوئی بھی مونوگراف خرید سکتے ہیں۔

ڈاکٹر شاہ عالم نے تمام مقالات پر گفتگو کرتے ہوئے انہیں مبارکباد پیش کی اور کہا کہ جب بھی کوئی مقالہ پیش کریں تو کسی خاص پہلو پر مرکوز رہ کر اپنے معروضات کو پیش کرنے کی کوشش کریں۔ زبان کو کوئی کسی ایک پیرائے یا اسلوب میں قید نہیں کر سکتا ہے یہ وقت کے ساتھ بدلتی رہتی ہے۔ زبان و لہجہ سبھی کچھ بدلتا ہے اس میں تبدیلی فطری ہے لیکن لفظوں کی ساخت کبھی نہیں بدلتی ہے، ہاں جملے بدلتے رہتے ہیں۔ اس پر ہم سبھی کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر خالد اشرف نے کہا کہ اب یہ کمزوری عام ہو گئی ہے کہ اساتذہ نے طلبہ کو وقت دینا بند کر دیا ہے ایسے میں ہم خود ہی اپنی زبان و ثقافت کو برباد کر رہے ہیں کیونکہ ہم اپنے فرائض کو انجام نہیں دے رہے ہیں۔ ایک مقالہ پر گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جب بھی ہم کسی کا تقابل کریں تو اس میں کسی پہلو کا قدر مشترک ہونا ضروری ہے پھر ہم اس کا تقابلی مطالعہ پیش کریں۔ منٹو کے حوالے سے کہا کہ منٹو نے تقریباً تین سو کے قریب افسانے لکھے ہیں لیکن مشکل سے ان کے دس افسانوں میں ہی طوائف ملیں گی، اس کام کو ہندی پبلشروں نے کیا کہ منٹو کو طوائف اور جنس کا افسانہ نگار بنا کر پیش کیا۔ بعد میں یہی کام اردو کے قدآور افراد نے کیا۔ انھوں نے منٹو کو جنس اور میر کو زبان تک محدود رکھا۔ ڈاکٹر ریاض عمر اپنی صدارتی تقریر میں تانیثی نظریہ پر گفتگو کرتے ہوئے کہا اس نظریے کے حامل افراد مضبوط خواتین کو کیوں نہیں پیش کرتے ہیں۔ ہر معاملے میں خواتین مرد سے زیادہ طاقتور واقع ہوئی ہیں خواہ سیاست ہو یا سلطنت۔ اس ضمن میں انھوں نے کئی مثالیں بھی پیش کیں۔ مزید کہا کہ یہ فطرت کی بات ہے کہ فطرت نے عورت کو جسمانی طور پر نرم بنایا ہے کمزور نہیں۔ اس کے بعد انھوں نے قدیم دہلی کے حوالے سے کئی واقعات بھی پیش کیے۔ ظہرانے کے بعد تخلیقی اجلاس منعقد ہوا، جس کی صدارت پروفیسر خالد علوی، ڈاکٹر شہریار اور لئیق رضوی نے کی اور نظامت کی ذمہ داری شہباز ریحان نے کی۔

بزم ارمغان ادب امبیڈکر نگر کا آن لائن نعتیہ طرحی مشاعرہ کا انعقاد

ممبئی: بزم ارمغان ادب امبیڈکر نگر کا 55واں آن لائن نعتیہ طرحی مشاعرہ گزشتہ شب منعقد ہوا۔ جس کا مصرع طرح تھا یہ ہی آقا کے پیار کے جلوے۔ جس میں ملک کے مشہور و معروف شعراء کرام نے اپنا کلام پیش کیا۔ مشاعرے کی صدارت ظفر فیض آبادی صاحب اور نظامت کے فرائض طارق مصطفیٰ نے بحسن وخوبی انجام دیا۔ مہمانان خصوصی اسلم سکندر پوری اور احمد سکندر پوری قابل ذکر ہیں۔ مشاعرہ کا آغاز فیصل قادری گنوری کے نعت پاک سے ہوا۔ مشاعرے میں شامل شعرائے کرام کے کچھ منتخب اشعار پیش خدمت ہے۔

ذرے ذرے میں جگمگاتے ہیں
حسن پروردگار کے جلوے
اشہر حمیدی التفات گنجوی

تھا جمال نبی خیالوں میں
دل نے دیکھے بہار کے جلوے
ظفر فیض آبادی

اب بھی ہیں دین کی فصیلوں پر
ضو فشاں چار یار کے جلوے
خالد اعظم ٹانڈوی

اہل دل دیکھتے ہیں کعبے میں
شاہ دیں گے دیار کے جلوے
رونق سلطان پوری

ہر طرف ہیں وجود سے ان کے
رحمت کردگار کے جلوے
ظہیر حسن اکبر پوری

دو جہاں میں کہاں نہیں موجود
خلق کے تاجدار کے جلوے
رئیس احمد رئیس بریلوی

دل مچلتا ہے در پہ جانے کو
کیا ہیں ان کے دیار کے جلوے
نور سلطان پوری

دونوں عالم میں حکمرانی ہے
یہ ہیں آقا کے پیار کے جلوے
ڈاکٹر کاظم رضا زیدی

چل کے طیبہ میں دیکھ لو توفیق
کیا ہیں لیل ونہار کے جلوے
توفیق فاخری جلال پوری

بزم کونین میں نمایاں ہیں
اک اسی نامدار کے جلوے
احمد سکندر پوری

علاوہ ازیں فیصل قادری گنوری، آصف علی قادری گنوری، وغیرہ کے کلام بھی پیش کئے گئے اور داد وتحسین سے نوازا گیا۔ مشاعرہ میں ان تمام شعراء کرام نے اپنے مخصوص انداز میں کلام پیش کئے جسے خوب داد وتحسین سے نوازا گیا بعد ازاں صدر مشاعرہ ظفر فیض آبادی نے اپنی مختصر وجامع خطبۂ صدارت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کہا کہ صرف پیارے رسول کے حالات زندگی پڑھ لینا کافی ہے۔ زندگی کو سنوارنے کے لئے اس سے بہتر کچھ نہیں۔ اسلام ہی دنیا کا اکلوتا مذہب ہے جس نے تعلیم پہ زور دیا۔ بزم کے اراکین و شعراء کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے دعاؤں سے نوازا۔ اخیر میں بزم کے روح رواں نگراں و ایڈمن اشہر حمیدی و خالد اعظم کے رسم شکریہ پر مشاعرے کا اختتام ہوا۔ یہ اطلاع بزم ارمغان ادب کے رکن توفیق فاخری جلال پوری نے دی۔

باطل فرقوں کی چالوں سے بچتے ہوئے سیرت النبیؐ کو اپنا رہنما بنائیں: مفتی محمد حسان قاسمی

کانپور: سیرت النبیؐ پر چلنے والوں کی زندگی محبت، بھائی چارے، انصاف اور پاکیزگی سے معمور ہوتی ہے۔ وہ دنیاوی حرص و ہوس سے بچتے ہیں اور آخرت کی کامیابی کے طلبگار بنتے ہیں۔ ایسے لوگ دوسروں کے لئے راحت اور سکون کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ ان کی عبادات، معاملات اور اخلاق میں وہ روشنی جھلکتی ہے جو نبی کریمؐ نے ہمیں سکھائی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی زندگی نہ صرف ان کے لیے بلکہ معاشرے کے لئے بھی بہار کا منظر پیش کرتی ہے۔ اس کے برعکس جو لوگ باطل فرقوں کے چکر میں پڑ جاتے ہیں، وہ اپنی اصل منزل کھو بیٹھتے ہیں۔ یہ فرقے انہیں حق سے دور کر کے شک و شبہات، خود غرضی اور فساد کے اندھیروں میں دھکیل دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ان کی زندگی سکون و اطمینان سے محروم ہو جاتی ہے اور وہ دنیا و آخرت دونوں میں خسارہ اٹھاتے ہیں۔ باطل فرقے وقتی طور پر دلکش نعرے اور سہولتیں دکھا کر لوگوں کو اپنی طرف بلاتے ہیں، مگر حقیقت میں وہ ایمان کو کمزور اور اتحاد کو پارہ پارہ کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگ قرآن و سنت کے بجائے اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں اور اپنے ماننے والوں کو بھی گمراہی کی راہ پر لے جاتے ہیں۔ لہٰذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنی زندگی کو آقا کریم تاجدار مدینہ سرور انبیاء حضرت محمدؐ کے سانچے میں ڈھالے اور قرآن و سنت کو مضبوطی سے تھامے، یہی راستہ ہے جو ہمیں بہاروں بھری زندگی عطا کرتا ہے اور باطل کے خسارے سے محفوظ رکھتا ہے۔ یہ بھی جان لیں کہ باطل فرقوں نے نوجوان نسل پر گہرے اور منفی اثرات ڈالے ہیں، اور یہ اثرات مختلف پہلوؤں سے ظاہر ہوتے ہیں جیسے نوجوانوں کے دلوں میں شک و شبہات پیدا کئے جا رہے ہیں، جس کی وجہ سے وہ دین کی بنیادی سچائیوں پر ڈگمگا جاتے ہیں، نوجوان ایک دوسرے کے مخالف گروہوں میں بٹتے جا رہے ہیں، فرقہ واریت نے ان کے درمیان محبت اور بھائی چارے کو کمزور کر دیا ہے۔ باطل فرقے نوجوانوں کو صحیح دینی تعلیم سے دور کر کے اپنے مخصوص نظریات میں الجھا دیتے ہیں، جس سے قرآن و سنت کا صحیح فہم ختم ہوتا جا رہا ہے۔ جب نوجوان حق سے بھٹکتے ہیں تو ان کی زندگی سے صبر، عدل، عفت اور نیکی کے بجائے نفرت، جھوٹ اور خود غرضی جنم لیتی ہے۔ فرقہ واریت نے تعلیمی اداروں، گھروں اور معاشرتی زندگی میں فساد کو جنم دیا ہے، جس سے نوجوان اپنی صلاحیتوں کو مثبت سمت میں استعمال کرنے کے بجائے باطل بحثوں اور جھگڑوں میں ضائع کر رہے ہیں، لہٰذا ایسا نہ کر کے قرآن و سنت کی روشنی میں اپنی زندگی گزاریں اور باطل فرقوں کی چالوں سے بچتے ہوئے سیرت النبیؐ کو اپنا رہنما بنائیں۔ مذکورہ خطاب مفتی محمد حسان قاسمی استاذ مدرسہ جامع العلوم جامع مسجد پٹکا پور کانپور نے مجلس تحفظ ختم نبوت و شہری جمعیۃ علماء کانپور کے زیر اہتمام وزیر سرپرستی قاضیٔ شہر کانپور الحاج حافظ وقاری عبدالقدوس ہادی صدر مجلس تحفظ ختم نبوت و نائب صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش منائے جارہے سیرت النبی و تحفظ ختم نبوت کے تیس روزہ پروگراموں میں سے ایک منعقدہ پروگرام بمقام چھوٹی مسجد پرم پوروہ کانپور میں کیا۔ اس موقع پر مفتی واصف قاسمی نے اپنے خطاب میں کہا کہ فرقہ باطلہ کے سرگرم رہنے سے بڑا نقصان یہ ہے کہ نوجوان نسل اپنی اصل منزل یعنی رضائے الٰہی اور نجات آخرت سے دور ہو رہی ہے۔ کامیابی صرف اسی میں ہے کہ نوجوان اپنے ایمان کو مضبوط کریں۔ پروگرام کی نگرانی مولانا عبدالاول جامعی نے تو صدارت مولانا محمد فرید صاحب امام چھوٹی مسجد پرم پوروہ کانپور نے کی۔ اس موقع پر مولانا ابوبکر ہادی قاسمی کے علاوہ کثیر تعداد میں عامۃ المسلمین موجود رہے۔

اے ایم یو میں ہفت روزہ سیرۃ النبیؐ پروگرام کے مختلف مقابلوں میں علی گڑھ کے اسکولوں کے طلبہ کو شرکت کی دعوت

علی گڑھ، 29 ستمبر: سیرت کمیٹی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے زیر اہتمام 24 تا 29 / اکتوبر سیرۃ النبیؐ ہفت روزہ پروگرام کا انعقاد کیا جا رہا ہے، جس میں درجہ اول تا درجہ 8 اور درجہ 9 تا 12 کے طلبہ و طالبات کے لئے قرأت، نعت خوانی، تقریری، تحریری اور سیرت کوئز کے مسابقے ہوں گے۔ سیرت کمیٹی کے کنوینر پروفیسر محمد راشد نے بتایا کہ اس میں شرکت کے لئے علی گڑھ کے اسکول 3 / اکتوبر 2025ء تک ہر پروگرام اور ہر سطح پر دو دو طلبہ کے نام اسکول لیٹر پیڈ پر پرنسپل کے دستخط کے ساتھ شعبۂ سنی دینیات کے دفتر میں جمع کرادیں۔ انھوں نے کہا کہ متعینہ تاریخ کے بعد کوئی رجسٹریشن نہیں ہوگا۔

بریلی تنازعہ: مولانا توقیر رضا کے قریبی ساتھی حراست میں

بریلی: 29 ستمبر (پی این ایس) بریلی پولیس نے پیر کو اتحاد ملت کونسل کے صدر توقیر رضا کے ایک قریبی ساتھی کو حراست میں لے لیا۔ پولیس کے ایک سینئر افسر نے بتایا کہ یہاں جاری 'آئی لو محمد' مہم کے دوران جمعہ کو بھڑکی ہوئی ہنگامہ آرائی کے سلسلے میں ندیم نامی شخص کو حراست میں لیا گیا ہے۔ بریلی کے سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوراگ آریہ نے بتایا کہ ندیم سے حراست میں پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ واقعہ اچانک نہیں ہوا، بلکہ پہلے سے منصوبہ بند تھا۔ بریلی میں جمعہ کی نماز کے بعد مختلف علاقوں میں "آئی لو محمد" لکھے پوسٹر اور بینرز لے کر مسلم کمیونٹی کے سیکڑوں افراد سڑکوں پر نکل آئے۔ اس دوران خلیل اسکول کے نزدیک کچھ شرارتی عناصر نے توڑ پھوڑ کی اور پولیس نے صورتحال پر قابو پانے کے لیے لاٹھیاں استعمال کیں۔ بعد میں اس معاملے میں مولانا طارق رضا سمیت کئی افراد کو اس فساد کے ذمہ دار قرار دیتے ہوئے گرفتار کیا گیا۔ اس دوران افسران نے کہا کہ جانچ سے پتہ چلا کہ ندیم نے مبینہ طور پر ان واقعات کی منصوبہ بندی کی اور اس نے واٹس ایپ کے ذریعے 55 منتخب افراد کو کال کی، جنہوں نے تقریباً 1,600 افراد کی بھیڑ جمع کی۔ افسر نے مزید کہا کہ ہنگامے کے پیچھے سازش مبینہ طور پر سی اے اے (شہریت ترمیمی قانون) اور این آر سی (قومی شہری رجسٹر) کے خلاف مظاہروں کی طرز پر تیار کی گئی تھی، جس میں نابالغوں کو بھیڑ میں سب سے آگے رکھنے کا منصوبہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ ندیم اور اس کے ساتھی مبینہ طور پر خلیل اسکول چوراہے اور شیم گنج علاقے سمیت اہم مقامات پر فساد بھڑکانے کے لیے سرگرم تھے۔ پولیس افسران نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ ندیم نے جمعہ کی نماز کے بعد خان کی تجویز کردہ مظاہرے کے بارے میں شروع میں افسران کو گمراہ کیا تھا۔ جمعرات کی رات، وہ مبینہ طور پر اپنے ساتھیوں نفیس اور لیاقت کے ساتھ پولیس کے پاس گیا اور انہیں یقین دہانی کرائی کہ جمعہ کو کوئی مظاہرہ نہیں ہوگا۔ تاہم، ایک افسر نے بتایا کہ اس رات ندیم نے پولیس کو جو خط دیا وہ بعد میں جعلی پایا گیا۔ پولیس کے مطابق، ہنگامہ بھڑکانے، فساد کرنے، پتھراؤ کرنے اور مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے جیسے جرائم کے تحت مولانا طارق رضا سمیت 180 نامزد اور 2,500 نامعلوم ہنگامہ آرائی کرنے والوں کے خلاف 10 ایف آئی آر درج کی گئی ہیں۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے قانون و انتظامیہ کو بگاڑنے کی کسی بھی کوشش کے خلاف سخت کارروائی کی وارننگ دی ہے۔ اسی دوران بریلی اور آس پاس کے اضلاع میں سیکیورٹی سخت کر دی گئی ہے اور حساس علاقوں میں بھاری پولیس اور نیم فوجی دستے تعینات کیے گئے ہیں۔ مقامی لوگوں کے مطابق، سوموار کو بھی موبائل اور انٹرنیٹ خدمات معطل رہی۔

مُضطر خیرآبادی اور نروتم داس کی یاد میں مشاعرہ اور کوی سمّیلن

سیتاپور: روبہ رو فاؤنڈیشن سیتاپور یونٹ کے زیر اہتمام ایک مشاعرہ اور کوی سمّیلن مقامی پالکی گیسٹ ہاؤس میں بیادِ مُضطر خیرآبادی اور نروتم داس کے عنوان سے ہوا۔ مشاعرے کی صدارت شاعر ارشاد راہی نے کی۔ جبکہ نظامت کے فرائض ڈاکٹر تنویر اقبال نے انجام دیے۔ ممبئی میں مقیم شاعر و گیت کار احمد وصی صاحب بطور مہمانِ خصوصی شریک ہوئے۔ مُضطر خیرآبادی اپنے وقت کے باکمال اُستاد شاعر تھے۔ وہ ترقی پسند تحریک کے نمائندہ شاعر جاں نثار اختر کے والد اور شاعر گیت کار جاوید اختر کے دادا تھے۔ مشاعرے میں جن شعراء نے اپنا کلام پیش کیا۔ اُن میں ارشاد راہی، احمد وصی، اقبال اکرم، ڈاکٹر امتیاز سمر، ڈاکٹر تنویر اقبال، منظر یٰسین، ندیم سیتاپوری، یٰسین ابنِ عمر، ریاض سیتاپوری، کوثر سیتاپوری، وویک مسرا، حسن انصاری، رئیس صدیقی، کلیم خان، زبیر بسوانی، کے نام قابل ذکر ہیں۔ پروگرام میں جن کویوں نے کویتائیں پیش کی اُن میں ڈاکٹر سودھا مشرا، وویک مشرا، راجندر چکر، رامداس، ڈاکٹر سیما شریواستو، مہیش استھانہ، گوپال ٹھاپاکا، ڈاکٹر سبحان خان شاد بلرامپوری، آلوک روات آہت لکھنوی، سراج علی سراج لکھنوی، کے نام خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ پروگرام کے کنوینر اور سیتاپور یونٹ کے صدر مزاحیہ شاعر ندیم سیتاپوری نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

جنتا انٹر کالج دیوبند میں میٹنگ کا انعقاد: تین رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی

دیوبند: 29/ستمبر (فیروز خان) ڈسٹرکٹ اسکول انسپکٹر کی جانب سے کے ایل جنتا انٹر کالج دیوبند کی کالج انتظامیہ کمیٹی کا الیکشن منسوخ کرنے کے بعد جنتا انٹر کالج میں ایک میٹنگ کا انعقاد کیا گیا جس میں کالج میں مینجنگ کمیٹی کے انتخابات ہونے تک کالج کے کام کاج کو بلا تعطل چلانے کے لئے متفقہ طور پر تین رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی ساتھ ہی کالج مینجنگ کمیٹی کے انتخاب پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ کالج کے احاطے میں سیٹھ کلدیپ کمار کی صدارت میں منعقدہ میٹنگ میں کالج کے سابق منیجر کے ذریعہ کئے گئے غیر قانونی اقدامات کی مذمت کی گئی اور مینجنگ کمیٹی کی میعاد ختم ہونے کے بعد متفقہ طور پر کالج کے نظم کے لئے تین رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ کمیٹی میں سیٹھ کلدیپ کمار، راجکمار اور اروند کمار شامل ہیں۔ یہ کمیٹی نئی مینجنگ کمیٹی کے انتخاب تک انتظامی، مالیاتی اور دیگر کاموں کو سنبھالے گی۔ اس موقع پر دیوی دیال شرما، سدھیر تیاگی، راجن چھابڑا، پرمود گپتا، شیامویر تیاگی، دھرم ویر تیاگی، جگدیش بنسل، سنجیو بنسل، راجکمار، اور سنجے کمار موجود تھے۔

اے ایم یو کے مرکز تحقیقات فارسی کی جانب سے مولانا جلال الدین رومی کے یوم ولادت پر 'روزِ رومی' کا اہتمام

علی گڑھ، 29 ستمبر: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے انسٹی ٹیوٹ آف پرشین ریسرچ کے زیر اہتمام ایران کے مشہور صوفی شاعر مولانا جلال الدین محمد رومی معروف بہ مولانا روم کے یوم ولادت کے موقع پر 'روزِ رومی' (رومی ڈے) منایا گیا۔ آرٹس فیکلٹی لاؤنج میں منعقدہ جلسہ کا افتتاح اے ایم یو وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے کیا۔ مقرر خصوصی اردو کے مشہور اسکالر پروفیسر قاضی جمال حسین تھے۔ مرکز تحقیقات فارسی کی بنیاد گزار اور مشاور پروفیسر آزرمی دخت صفوی نے جلسہ کی صدارت کی، جب کہ ڈین، فیکلٹی آف آرٹس پروفیسر ٹی این ستھیسن مہمان اعزازی کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ پروفیسر محمد جہانگیر وارثی، سابق صدر، شعبہ لسانیات نے اسپیشل گیسٹ کی حیثیت سے حاضرین سے خطاب کیا۔ پروگرام کے آغاز میں پروفیسر محمد عثمان غنی، ڈائرکٹر مرکز تحقیقات فارسی نے سبھی مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے اپنے استقبالیہ خطاب میں فارسی ادب میں مولانا رومی کے مقام و مرتبہ کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ مولانا جلال الدین رومی کا شمار تصوف کے اہم ستونوں میں ہوتا ہے۔ "مثنوی معنوی" ان کی زندہ جاوید یادگار ہے جو زمانۂ حال و مستقبل کے طالبان معرفت کے لیے شمع ہدایت کا کام کرے گی۔ مثنوی کے افکار و مطالب میں روح انسانی، عشق، وحدۃ الوجود، جدوجہد اور توکل وغیرہ اہم ہیں۔ مولانا جدوجہد کو ضروری سمجھتے ہیں، توکل ان کا ایمان ہے لیکن ان کے نزدیک توکل کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ انسان کوشش چھوڑ دے بلکہ توکل یہ ہے کہ انسان کوشش کرتے ہوئے نظر خدا پر رکھے اور اس اعتقاد سے اس کے دل میں ایک قسم کا اعتماد پیدا ہو جائے۔ اے ایم یو وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے اپنی تقریر میں کہا کہ رومی نے اپنے عارفانہ اور عاشقانہ کلام کے ذریعہ خودشناسی و خداشناسی کے مختلف پہلوؤں کو واضح کیا اور تصوف کی دنیا میں ایک انقلاب برپا کر دیا۔ انہوں نے اپنی مثنوی کے ذریعہ معرفت حق کے ایسے ایسے اسرار و رموز کھولے کہ آج بھی جب معرفت حق کی بات ہوتی ہے تو مثنوی کا کوئی نہ کوئی شعر زبان پر آجاتا ہے۔ انہوں نے مرکز تحقیقات فارسی کے ذمہ داران، خصوصاً مرکز کے ڈائرکٹر پروفیسر محمد عثمان غنی اور مشاور اعزازی پروفیسر آزرمی دخت صفوی کو مبارکباد پیش کی کہ انہوں نے ایران کے اس عظیم شاعر کو اس کے یوم ولادت کے موقع پر خراج تحسین پیش کرنے کی غرض سے اس تقریب کا انعقاد کیا۔ مرکز تحقیقات فارسی کی مشاور پروفیسر آزرمی دخت صفوی نے اپنے صدارتی خطبہ میں کہا کہ مجھے دلی خوشی ہے کہ مرکز تحقیقات فارسی نے روز رومی کا اہتمام ان کی پیدائش کی مناسبت سے اور مولانا کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے کیا۔ مولانا جلال الدین رومی نے آج سے تقریباً 800 سال قبل تمام دنیا کو بلا تفریق مذہب و ملت و ثقافت، عشق و محبت و انسانیت کا ایسا پیغام دیا کہ اس کی گونج آج بھی محسوس کی جا رہی ہے۔ تیرہویں صدی میں جب عالم اسلام منگول حملے کا شکار تھا اور ایران سے لے کر بغداد اور اناطولیہ تک ظلم و تشدد اور بربریت اپنے عروج پر تھے، رومی نے اپنے متصوفانہ فکر سے عشق و محبت اور انسان دوستی کے عالمی جذبے کو عام کیا۔ وہ صرف شاعر ہی نہیں بلکہ ایک پہنچے ہوئے عارف تھے۔ چھبیس ہزار اشعار پر مشتمل ان کی مثنوی، وحدۃ الوجود، عارفانہ فکر اور صلح و آشتی کا سبق دیتی ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ عشق و محبت ہی ہر مرض کا علاج ہے۔ قونیہ شہر میں جس طرح انھوں نے علم و معرفت سے عام لوگوں کو روشناس کرایا اس نے ان کو ایک کائناتی شخصیت بنا دیا۔ آج کی دنیا میں جب ناانصافی اور تشدد اپنے عروج پر پہنچے ہوئے ہیں تو دنیا کو رومی کی بانسری کے نغموں کی ضرورت ہے۔ مجھے یہ کہنے میں خوشی ہو رہی ہے کہ آج مولانا کی کتابوں کے ترجمے مغربی ممالک میں ہاتھوں ہاتھ خریدے جاتے ہیں اور انٹرنیٹ پر دستیاب ہیں۔ آج دنیا کو رومی کی ضرورت کل سے بھی زیادہ ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اس طرح کے پروگرام ان کی تعلیمات کو طلبہ، اساتذہ اور عامۂ مردم کے درمیان عام کرنے میں اہم رول ادا کریں گے۔ مقرر خصوصی پروفیسر قاضی جمال حسین نے اپنی تقریر میں کہا کہ مولانا کا جو تصور عشق ہے وہ بہت اعلیٰ ترین تصور ہے اس کی جہات بہت ہیں۔ انسانیت سے محبت، انسان کی اپنے خالق سے محبت، مظاہر فطرت سے محبت وغیرہ۔ مولانا روم عشق کو خوش سودا مانتے ہیں اور اپنی تمام تر بیماریوں کا علاج عشق کے دامن میں ہی تلاش کرتے ہیں۔ وہ عشق کو مذہب تعبیر کرتے ہیں اور اسے تمام دوسرے مذاہب سے جدا تصور کرتے ہیں۔

بریلی میں گرفتاریوں کا دور جاری، بارہ بنکی اور مئو سے کشیدگی کی اطلاعات، بھاری پولیس فورس تعینات

بریلی/بارہ بنکی/مئو: 29 ستمبر (پی این ایس) اتر پردیش کے بریلی ضلع میں 'آئی لو محمد' مہم کے خلاف احتجاج پرتشدد شکل اختیار کر گیا ہے۔ اس کے جواب میں انتظامیہ نے انٹرنیٹ پر پابندی عائد کر دی ہے۔ مولانا توقیر رضا کو گرفتار کر کے عدالتی حراست میں جیل بھیج دیا گیا ہے۔ وہیں بارہ بنکی اور مئو میں بھی کشیدگی بڑھ گئی ہے۔ صورتحال سے نمٹنے کے لیے پولیس کی بھاری نفری تعینات کی گئی ہے۔ سوشل میڈیا پر کڑی نظر رکھی جا رہی ہے۔ پولیس رپورٹس میں بریلی کے تشدد کو ایک سوچی سمجھی سازش قرار دیا گیا ہے۔ بریلی میں جمعہ کی رات کی جھڑپوں کے بعد بارہ بنکی کے فیض اللہ گنج گاؤں میں ایک بینر تنازعہ کا مرکز بن گیا۔ "آئی لو محمد" کے الفاظ پر مشتمل بینر کو گرائے جانے کے بعد صورتحال مزید بڑھ گئی۔ مقامی لوگوں نے الزام لگایا کہ چوکیدار دھنی نے ڈنڈے سے رسی توڑی اور بینر نیچے لے آیا۔ اس کے بعد ایک برادری کے لوگوں کی بڑی تعداد جائے وقوعہ پر پہنچی اور احتجاج شروع کر دیا۔ صورتحال کو گرم ہوتے دیکھ کر دوسری طرف کے لوگ بھی جمع ہو گئے اور پورے گاؤں میں کشیدگی پھیل گئی۔ دریں اثنا، کچھ نوجوانوں پر چوکیدار دھنی کے گھر پر حملہ کرنے، اس میں توڑ پھوڑ اور سامان چوری کرنے کا الزام ہے۔ متاثرہ کی بیوی نے پولیس میں شکایت درج کرائی ہے۔ مسجد میں نصب سی سی ٹی وی کیمروں نے چوکیدار کو مبینہ طور پر بینر پھاڑتے ہوئے پکڑ لیا۔ پولیس نے ویڈیو قبضے میں لے کر تفتیش شروع کر دی ہے۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اور سرکل آفیسر جائے وقوعہ پر پہنچے اور کئی تھانوں کی پولیس فورس تعینات کر دی گئی۔ بارہ بنکی پولیس نے دعویٰ کیا کہ گاؤں میں حالات اب معمول پر ہیں، لیکن کشیدگی کی وجہ سے سخت چوکسی رکھی جا رہی ہے۔ دریں اثناء ضلع مئو میں نماز جمعہ کے بعد نیا بازار علاقہ میں جلوس نکالا گیا۔ کچھ لوگوں کو "آئی لو محمد" کے نعرے لگاتے ہوئے دیکھا گیا۔ پولیس نے انہیں روکنے کی کوشش کی اور جب انہوں نے انکار کیا تو انہوں نے لاٹھی چارج کر کے بھیڑ کو منتشر کر دیا۔ واقعے کی ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو گئی۔ مئو سپرنٹنڈنٹ آف پولیس الماران نے کہا کہ سوشل میڈیا پر نظر رکھی جا رہی ہے اور مجرموں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ وارانسی میں بھی اسی واقعہ سے متعلق گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں۔ 22 ستمبر کو، پولیس نے وارانسی کے سگرا علاقے سے سات افراد اور لالہ پورہ سے ایک نوجوان کو گرفتار کیا تھا۔ پولیس رپورٹس کے مطابق، 15–20 نامعلوم افراد لالہ پورہ میں ایک غیر مجاز جلوس نکال رہے تھے، جنہوں نے بینرز اور پوسٹرز اٹھا رکھے تھے جن پر لکھا تھا "آئی لو محمد" اونچی آواز میں ڈی جے میوزک چل رہا تھا، نعرے لگائے جا رہے تھے اور ٹریفک میں خلل پڑ رہا تھا جس سے لوگوں میں خوف اور غصہ پایا جاتا تھا۔ بریلی کے ضلع مجسٹریٹ اوینش سنگھ نے بتایا کہ ضلع میں حالات معمول پر ہیں۔ اسکول،

مسلمان آپس میں بھائی بن کر رہیں: مولانا آفتاب شمیم ندوی

نوبل ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام مسجد اقصیٰ کنہاواں میں درس قرآن

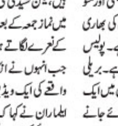

[illegible]

ایک طرف پھیرے، دوسری طرف نکاح

وزیر اعلیٰ کی اجتماعی شادی میں ایک ساتھ جمع ہوئیں 321 لڑکیوں کی شادی

بہرائچ: ضلع کے گینڈھ گھر میدان میں آج ایک خوبصورت منظر دکھائی دیا۔ ایک طرف منتر پڑھے جا رہے تھے اور نئے شادی شدہ جوڑے پھیرے لے رہے تھے تو دوسری طرف آیتوں کا پڑھا جانا اور نکاح کی رسم مکمل ہوئی۔ آج وزیر اعلیٰ کی اجتماعی شادی سکیم کے تحت گینڈھ گھر کمپلیکس، بہرائچ میں منعقدہ اجتماعی شادی پروگرام میں 321 جوڑوں کی شادی کی گئی۔ اس شادی کے پروگرام میں 40 مسلم جوڑوں کا نکاح ہوا اور 281 ہندو جوڑوں کا مذہبی رسم و رواج کے مطابق عقد نکاح مکمل کیا گیا۔ اس پروگرام میں ضلع کے تمام ترقیاتی بلاکوں اور شہری علاقوں کے جوڑوں کی شادی کروائی گئی۔ اجتماعی شادی پروگرام کا آغاز ممبر [illegible] نائب صدر رنو جے سنگھ، بی ڈی او کے ساتھ ویدک رسموں کے مطابق کنیا دائیں کی رسم ادا کی۔ اس موقع پر ضلعی افسر اکشے ترپاٹی، پولیس سپرنٹنڈنٹ رام نین سنگھ، چیف ڈویلپمنٹ آفیسر مکیش چندر، تمام بلاک ڈویلپمنٹ آفیسر، ضلعی سماجی بہبود آفیسر، ایم پی ایم اینگرا آفیسر اور دیگر معزز شہریوں کی موجودگی میں اجتماعی شادی کا پروگرام مکمل ہوا۔ شادی کے پروگرام میں خطاب کرتے ہوئے، ایم پی ڈاکٹر گونڈ نے کہا کہ سماجی بہبود کے تمام پروگرام غریب عوام کے لیے چلائے جا رہے ہیں۔ حکومت ہر غریب تک ان اسکیموں کو پہنچانے کے لیے پرعزم ہے اور میں بہرائچ کے عوام کی طرف سے ریاستی وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کا شکریہ ادا [illegible]

دیوبند پولیس نے چوری ہوئی ای رکشا 24 گھنٹے کے اندر برآمد کی

[illegible]

مومن کانفرنس پیلی بھیت کا نیا ضلعی صدر مقرر
کوہِ نور عالم انصاری کو ضلع صدر کی ذمہ داری سونپی گئی

پیلی بھیت/بریلی، 29 ستمبر (پریس ریلیز) مومن کانفرنس پیلی بھیت کے لیے کوہِ نور عالم انصاری کو نیا ضلعی صدر نامزد کر دیا گیا ہے۔ یہ نامزدگی اتر پردیش مومن کانفرنس کے صوبائی صدر حسن عارف انصاری کے دستخط سے جاری ہونے والے لیٹر کے ذریعے عمل میں آئی۔ اس موقع پر ایک سادہ مگر پراثر تقریب منعقد ہوئی جس میں سماجوادی پارٹی کے مہا سکریٹری نفیس انصاری اور پردیش سکریٹری اسلم جاوید انصاری نے باضابطہ طور پر نامزدگی کا لیٹر کوہِ نور عالم انصاری کو پیش کیا۔ اس موقع پر سماجوادی پارٹی کے کارکن الطاف انصاری اور ادریس انصاری سمیت کئی مقامی افراد بھی موجود رہے۔ نفیس انصاری نے اپنے بیان میں کہا کہ "کوہِ نور عالم انصاری نے ہمیشہ عوامی مسائل کو قریب سے سمجھا اور ان کے حل کے لیے محنت کی ہے۔ ان کی نامزدگی سے مومن کانفرنس پیلی بھیت میں نئی جان آئے گی اور عوامی مسائل کو مضبوطی کے ساتھ اجاگر کیا جا سکے گا۔" اسلم جاوید انصاری نے اپنے خیالات کا [illegible] سنجیدگی اور محنت کے ذریعے اس پر پورے اترنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ وہ عوامی خدمت کو ترجیح دے کر تنظیم کو مزید فعال بنائیں گے۔" نئے ضلعی صدر کوہِ نور عالم انصاری نے اس موقع پر کہا کہ "یہ میرے لیے باعثِ افتخار ہے کہ مجھے ضلع صدر کی ذمہ داری دی گئی۔ میں صوبائی صدر حسن عارف انصاری اور تمام رہنماؤں کا شکر گزار ہوں جنھوں نے مجھ پر اعتماد کیا۔ میری کوشش ہوگی کہ عوامی خدمت اور تنظیمی استحکام کے لیے ہمہ وقت سرگرم رہوں۔" اس موقع پر کارکن الطاف انصاری [illegible] نوجوان ہیں، ہم سب ان کے ساتھ ہیں اور ان کی رہنمائی میں تنظیم کے پیغام کو گھر گھر پہنچائیں گے۔" ادریس، جو سماجوادی پارٹی کے سرگرم کارکن ہیں، نے اپنے بیان میں کہا کہ "ہم سب ایک ٹیم کی طرح کوہِ نور عالم انصاری کے ساتھ ہیں۔ ان کی قیادت سے عوامی مسائل زیادہ سنجیدگی اور مضبوطی کے ساتھ اٹھائے جائیں گے اور مومن کانفرنس کا وقار بڑھے گا۔" پریس ریلیز کے اختتام پر تمام کارکنان نے کوہِ نور عالم انصاری کو مبارکباد پیش کی اور امید ظاہر کی کہ ان کی قیادت میں مومن کانفرنس پیلی بھیت علاقے [illegible]

آیت اللہ سیستانی کی اہلیہ کا انتقال

[illegible]

ہر فرد کو انصاف کی فراہمی حکومت کا عزم اور ترجیح ہے

حکومت عوامی فلاح و بہبود کے لیے پابند عہد: نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ

لکھنؤ: 29 ستمبر۔اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے پیر کو اپنے لکھنؤ کیمپ آفس میں منعقد جنتا درشن پروگرام کے دوران ریاست کے مختلف اضلاع کے سینکڑوں لوگوں کے ذاتی اور عوامی مسائل کو غور سے سنا اور متعلقہ محکموں کے افسران کو ان کے فوری اور موثر حل کے لیے واضح ہدایات دیں۔جنتا درشن میں بڑی تعداد میں مرد، خواتین، بزرگ اور نوجوانوں نے شرکت کی اور اپنے مسائل براہ راست ڈپٹی چیف منسٹر کے سامنے پیش کئے۔زیادہ تر مقدمات میں زمین کے تنازعات، محصولات کے مسائل، طبی امداد، پنشن، رہائش، سڑکیں، بجلی اور پانی کے مسائل، پولیس کارروائی، تعلیم اور روزگار شامل تھے۔جناب موریہ نے کہا کہ جنتا درشن عوام سے براہ راست رابطے کا ایک ذریعہ ہے، زمینی حقائق کو ظاہر کرتا ہے۔انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ عوامی مسائل کے حل میں کسی قسم کی کوتاہی یا غفلت نہ برتی جائے۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ جہاں ضرورت ہو موقع پر معائنہ کیا جائے اور متاثرین کو بروقت امداد فراہم کی جائے۔نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ضرورت مند اور اہل لوگوں کو تمام ممکنہ سرکاری سہولیات کا بھرپور فائدہ حاصل کرنا چاہئے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ حکومت عوام الناس کی فلاح و بہبود کے لیے پوری طرح پرعزم ہے اور عوامی مفاد سب سے مقدم ہے۔مسٹر موریہ نے موجود لوگوں کو یقین دلایا کہ حکومت ان کے مسائل کے حل کے لیے ہر ممکن قدم اٹھائے گی اور یہ ریاستی حکومت کی ترجیح ہے کہ کوئی بھی متاثر مایوس واپس نہ جائے۔مسٹر موریہ نے جنتا درشن کے لیے آئے شکایت کنندگان کو یقین دلایا کہ ہر شخص کی ہر مشکل کا ہر ممکن حل تلاش کیا جائے گا۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ ہر شکایت کنندہ کے ہر مسئلہ کو جلد اور تسلی بخش حل کیا جائے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ مسائل کو مکمل طور پر حل کیا جائے اور مسائل کے حل کے لیے متعلقہ افراد کا احتساب کیا جائے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ عوامی مسائل کے بروقت حل کو یقینی بنایا جائے۔ کسی بھی سطح پر کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ زمینوں پر ہراساں کرنے اور ناجائز قبضوں کے معاملات کو انتہائی سنجیدگی اور حساسیت کے ساتھ حل کیا جائے اور جہاں ضرورت ہو سخت کارروائی کی جائے۔عوامی سماعت کے دوران انہوں نے ہر شخص کے مسائل کو انتہائی سنجیدگی کے ساتھ سنا اور متعلقہ حکام کو انہیں حل کرنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے شکایت کنندگان کو یقین دلایا کہ ان کے مسائل حل کیے جائیں گے اور انہیں حکومت کی جانب سے فراہم کی جانے والی خدمات حاصل ہوں گی۔ انہوں نے متعلقہ عہدیداروں کو یہ بھی ہدایت کی کہ وہ مسائل کو اس انداز میں حل کریں جس سے متاثرہ افراد مکمل طور پر مطمئن ہوں اور انہیں دوبارہ گھومنے یا بار بار چکر لگانے کی ضرورت نہ پڑے۔ انہوں نے خواتین، معذور افراد اور بزرگوں کے مسائل اور شکایات سنے اور انہیں ترجیحی بنیادوں پر جلد حل کرنے کے لیے متعلقہ حکام کو ضروری رہنمائی فراہم کی۔ ڈپٹی چیف منسٹر نے بذات خود شکایت کنندگان سے ملاقات کی اور ان سے براہ راست بات چیت کرتے ہوئے ہر ایک کا مسئلہ سنا۔جنتا درشن کے دوران تین درجن سے زیادہ اضلاع کے لوگوں نے اپنے مسائل پیش کئے۔نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے گونڈا، مرزا پور، میرٹھ، امبیڈکر نگر، شراوستی، بارہ بنکی، اور کوشامبی کے ضلع مجسٹریٹس، وارانسی کے پولس کمشنر اور اعلیٰ سرکاری افسران سے فون پر بات کی اور ان مسائل کے حل کے لیے مناسب رہنمائی فراہم کی۔ زمین سے متعلق زیادہ تر مقدمات میں انہوں نے متعلقہ ضلع مجسٹریٹس کو ریونیو اور پولیس ڈیپارٹمنٹ کے افسران و ملازمین کی مشترکہ ٹیم تشکیل دے کر موقع پر بھیج کر بامعنی حل نکالنے کی ہدایت کی۔

آیوشمان بھارت یوجنا دنیا کی سب سے بڑی صحت کے تحفظ کی اسکیم: برجیش پاٹھک

لکھنؤ: 29 ستمبر۔نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے آیوشمان بھارت یوجنا کے سات سال مکمل ہونے پر کے جی ایم یو کے اٹل بہاری واجپئی کنونشن سینٹر میں منعقدہ پروگرام میں شرکت کی۔اس موقع پر آیوشمان سمپارک، آیوشمان سارتھی اور آیوشی اے آئی چیٹ بوٹ کو لانچ کیا گیا۔اس کے ساتھ ہی پی ایم جے ہینڈ بک، آشا ای بک اور آیوشمان کامک بک کی بھی نقاب کشائی کی گئی۔ پروگرام میں اسکیم سے مستفید ہونے والوں کے ساتھ نجی اور سرکاری شعبوں کے ان میڈیکل یونٹوں کو بھی اعزاز سے نوازا گیا جنہوں نے اس سکیم میں بہترین کام کیا ہے۔اپنے خطاب میں نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے کہا کہ آیوشمان بھارت یوجنا دنیا کی سب سے بڑی صحت تحفظ اسکیم ہے، جس میں اب تک 90 ملین سے زیادہ لوگ اندراج کر چکے ہیں۔اس اسکیم کے تحت لوگ اپنی پسند کی نجی اور سرکاری صحت کی دیکھ بھال کی سہولیات پر مفت علاج کرتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ صحت کی دیکھ بھال کی خدمات تک آسان اور فوری رسائی فراہم کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ اسپتالوں کو اسکیم سے جوڑا جا رہا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ آیوشمان یوجنا کے تحت ٹیکنالوجی سے چلنے والی پیشگی تقرریوں کو جلد ہی تمام اسپتالوں میں نافذ کیا جائے گا، مریضوں کو لائن میں انتظار کرنے کی پریشانی سے نجات دلائی جائے گی اور ضرورت کے مطابق فوری علاج کو یقینی بنایا جائے گا۔ڈپٹی چیف منسٹر نے ڈاکٹروں اور پیرا میڈیکل اسٹاف سے اپیل کی کہ وہ مریضوں کو اہم سمجھیں کیونکہ طبی خدمات ایک مقدس کام ہے اور خدا نے انہیں اس کے لیے منتخب کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صحت سب سے بڑی دولت ہے اور صحت مند ریاست ہی حقیقی معنوں میں ترقی کر سکتی ہے۔انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ملک تمام شعبوں میں ترقی کر رہا ہے۔آج کسان ایم ایس پی اور کسان سمان ندھی سے فائدہ اٹھا رہے ہیں، وہیں سڑک، بجلی، پانی، صحت اور تعلیم جیسے شعبوں میں بھی مسلسل بہتری آ رہی ہے۔

پراگ کی نئی مصنوعات دیوالی پر ہوگی لانچ

ریاست میں اہم اور عوامی مقامات پر پراگ بوتھ قائم کیے جائیں: دھرم پال سنگھ

لکھنؤ: 29 ستمبر۔ریاست میں دودھ کی پیداوار بڑھانے کے لیے دودھ کی سوسائٹیوں کے منظم اور منصوبہ بند آپریشن کو یقینی بنایا جانا چاہیے۔ بند سوسائٹیوں کو فعال بنایا جائے، اور آپریٹنگ سوسائٹیوں کو کسی بھی حالت میں بند نہیں کیا جانا چاہیے۔آنے والے تہواروں کے پیش نظر پیراگ کی مارکیٹنگ میں اضافہ کیا جانا چاہیے اور دیوالی کے لیے پیراگ کی نئی مصنوعات لانچ کی جانی چاہیے۔ پیراگ مصنوعات کے معیار اور دستیابی کو برقرار رکھا جانا چاہئے، اور کہیں سے کوئی شکایت نہیں ہونی چاہئے۔اتر پردیش کے لائیو سٹاک اور ڈیری ڈیولپمنٹ کے وزیر جناب دھرم پال سنگھ نے پیر کو یہ ہدایات ودھان بھون میں اپنے دفتر میں منعقدہ ڈیری ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی جائزہ میٹنگ کے دوران جاری کیں۔انہوں نے کہا کہ ریاست میں اہم اور عوامی مقامات پر پیراگ بوتھ قائم کئے جائیں۔حکام کو چاہیے کہ وہ ایک ایکشن پلان تیار کریں تاکہ پیراگ کی تمام مصنوعات بشمول دودھ، دہی، لڈو، مکھن، گھی وغیرہ کی دستیابی کو یقینی بنایا جاسکے۔عوام کی توقعات پر پورا اترنے کے لیے پیراگ کی نئی مصنوعات بھی تیار کی جائیں۔اجلاس میں بتایا گیا کہ رواں مالی سال میں ستمبر کے مہینے تک 7512 دودھ کمیٹیاں کام کر رہی ہیں۔ضلعی پلان کے تحت ہدف کے مطابق 220 کمیٹیوں کی تشکیل مکمل کرلی گئی ہے۔450 کمیٹیوں کی تنظیم نو کے ہدف کے مقابلے میں 393 کمیٹیوں کی تنظیم نو مکمل کرلی گئی ہے۔نند بابا دودھ مشن کے تحت 2250 کمیٹیوں کی تشکیل کے ہدف کے مقابلے میں 2039 کمیٹیوں کی تشکیل مکمل ہو چکی ہے۔ اس طرح اب تک کل 2259 کمیٹیاں تشکیل دی جاچکی ہیں۔میٹنگ کے دوران ڈیری ڈیولپمنٹ ڈپارٹمنٹ کے پرنسپل سکریٹری مکیش میشرام نے وزیر کو یقین دلایا کہ وہ ان سے موصولہ رہنما خطوط پر عمل درآمد کو یقینی بنائیں گے۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ کمیٹیوں کی تعداد میں اضافہ کرنے اور مقررہ مدت کے اندر ہدف کو حاصل کرنے کے لئے تیزی سے کام کریں۔میٹنگ میں پی سی ڈی ایف کے مینیجنگ ڈائرکٹر مسٹر وبھو سریواستو، دودھ کمشنر مسٹر راکیش کمار مشرا، خصوصی سکریٹری مسٹر رام سہائے یادو، مسز نین تارا اور دودھ کی ترقی کے محکمہ کے سینئر افسران موجود تھے۔

لکھنؤ سے راجستھان اور دہلی کا سفر ہوگا آسان، دو امرت بھارت ایکسپریس ٹرینیں شروع

لکھنؤ 29 ستمبر (یو این آئی) اب لکھنؤ سے راجستھان اور دہلی کا سفر ریلوے کے ذریعے مزید آسان ہو جائے گا۔ ریلوے انتظامیہ نے پیر سے بہار کے چھپرا سے دو امرت بھارت ایکسپریس ٹرینیں چلانا شروع کردی ہیں۔ان میں سے ایک ٹرین چھپرا سے لکھنؤ کے راستے دہلی کے آنند وہار جائے گی، جبکہ دوسری ٹرین دربھنگہ سے مادار (راجستھان) کے درمیان چلائی جائے گی۔شمال مشرقی ریلوے کے چیف پبلک ریلیشن آفیسر پنکج کمار سنگھ نے بتایا کہ پہلی امرت بھارت ایکسپریس ان کے زون کو موصول ہوئی ہے۔افتتاح کے بعد یہ ٹرینیں ابتدائی طور پر اسپیشل کے طور پر چلیں گی، جبکہ ریگولر ٹائم ٹیبل ریلوے بورڈ بعد میں جاری کرے گا۔ٹرین میں آٹھ سلیپر، تیرہ جنرل اور ایک ریلوے کچن کار ہوگا۔دربھنگہ X مادار رُوٹ کے بارے میں انہوں نے بتایا کہ ٹرین دربھنگہ کمتول، جنکپور روڈ، سیتامڑھی، بیرگنیا، رکساول، سکتا، نرکٹیا گنج، بگہا، سسوا بازار، کپتان گنج، گورکھپور، بستی، منکاپور، گونڈا، بارہ بنکی، گومتی نگر، بادشاہ نگر، ایش باغ، اوناو، کانپور سنٹرل، فففوند، اٹاوا، ٹونڈلا، ایدگاہ آگرا، بھرت پور، منڈاور مہوا روڈ، باندیکوئی، گاندھی نگر، جے پور، کیشن گڑھ سے گزارتی ہوئی مادار پہنچے گی؛ اسی طرح چھپرا X آنند وہار روٹ کے تحت ٹرین چھپرا سے روانہ ہو کر سیوان، تھاوے، تمکہی روڈ، پڈرونا، کپتان گنج، گورکھپور، خلیل آباد، بستی، بابھنان، منکاپور، گونڈہ، بارہ بنکی، بادشاہ نگر، عیش باغ، کانپور سنٹرل اور اٹاوہ سے ہوتے ہوئے آنند وہار پہنچے گی۔ یاد رہے کہ اس سے پہلے بھی مسافروں کی سہولت کے لیے گومتی نگر اسٹیشن سے بہار کے لیے امرت بھارت ایکسپریس چلائی گئی تھی۔

بنکر سماج نے تحریک آزادی میں اہم کردار ادا کیا: حاجی طاہر

یو پی پریس کلب میں پسماندہ سماج کے رہنما کو خراج عقیدت

لکھنؤ میں واقع یو پی پریس کلب میں آزادی کے مجاہد اور پسماندہ سماج کے باوقار رہنما جناب نعمت اللہ انصاری کی جینتی نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ منائی گئی۔اس موقع پر ریاستی صدر حاجی طاہر انصاری نے صدارت کرتے ہوئے کہا کہ گورکھپور کے بنکر سماج سے تعلق رکھنے والے ممتاز دانشور، پسماندہ مسلم کارکن اور تحریک آزادی کے رہنما نعمت اللہ انصاری کو انگریزوں کے خلاف سماجی انصاف اور حقوق کے لیے کی گئی جدوجہد کے سبب ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔انہوں نے کہا کہ انگریزی حکومت نے مقامی بنکروں اور جولاہوں پر ریزالت ٹیکس" عائد کیا تھا، جسے ختم کرنے کے لیے نعمت اللہ انصاری نے الہ آباد ہائی کورٹ میں قانونی جنگ لڑی اور کامیابی حاصل کی۔انگریز حکومت کے ظلم کے تحت بنکروں پر ایسا ظلم بھی کیا گیا کہ ان کے انگوٹھے تک کاٹ دیے گئے، لیکن بنکر سماج نے ہمت نہ ہاری اور بھارت چھوڑو تحریک" میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔اس جدوجہد میں انصاری خاندان نے نمایاں کردار ادا کیا اور بنکر سماج کی قیادت کو نئی توانائی بخشی۔حاجی طاہر انصاری نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ اس تاریخی حقیقت کو مفاد پرست غیر ملکی نژاد مسلم قیادت نے ہمیشہ نظر انداز کیا۔آج بھی کچھ سیاسی طاقتیں مذہب کے نام پر سماجی ہم آہنگی کو بگاڑنے کی کوشش کر رہی ہیں۔تقریب کے ناظم محمد یونس نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک کا پچاسی فیصد پسماندہ مسلم سماج جو سماجی انصاف اور حقوق کے لیے کوشاں ہے، اب مذہبی لبادہ اوڑھے سیاسی چالوں میں آنے والا نہیں۔انہوں نے کہا کہ پسماندہ مسلم اب "آئی لو یو محمدؐ" کے نعروں کے بجائے "آئی فالو محمدؐ" کے راستے پر یقین رکھتا ہے، اور اسی سوچ کی بیداری کی آج ضرورت ہے۔انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ پیغمبر محمد مصطفیٰؐ کے آخری خطبے میں جس سماجی انصاف، مساوات اور انسانی بھائی چارے کا پیغام دیا گیا، اس پر نہ بحث ہوتی ہے نہ عمل۔ حالانکہ وہ پیغام صرف مسلمانوں کے لیے نہیں، بلکہ پوری انسانیت کے لیے تھا۔

طلبہ کے اندر باپو بازار خود انحصاری اور خدمت خلق کو فروغ دینے کا اہم ذریعہ: پروفیسر اجے تینجا

لینگویج یونیورسٹی کے ابوالکلام آزاد اکیڈمک بلاک میں باپو بازار کا انعقاد

لکھنؤ، 29 ستمبر 2025: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں اتر پردیش کی گورنر اور چانسلر آنندی بین پٹیل "سوچھتا پکھواڑے" کے تحت ابوالکلام آزاد اکیڈمک بلاک میں شعبۂ ہوم سائنس اور فیکلٹی آف سائنس کی جانب سے ایک "باپو بازار" کا انعقاد کیا گیا۔ افتتاح کے موقع پر وائس چانسلر پروفیسر اجے تینجا نے اپنے خطاب میں کہا کہ "باپو بازار" صرف پرانے کپڑوں یا اشیاء کے لین دین تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسا سماجی جشن ہے جو ضرورت مندوں کو با اختیار بناتا ہے، ان کے اندر خود اعتمادی پیدا کرتا ہے اور انہیں یہ احساس دلاتا ہے کہ وہ بھی سماج کا ایک لازمی اور وقار والے فرد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ پہل دراصل بائی قوم مہاتما گاندھی کے اُن اصولوں سے متاثر ہے جن میں سادگی، خود انحصاری، برابری اور خدمتِ خلق کو سب سے بڑی طاقت قرار دیا گیا ہے۔ پروفیسر تینجا نے مزید کہا کہ اس طرح کے بازار طلبہ اور اساتذہ دونوں کے اندر سماجی ذمہ داری، خدمتِ انسانیت اور ضرورت مندوں کے ساتھ تعاون کی روح کو پروان چڑھاتے ہیں۔ یہ بازار صرف اشیاء کے تبادلے کا ذریعہ نہیں ہے بلکہ یہ ماحولیات کے تحفظ اور وسائل کے بامقصد استعمال کا بھی عملی پیغام دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ہمیں یہ یاد رکھنا ہوگا کہ معاشرے کی خوشحالی صرف ترقیاتی منصوبوں سے نہیں بلکہ آپسی تعاون، ہمدردی اور یکجہتی سے ممکن ہے۔ باپو بازار انہی قدروں کو زندہ رکھنے کا ایک ذریعہ ہے۔ شعبۂ ہوم سائنس کی صدر اور فیکلٹی آف سائنس کی ڈین، ڈاکٹر تطہیر فاطمہ نے اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ "باپو بازار" دراصل صفائی، اشیاء کے دوبارہ استعمال، وسائل کے موثر استعمال اور ماحولیاتی تحفظ کی ایک عملی مثال ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ اس بازار کے ذریعے نہ صرف طلبہ بلکہ عام لوگوں کو بھی یہ پیغام دیا جا رہا ہے کہ پرانی مگر کارآمد اشیاء کو ضائع کرنے کے بجائے انہیں دوسروں کے کام میں لایا جا سکتا ہے، اور اس طرح کچرے کی مقدار کم ہونے کے ساتھ ساتھ ماحول بھی محفوظ رہتا ہے۔ڈاکٹر فاطمہ نے مزید کہا کہ اس پروگرام کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ مفید اور اچھی حالت میں موجود اشیاء کو انتہائی کم اور علامتی قیمت پر فراہم کر کے ضرورت مندوں کی مدد کی جائے، تاکہ وہ عزتِ نفس کے ساتھ اپنی ضروریات پوری کر سکیں۔ یہ قدم صرف خیرات یا عطیہ نہیں بلکہ ایک ایسا طریقہ ہے جس کے ذریعے خودداری اور سماجی مساوات کا احساس بیدار ہوتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس پورے عمل میں صفائی اور معیار کا خاص خیال رکھا گیا۔ ان کی نگرانی میں یہ یقینی بنایا گیا کہ بازار میں صرف وہی کپڑے اور ملبوسات فروخت کے لیے رکھے جائیں جو صاف ستھرے، بہترین حالت میں اور استعمال کے قابل ہوں۔ ساتھ ہی طلبہ کو بھی اس بات کی ترغیب دی گئی کہ وہ اس تجربے کے ذریعے پائیدار طرز زندگی، وسائل کے دانشمندانہ استعمال اور ماحول دوست رویے کو اپنی روزمرہ کی عادات کا حصہ بنائیں۔ بازار میں لگائے گئے فوڈ اسٹال بھی لوگوں کے لیے پرکشش رہے، جہاں اڈلی سامبر، دہی باڑا، میڈو وڑا، پاستا، بھیل، فروٹ چاٹ، پانی پوری، پوہا، بیکری مصنوعات، صابن دانہ اور اسپروٹس مکس جیسے لذیذ پکوان دستیاب تھے۔ منتظمین نے اس بات کا خاص خیال رکھا کہ تمام کھانے تازہ ہوں، صفائی برقرار رہے، مہمان اپنی کٹلری اور ڈسٹ بن ساتھ لائیں اور ڈیجیٹل ادائیگی کی سہولت بھی فراہم کی جائے۔ اس کے علاوہ کینوس پینٹنگ، کی رنگ اور بریسلیٹ کا اسٹال بھی لگایا گیا۔ اسٹالز کا معائنہ اور فیصلہ ڈاکٹر بشریٰ الویرہ، ڈاکٹر شویتا اگروال اور ڈاکٹر شالنی ترپاٹھی نے کیا۔ ڈاکٹر کلپنا دیوی اور ڈاکٹر کرتیا سچان نے ملبوسات کے سیکشن میں تعاون فراہم کیا۔ ڈاکٹر دلیپ کمار، ڈاکٹر محمد زاہد اور ڈاکٹر اجے کمار یادو نے سماج کے نچلے طبقے اور یونیورسٹی کے گود لیے گئے دیہات کے لوگوں کو اس پروگرام سے جوڑنے میں اہم کردار ادا کیا۔ وہیں ڈاکٹر آصف جعفری، ڈاکٹر رتنیش سنگھ، ڈاکٹر ظلی دھسمانا، ڈاکٹر شالنی سنگھ اور ڈاکٹر وندیتا نے اسٹالز کی ترتیب و انتظام میں بھرپور ذمہ داری نبھائی۔ "پہلے آؤ، پہلے پاؤ" کی بنیاد پر منعقد اس بازار میں طلبہ و عام لوگوں نے بھرپور جوش و خروش سے حصہ لیا اور یونیورسٹی کی اس مثبت و سماجی پہل کی زبردست ستائش کی۔ اس موقع پر ڈاکٹر ظلی مشرا، ڈاکٹر نیرج شکلا، ڈاکٹر مرتضیٰ اطہر علی کے علاوہ دیگر اساتذہ اور طلبہ موجود تھے۔

نوئیڈا: سابق آئی اے ایس افسر کے گھر چوروں کا دھاوا

نوئیڈا: 29 ستمبر (یو این آئی) اتر پردیش کے نوئیڈا شہر کے سیکٹر 39 میں ایک سابق آئی اے ایس افسر کے گھر چوروں نے کارروائی کر کے لاکھوں روپے کے سامان کی چوری کی۔ پولیس کے مطابق، یہ واقعہ نوئیڈا سیکٹر 39 تھانہ کے نزدیک پیش آیا۔ رات دیر گئے چار چوروں نے سابق آئی اے ایس افسر دیودت شرما کے سیکٹر 39، جی-2 میں واقع گھر کے دروازے توڑ کر اندر داخل ہوئے۔ چوروں نے بیڈ اور الماری کھول کر لاکھوں روپے مالیت کا سامان چرایا اور فرار ہو گئے۔ چوری کا معاملہ گھر کے سی سی ٹی وی کیمروں میں ریکارڈ ہو گیا۔ ابتدائی تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ چوری میں افسر کے نوکر نے تین ساتھیوں کے ساتھ مل کر حصہ لیا۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس کے اعلیٰ افسران، ڈی سی پی، اے ڈی سی پی، اے سی پی، پولیس اہلکار اور فارنسک ٹیم موقع پر پہنچ گئی۔

مویشیوں کو متعدی امراض سے بچانے کیلئے صد فیصد ویکسینیشن کی جائے

مستحقین کے انتخاب کا کام 31 اکتوبر تک مکمل کر لیا جائے: جناب دھرم پال سنگھ

لکھنؤ: 29 ستمبر۔اتر پردیش کے مویشیوں اور دودھ ترقیات کے وزیر جناب دھرم پال سنگھ نے عہدیداروں کو کسانوں اور مویشیوں کے مالکان کے مویشیوں کو متعدی بیماریوں اور دیگر بیماریوں سے بچانے کے لیے بہتر اقدامات کرنے کی ہدایت کی۔ جانوروں کی 100% ویکسینیشن کو یقینی بنائیں۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ویکسین اور ادویات کی کوئی کمی نہیں ہونی چاہیے۔ ان کے معیار پر خصوصی توجہ دی جائے۔ ریاست کے تمام دیہاتوں میں ضرورت کے مطابق ویکسینیشن کروائی جائے۔ ریاست میں جلد کی گانٹھ کی بیماری پر قابو پا لیا گیا ہے، اس کے باوجود ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کی جانی چاہئیں۔ مویشیوں کے وزیر جناب دھرم پال سنگھ پیر کو ودھان بھون میں اپنے دفتر کے کمرے میں محکمہ لائیو سٹاک کے کام کا جائزہ لے رہے تھے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ بڑے گائے کے تحفظ کے مراکز کا معائنہ کیا جائے اور معائنہ کے دوران گائے کی پناہ گاہوں کے تمام ضروری انتظامات کو یقینی بنایا جائے جن میں چارہ، بھوسا، روشنی، پینے کا پانی، ادویات اور دیگر مناسب انتظامات شامل ہیں۔ مویشیوں کی حفاظت کے لیے شاہراہوں اور اہم سڑکوں پر گھومتے ہوئے گایوں کو ریڈیم بیلٹ پہنانا چاہیے، تاکہ وہ حادثات سے بچ سکیں۔ مویشی پالن کے وزیر نے کہا کہ ریاستی حکومت کسانوں اور مویشی پال کسانوں کے فائدے کے لیے مختلف اسکیمیں چلا رہی ہے۔ محکمہ کی طرف سے چلائے جانے والے چھوٹے جانوروں کے بچھواڑے میں مرغی، بھیڑ پالنے اور بکری پالنے کی اسکیموں کو دیہی علاقوں میں وسیع پیمانے پر پھیلایا جائے، تاکہ تمام اہل افراد کو اسکیموں کا فائدہ مل سکے اور وہ اپنی آمدنی دوگنی کر سکیں۔ سکیم کے تحت فائدہ اٹھانے والوں کے انتخاب کا کام 31 اکتوبر تک مکمل کر لیا جائے۔ جانوروں کی نسل کی بہتری اور اعلیٰ معیار کے مویشیوں کے لیے مصنوعی حمل کے کام کو تیز کیا جائے۔ مویشیوں کی خوشحالی کے لیے نسل کی بہتری اور بیماریوں پر قابو پانے کے پروگرام کو منظم اور منصوبہ بندی کے ساتھ چلایا جائے۔ میٹنگ میں بتایا گیا کہ اس وقت ریاست بھر میں 7608 گائے پناہ گاہوں میں 1236815 مویشی محفوظ ہیں۔ چیف منسٹر پارٹیسپیشن اسکیم کے تحت اب تک کل 179024 مویشی حوالے کیے جا چکے ہیں جس سے 114089 مستفیدین مستفید ہو رہے ہیں۔ ریاست میں گائے کے تحفظ کے 403 بڑے مراکز بھی ہیں۔ میٹنگ میں لائیو سٹاک اور ڈیری ڈیولپمنٹ کے پرنسپل سکریٹری مسٹر مکیش میشرام نے وزیر کو یقین دلایا کہ ان کی ہدایات پر عمل کیا جائے گا۔ گائے کی پناہ گاہوں میں تمام ضروری انتظامات کئے جائیں گے۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ گائے کی پناہ گاہوں کا باقاعدگی سے معائنہ کریں، اسکیموں کے مناسب نفاذ اور وسیع پیمانے پر تشہیر کو یقینی بنائیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ محکمہ کی جانب سے چلائی جانے والی اسکیموں کے فوائد زیادہ سے زیادہ کسانوں اور مویشیوں کے مالکان تک پہنچیں۔ اس موقع پر محکمہ اینمل ہسبنڈری ڈیولپمنٹ کے پرنسپل سکریٹری جناب دیویندر پانڈے، محکمہ حیوانات کے ڈائرکٹر شری یوگیندر پوار، ڈائرکٹر آف ڈیزیز کنٹرول اینڈ فیلڈ ڈاکٹر راجیو سکسینہ، جوائنٹ ڈائرکٹر ڈاکٹر پی کے سنگھ اور دیگر سینئر افسران میٹنگ میں موجود تھے۔

دوبگا پولیس کی نئی پہل: '

مشن شکتی پروگرام میں خواتین کو خود مختار اور بے خوف بننے کا پیغام

دوبگا لکھنؤ۔ پیر کے روز مضبوط عورت-مضبوط ریاست کے عزم کو آگے بڑھاتے ہوئے دبگا پولیس نے چرک انسٹی ٹیوٹ کالج میں ایک بڑا پروگرام منعقد کیا۔ یہ پروگرام مشن شکتی مہم کے تحت کیا گیا تھا، جس کا مقصد خواتین اور طالبات کو ان کے حقوق اور تحفظ کے بارے میں آگاہ کرنا تھا۔ اس موقع پر مہمان خصوصی ملیح آباد کی رکن اسمبلی جے دیوی کاشل، خصوصی مہمان مغربی ڈی سی پی وشوجیت سری واستو، ایڈیشنل ڈی سی پی دھننجے کشواہا، اے سی پی کاکوری شکیل احمد اور دبگا انسپکٹر ابھینو ورما سمیت کئی سینئر افسران موجود تھے۔ پروگرام میں خواتین اور طالبات سے براہ راست بات کرتے ہوئے ڈی سی پی وشوجیت سری واستو نے جرائم کی روک تھام، حفاظتی تدابیر اور حکومت کی مختلف اسکیموں کی تفصیل سے وضاحت کی۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ "خواتین ہوشیار رہیں، خود پر بھروسہ کریں اور کسی بھی پریشانی کی صورت میں فوراً پولیس کی مدد حاصل کریں۔" دوسری طرف، رکن اسمبلی جے دیوی کاشل نے موجود خواتین اور طالبات کو مضبوط بننے اور ہر قدم پر بے خوف رہنے کا پیغام دیا۔ انہوں نے اپیل کی کہ خواتین اپنے حقوق کا شعور رکھیں اور سماج میں اپنی طاقت کا مظاہرہ کریں۔